انوارِ شریعت
حضرت (علامہ) جلال الدین احمد امجدی
مکتبہ جمال کرم لاہور

انوارِ شریعت

از

حضرت (علامہ) جلال الدین احمد امجدی

مکتبہ جمالِ کرم

9۔ مرکز الاویس (سنتا ہوٹل) دربار مارکیٹ ۔ لاہور فون: 7324948

نام کتاب ---------- انوارِ شریعت

مصنف ---------- مفتی جلال الدین احمد امجدی

زیر اہتمام ---------- ایم احسان الحق صدیقی

ناشر ---------- مکتبہ جمال کرم لاہور

تعداد ---------- 1100سو

قیمت ---------- 50روپے
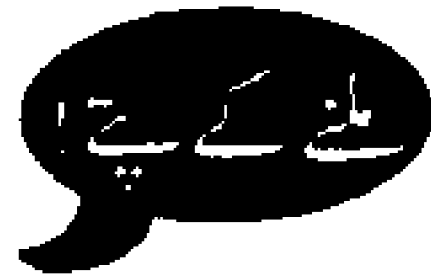
(۱) ضیاء القرآن پبلی کیشنز گنج بخش روڈ لاہور
(۲) ضیاء القرآن پبلی کیشنز 14 انفال سنٹر اردو بازار لاہور
(۳) فرید بکسٹال اردو بازار لاہور
(۴) احمد بک کارپوریشن کمیٹی چوک راولپنڈی
(۵) مکتبہ المجاہد دار العلوم محمدیہ غوثیہ بھیرہ

فہرست مضامین

مضمون	صفحہ	مضمون	صفحہ
نگاہ اولین	5	مکروہ وقتوں کا بیان	31
اللہ تعالیٰ کے بارے میں عقیدہ	6	اذان و اقامت کا بیان	32
فرشتے	7	اذان کے بعد کی دعا	34
خدائے تعالیٰ کی کتابیں	7	تعداد رکعات اور نیت کا بیان	35
رسول اور نبی	8	نماز پڑھنے کا طریقہ	39
ہمارے نبی علیہ السلام	9	نماز کے بعد کی دعا	42
قیامت کا بیان	10	عورتوں کیلئے نماز کے مخصوص مسائل	42
تقدیر کا بیان	11	نماز کی شرطیں	43
مرنے کے بعد زندہ ہونا	12	اصطلاحات شرعیہ	44
شرک و کفر کا بیان	12	نماز کے فرائض	45
بدعت کا بیان	14	نماز کے واجبات	46
وضو کا بیان	17	نماز کی سنتیں	47
غسل کا بیان	19	قرأت کا بیان	48
تیمم کا بیان	21	جماعت اور امامت کا بیان	50
استنجاء کا بیان	23	نماز فاسد کرنے والی چیزیں	52
پانی اور جانوروں کے جھوٹے کا بیان	24	نماز کے مکروہات	53
کنوئیں کا بیان	25	وتر کا بیان	54
نجاست کا بیان	27	سنت اور نفل کا بیان	55
حیض و نفاس و جنابت کا بیان	28	تحیۃ الوضو	57
نماز کے وقتوں کا بیان	30	نماز اشراق	57

نماز چاشت 57
نماز تہجد 57
صلاۃ التسبیح 58
نماز حاجت 58
تراویح کا بیان 59
قضا نماز کا بیان 61
سجدہ سہو کا بیان 63
بیمار کی نماز کا بیان 66
سجدۂ تلاوت کا بیان 67
مسافر کی نماز کا بیان 70
جمعہ کا بیان 72
خطبہ جمعہ اولیٰ 76
خطبہ جمعہ ثانیہ 80
عید و بقر عید کا بیان 84
خطبہ اولیٰ عید الفطر 86
خطبہ ثانیہ برائے عید الفطر و عید الاضحیٰ 91
خطبہ اولیٰ برائے عید الاضحیٰ 94
قربانی کا بیان 101
عقیقہ کا بیان 102
نماز جنازہ کا بیان 104
زکوٰۃ کا بیان 106
عشر کا بیان 108
زکوٰۃ کا مال کن لوگوں پر صرف کیا جائے 109
صدقہ فطر کا بیان 110
روزہ کا بیان 111
روزہ توڑنے والی اور نہ توڑنے والی چیزیں 113
روزہ کے مکروہات 114
نکاح کا بیان 115
نکاح پڑھانے کا طریقہ 116
خطبہ نکاح 117
طلاق کا بیان 119
عدت کا بیان 119
کھانے کا بیان 120
پینے کا بیان 121
لباس کا بیان 121
زینت کا بیان 121
سونے کا بیان 122
فاتحہ کا آسان طریقہ 123
ایمان مجمل، مفصل 124
اسلامی کلمہ مترجم 125
درود شریف اور مفید دعائیں 128

نِگاہ اَوَّلِین

صحیح عقائد اور مستند شرعی مسائل کے مفید سلسلہ نورانی تعلیم اول، دوم، سوم اور چہارم کی ترتیب دینے کی خواہش ظاہر کی جو سلیس زبان میں عام فہم اور مختصر ہونے کے ساتھ ساتھ ضروری عقائد اور روزمرہ پیش آنے والے نماز، زکوٰۃ، روزہ اور نکاح و طلاق وغیرہ کے شرعی مسائل پر مشتمل ہو۔ اگرچہ ان مسائل پر بہت سی کتابیں مسلمانوں میں رائج ہیں لیکن اللہ اور اس کے پیارے مصطفیٰ جل جلالہ ﷺ کی رضا اور خوشنودی حاصل کرنے کی نیت سے قلم اٹھایا، درس و تدریس اور افتاء وغیرہ ضروری مشاغل سے وقت نکال کر تھوڑا تھوڑا لکھتا رہا یہاں تک کہ کتاب مکمل ہوگئی۔

میں نے بیس سالہ فتویٰ نویسی کے تجربہ کے بعد اس کتاب کو مرتب کیا ہے لیکن پھر بھی انسان خطا و نسیان سے مرکب ہے۔ اگر اہل علم کو کوئی غلطی نظر آئے تو ضرور مطلع فرمائیں تاکہ دوسری اشاعت میں اس کی تصحیح کر دی جائے۔

دعا ہے کہ مولیٰ اس کتاب کو قبول عام کا شرف عطا فرمائے اور اسے میرے لئے توشۂ آخرت و سامان مغفرت بنائے۔ آمین

جلال الدین احمد امجدی

۱۵/ شعبان المعظم ۱۳۹۶ھ

۱۳/ اگست ۱۹۷۶ء

لَكَ الْحَمْدُ يَا اَللّٰہ

وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ

سوال:۔اللہ تعالیٰ کے بارے میں کیسا عقیدہ رکھنا چاہئے؟

جواب:۔اللہ تعالیٰ ایک ہے اس کا کوئی شریک نہیں۔آسمان وزمین اور ساری مخلوقات کا پیدا کرنے والا وہی ہے۔وہی عبادت کا مستحق ہے دوسرا کوئی مستحق عبادت نہیں۔وہی سب کو روزی دیتا ہے۔امیری غریبی اور عزت وذلت سب اس کے اختیار میں ہے، جسے چاہتا ہے عزت دیتا ہے اور جسے چاہتا ہے ذلت دیتا ہے۔اس کا ہر کام حکمت ہے بندوں کی سمجھ میں آئے یا نہ آئے وہ کمال وخوبی والا ہے۔جھوٹ،دغا،خیانت،ظلم وجہل وغیرہ ہر عیب سے پاک ہے،اس کیلئے کسی عیب کا ماننا کفر ہے۔لہذا جو یہ عقیدہ رکھے کہ خدا جھوٹ بول سکتا ہے وہ گمراہ بدمذہب ہے۔

سوال:۔کیا اللہ تعالیٰ کو ''بڑھو'' کہنا جائز ہے؟

جواب:۔اللہ تعالیٰ کی شان میں ایسا لفظ بولنا کفر ہے۔

سوال:۔بعض لوگ کہتے ہیں کہ ''اوپر والا جیسا چاہے گا ویسا ہوگا'' اور کہتے ہیں ''اوپر اللہ ہے نیچے تم ہو'' یا اس طرح کہتے ہیں کہ ''اوپر اللہ ہے نیچے پنچ ہیں''

جواب:۔یہ سب جملے گمراہی کے ہیں مسلمانوں کو ان سے بچنا نہایت ضروری ہے۔

سوال:۔اللہ تعالیٰ کو اللہ میاں کہنا چاہئے یا نہیں؟

جواب:۔اللہ میاں نہیں کہنا چاہئے کہ منع ہے۔

فرشتے

سوال:۔فرشتے کیا چیز ہیں؟

جواب:۔فرشتے انسان کی طرح ایک مخلوق ہیں لیکن نور سے پیدا کئے گئے ہیں۔نہ وہ مرد ہیں نہ عورت ہیں۔نہ کچھ کھاتے ہیں نہ پیتے ہیں۔جتنے کام خدائے تعالیٰ نے ان کے سپرد کئے ہیں اسی میں لگے رہتے ہیں۔کچھ فرشتے بندوں کا اچھا برا عمل لکھنے پر مقرر ہیں جن کو کِراماً کاتِبِین کہا جاتا ہے اور کچھ فرشتے قبر میں مردوں سے سوال کرنے پر مقرر ہیں جن کو منکر نکیر کہا جاتا ہے اور کچھ فرشتے حضور علیہ الصلوۃ والسلام کے دربار میں مسلمانوں کے درود وسلام پہنچانے پر مقرر ہیں۔ان کے علاوہ اور بھی بہت سے کام ہیں جو فرشتے انجام دیتے رہتے ہیں۔ان میں چار فرشتے بہت مشہور ہیں۔اول حضرت جبرئیل علیہ السلام جو اللہ تعالیٰ کے احکام پیغمبروں تک پہنچاتے تھے۔دوسرے حضرت اسرافیل علیہ السلام جو قیامت کے دن صور پھونکیں گے۔تیسرے حضرت میکائیل علیہ السلام جو پانی برسانے اور روزی پہنچانے پر مقرر ہیں اور چوتھے حضرت عزرائیل علیہ السلام جو لوگوں کی جان نکالنے پر مقرر ہیں۔جو شخص یہ کہے فرشتے کوئی چیز نہیں یا یہ کہے کہ فرشتے نیکی کی قوت کا نام ہے تو وہ کافر ہے۔(بہار شریعت)

خدائے تعالیٰ کی کتابیں

سوال:۔خدائے تعالیٰ کی کتابیں کتنی ہیں؟

جواب:۔خدائے تعالیٰ کی چھوٹی بڑی بہت سی کتابیں نازل ہوئیں۔بڑی کتاب کو کتاب اور چھوٹی کو صحیفہ کہتے ہیں۔ان میں چار کتابیں بہت مشہور ہیں اول توریت جو حضرت موسیٰ علیہ السلام پر نازل ہوئی،دوسری زبور جو حضرت داؤد علیہ السلام پر نازل ہوئی،تیسری انجیل جو

حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر نازل ہوئی اور چوتھی قرآن مجید جو ہمارے نبی اکرم ﷺ پر نازل ہوئی۔

سوال:۔ پورا قرآن مجید ایک دفعہ نازل ہوا یا تھوڑا تھوڑا؟

جوب:۔ پورا قرآن مجید ایک دفعہ اکٹھا نازل نہیں ہوا بلکہ ضرورت کے مطابق تیئیس (۲۳) برس میں تھوڑا تھوڑا نازل ہوتا رہا۔

سوال:۔ کیا قرآن کی ہر سورت پر ایمان لانا ضروری ہے؟

جواب:۔ ہاں قرآن مجید کی ہر سورت اور ہر آیت پر ایمان لانا ضروری ہے۔ اگر ایک آیت کا بھی انکار کردے یا یہ کہے کہ قرآن جیسا نازل ہوا تھا اب ویسا نہیں بلکہ گھٹا بڑھا دیا گیا ہے تو وہ کافر ہے۔ (بہار شریعت)

رسول اور نبی

سوال:۔ رسول اور نبی کون ہوتے ہیں؟

جواب:۔ رسول اور نبی خدائے تعالیٰ کے بندے اور انسان ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ان کو انسان کی ہدایت کیلئے دنیا میں بھیجا ہے وہ بندوں تک خدائے تعالیٰ کا پیغام پہنچاتے ہیں معجزے دکھاتے ہیں اور غیب کی باتیں بتاتے ہیں، جھوٹ کبھی نہیں بولتے وہ ہر گناہ سے پاک ہوتے ہیں، ان کی تعداد کچھ کم وبیش ایک لاکھ چوبیس ہزار ہے۔ سب سے پہلے نبی حضرت آدم علیہ السلام ہیں اور سب سے آخری نبی حضرت محمد ﷺ ہیں۔

سوال:۔ کیا ہم ہندوؤں کے پیشواؤں کو نبی کہہ سکتے ہیں؟

جواب:۔ کسی شخص کو نبی کہنے کیلئے قرآن و حدیث سے ثبوت چاہئے اور ہندوؤں کے پیشواؤں کے بارے میں نبی ہونے پر قرآن سے کوئی ثبوت نہیں ملتا اس لئے ہم انہیں نبی نہیں کہہ سکتے۔

سوال:۔ نبی کے نام پر " ؐ " لکھنا چاہئے یا نہیں؟

جواب:۔ علیہ الصلاۃ والسلام لکھنا چاہئے صرف " ؐ " لکھنا حرام ہے۔

ہمارے نبی

سوال:۔ ہمارے نبی کون ہیں؟

جواب:۔ ہمارے نبی حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ ہیں۔ جو بروز دوشنبہ ۱۲ ربیع الاول شریف مطابق ۲۰/اپریل ۵۷۱ء میں مکہ شریف میں پیدا ہوئے۔ ان کے والد کا نام حضرت عبداللہ اور والدہ کا نام حضرت آمنہ ہے (رضی اللہ عنہم اجمعین) آپ کی ظاہری زندگی تریسٹھ (۶۳) برس کی ہوئی۔ ترپن (۵۳) برس کی عمر تک مکہ شریف میں رہے پھر دس سال مدینہ طیبہ میں رہے ۱۲/ ربیع الاول ۱۱ھ ۱۲/ جون ۶۳۲ء میں وفات پائی۔ آپ ﷺ کا مزار مبارک مدینہ شریف میں ہے جو مکہ شریف سے تقریباً دو سو میل یعنی تین سو بیس کلومیٹر کے فاصلے پر ہے۔ (فتاویٰ رضویہ)

سوال:۔ ہمارے نبی کی کچھ خوبیاں بیان کیجئے؟

جواب:۔ ہمارے نبی سید الانبیاء اور نبی الانبیاء ہیں یعنی انبیائے کرام کے سردار ہیں اور تمام انبیاء، حضور ﷺ کے امتی ہیں۔ آپ ﷺ خاتم النبین ہیں یعنی آپ ﷺ کے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا۔ جو شخص آپ ﷺ کے بعد نبی پیدا ہونے کو جائز سمجھے وہ کافر ہے۔ ساری مخلوقات خدائے تعالیٰ کی رضا چاہتی ہے اور خدائے تعالیٰ حضور کی رضا چاہتا ہے۔ حضور کی فرمانبرداری اللہ تعالیٰ کی فرماں برداری ہے۔ زمیں وآسمان کی ساری چیزیں آپ ﷺ پر ظاہر تھیں۔ دنیا کے ہر گوشے اور ہر کونے میں قیامت تک جو کچھ ہونے والا ہے حضور اس طرح ملاحظہ فرماتے ہیں جیسے کوئی اپنی ہتھیلی دیکھے، اوپر، نیچے، آگے اور پیٹھ کے پیچھے یکساں دیکھتے تھے۔ آپ ﷺ کے لئے کوئی چیز آڑ نہیں بن سکتی تھی۔ حضور ﷺ

جانتے ہیں کہ زمین کے اندر کہاں کیا ہو رہا ہے۔ خشوع جو دل کی ایک کیفیت کا نام ہے حضور ﷺ اسے بھی ملاحظہ فرماتے ہیں۔ ہمارے چلنے پھرنے اٹھنے بیٹھنے اور کھانے پینے وغیرہ ہر قول و فعل کی حضور ﷺ کو ہر وقت خبر ہے۔

(بخاری شریف، مشکوۃ شریف، بہار شریعت وغیرہ)

سوال:۔ کیا ہمارے نبی زندہ ہیں؟

جواب:۔ ہمارے نبی اور تمام انبیاء کرام علیہم السلام زندہ ہیں۔ حدیث شریف میں ہے کہ سرکار اقدس ﷺ نے فرمایا

''اِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ عَلَی الْاَرْضِ اَنْ تَاکُلَ اَجْسَارَ الْاَنْبِیَاءِ
فَنَبِیُّ اللّٰهِ حَیٌّ یُّرْزَقُ''

یعنی خدائے تعالیٰ نے زمین پر انبیائے کرام علیہم السلام کے جسموں کو کھانا حرام فرما دیا ہے تو اللہ کے نبی زندہ ہیں روزی دیئے جاتے ہیں۔

(مشکوۃ شریف ص ۱۲۱)

سوال:۔ جو شخص انبیائے کرام کے بارے میں کہے کہ ''مر کر مٹی میں مل گئے'' تو اس کے لئے کیا حکم ہے؟

جواب:۔ ایسا کہنے والا گمراہ بد مذہب خبیث ہے۔ (بہار شریعت)

قیامت کا بیان

سوال:۔ قیامت کسے کہتے ہیں؟

جواب:۔ قیامت اس دن کو کہتے ہیں جس دم حضرت اسرافیل علیہ السلام صور پھونکیں گے۔ صور سینگ کی شکل کی ایک چیز ہے جس کی آواز سن کر سب آدمی اور تمام جانور مر جائیں گے۔ زمین، آسمان، چاند، سورج، پہاڑ وغیرہ دنیا کی ہر چیز ٹوٹ پھوٹ کر فنا ہو جائے گی

یہاں تک کہ صور بھی ختم ہو جائے گا اور اسرافیل علیہ السلام بھی ختم ہو جائیں گے۔ یہ واقعہ محرم کی دس ویں تاریخ جمعہ کے دن ہوگا۔ (بہار شریعت)

سوال:۔ قیامت کی کچھ نشانیاں بیان کیجئے؟

جواب:۔ جب دنیا میں گناہ زیادہ ہونے لگیں، حرام کاموں کو لوگ کھلم کھلا کرنے لگیں، ماں باپ کو تکلیف دیں اور غیروں سے میل جول رکھیں امانت میں خیانت کریں، زکوٰۃ دینا لوگوں پر گراں گزرے، دنیا حاصل کرنے کیلئے علم دین پڑھا جائے، ناچ گانے کا رواج زیادہ ہو جائے، بدکار لوگ قوم کے پیشوا اور لیڈر ہو جائیں، چرواہے وغیرہ کم درجہ کے لوگ بڑی بڑی بلڈنگوں میں رہنے لگیں تو سمجھ لو کہ قیامت قریب آگئی ہے۔

(مشکوٰۃ شریف، بہار شریعت)

سوال:۔ جو شخص قیامت کا انکار کرے اس کے لئے کیا حکم ہے؟

جواب:۔ قیامت قائم ہونا حق ہے اس کا انکار کرنے والا کافر ہے۔ (بہار شریعت)

تقدیر کا بیان

سوال:۔ تقدیر کسے کہتے ہیں؟

جواب:۔ دنیا میں جو کچھ ہوتا ہے اور بندے جو کچھ بھلائی برائی کرتے ہیں خدائے تعالیٰ نے اسے اپنے علم کے موافق پہلے ہی لکھ دیا ہے اسے تقدیر کہتے ہیں۔

سوال:۔ کیا اللہ تعالیٰ نے جیسا ہماری تقدیر میں لکھ دیا ہے ہمیں مجبوراً ویسا کرنا پڑتا ہے؟

جواب:۔ نہیں اللہ تعالیٰ کے لکھ دینے سے ہمیں مجبوراً ویسا کرنا نہیں پڑتا ہے بلکہ ہم جیسا کرنے والے تھے اللہ تعالیٰ نے اپنے علم سے ویسا لکھ دیا۔ اگر کسی کی تقدیر میں برائی لکھی تو اس لئے کہ وہ برائی کرنے والا تھا۔ اگر وہ بھلائی کرنے والا ہوتا تو خدائے تعالیٰ اس کی تقدیر میں بھلائی لکھتا۔ خلاصہ یہ کہ خدائے تعالیٰ کے لکھ دینے سے بندہ کسی کام کے کرنے پر مجبور

نہیں کیا گیا۔تقدیر حق ہے اس اکا انکار کرنے والا گمراہ بدمذہب ہے۔

(شرح فقہ اکبر، بہار شریعت)

مرنے کے بعد زندہ ہونا

سوال:۔مرنے کے بعد زندہ ہونے کا کیا مطلب ہے؟

جواب:۔مرنے کے بعد زندہ ہونے کا مطلب یہ ہے کہ قیامت کے دن جب زمین، آسمان انسان اور فرشتے وغیرہ سب فنا ہو جائیں گے تو پھر اللہ تعالیٰ جب چاہے گا حضرت اسرافیل علیہ السلام کو زندہ فرمائے گا، وہ دوبارہ صور پھونکیں گے تو سب چیزیں موجود ہو جائیں گی، فرشتے اور آدمی وغیرہ سب زندہ ہو جائیں گے، مردے اپنی اپنی قبروں سے اٹھیں گے، حشر کے میدان میں خدائے تعالیٰ کے سامنے پیشی ہوگی، حساب لیا جائے گا اور ہر شخص کو اچھے برے کاموں کا بدلہ دیا جائیگا۔یعنی اچھوں کو جنت ملے گی اور بروں کو جہنم میں بھیج دیا جائی گا۔حساب اور جنت دونوں حق ہیں ان کا انکار کرنے والا کافر ہے۔

(بہار شریعت)

شرک وکفر کا بیان

سوال:۔شرک کسے کہتے ہیں؟

جواب:۔خدائے تعالیٰ کی ذات میں کسی کو شریک ٹھہرانا شرک ہے۔ ذات میں شریک ٹھہرانے کا مطلب یہ ہے کہ دو یا دو سے زیادہ خدا مانے جیسے عیسائی کہ تین خدا مان کر مشرک ہوئے اور جیسے ہندو کہ کئی خدا ماننے کے سبب مشرک ہیں۔اور صفات کی طرح کسی دوسرے کیلئے کوئی صفت ثابت کرے مثلاً سمع اور بصر وغیرہ جیسا کہ خدائے تعالیٰ کیلئے سمع اور بصر وغیرہ ذاتی طور پر مانے کہ بغیر خدا کے دیئے اسے یہ صفتیں خود حاصل ہیں تو شرک ہے اور اگر

کسی دوسرے کیلئے عطائی طور پر مانے کہ خدائے تعالیٰ نے اسے یہ صفتیں عطا کی ہیں تو شرک نہیں جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے خود انسان کے بارے میں فرمایا

فَجَعَلْنٰهُ سَمِیْعاً بَصِیْرَا (پارہ۲۹ ارکوع۱۹)

یعنی ہم نے انسان کو **سمیع اور بصیر** بنایا۔

سوال:۔ کفر کسے کہتے ہیں؟

جواب:۔ ضروریات دین میں سے کسی ایک بات کا انکار کرنا کفر ہے۔ضروریات دین بہت ہیں ان میں چند یہ ہیں۔خدائے تعالیٰ کو ایک اور واجب الوجود ماننا اس کی ذات وصفات میں کسی کو شریک نہ سمجھنا،ظلم اور جھوٹ وغیرہ تمام عیوب سے اس کو پاک ماننا،اس کے ملائکہ اور اس کی تمام کتابوں کو ماننا،قرآن مجید کی ہر آیت کو حق سمجھنا۔حضور سید عالم ﷺ اور تمام انبیاء کرام کی نبوت کو تسلیم کرنا،ان سب کو عظمت والا جاننا انہیں ذلیل اور چھوٹا نہ سمجھنا،ان کی ہر بات جو قطعی اور یقینی طور پر ثابت ہوا سے حق ماننا۔حضور علیہ السلام کو خاتم النبین ماننا۔ان کے بعد کسی نبی کے پیدا ہونے کو جائز نہ سمجھنا،قیامت،حساب وکتاب اور جنت ودوزخ کو حق ماننا،نماز،روزہ اور حج زکوۃ کی فرضیت کو تسلیم کرنا،زنا،چوری اور شراب نوشی وغیرہ حرام قطعی کی حرمت کا اعتقاد کرنا اور کافر کو کافر جاننا وغیرہ۔

سوال:۔ کسی سے شرک یا کفر ہو جائے تو کیا کرے؟

جواب:۔ توبہ اور تجدید ایمان کرے ،بیوی والا ہو تو تجدید نکاح کرے اور مرید ہو تو تجدید بیعت کرے۔

سوال:۔ شرک وکفر کے علاوہ کوئی دوسرا گناہ ہو جائے تو معافی کی کیا صورت ہے؟

جواب:۔ توبہ کرے،اللہ کی بارگاہ میں روئے گڑگڑائے ،اپنی غلطی پر نادم وپشیمان ہو اور دل میں پکا عہد کرے کہ اب کبھی غلطی نہ کروں گا صرف زبان سے توبہ توبہ کہہ لینا توبہ نہیں ہے۔

سوال:۔ کیا ہر قسم کا گناہ توبہ سے معاف ہو سکتا ہے؟

جواب:۔ جو گناہ کسی بندہ کی حق تلفی سے ہو مثلاً کسی کا مال غصب کر لیا، کسی پر تہمت لگائی یا ظلم یا تو ان گناہوں کی معافی کیلئے ضروری ہے کہ پہلے اس بندے کا حق واپس کیا جائے یا اس سے معافی مانگی جائے پھر خدائے تعالیٰ سے توبہ کرے تو معاف ہو سکتا ہے۔ اور جس گناہ کا تعلق کسی بندہ کی حق تلفی سے نہیں ہے بلکہ صرف خدائے تعالیٰ سے ہے اس کی دو قسمیں ہیں ایک وہ جو صرف توبہ سے معاف ہو سکتا ہے۔ جیسے شراب نوشی کا گناہ اور دوسرا وہ جو صرف توبہ سے معاف نہیں ہو سکتا جیسے نمازوں کے نہ پڑھنے کا گناہ۔ اس لئے ضروری ہے کہ وقت پر نمازوں کے نہ ادا کرنے کا جو گناہ ہوا اس سے توبہ کرے اور نمازوں کی قضا پڑھے اگر آخری عمر میں کچھ قضا رہ جائے تو ان کے فدیہ کی وصیت کر جائے۔

بدعت کا بیان

سوال:۔ بدعت کسے کہتے ہیں؟ اور اس کی کتنی قسمیں ہیں؟

جواب:۔ اصطلاح شرع میں بدعت ایسی چیز کے ایجاد کرنے کو کہتے ہیں جو حضور علیہ الصلوۃ والسلام کے ظاہری زمانہ میں نہ ہو۔ خواہ وہ چیز دینی ہو یا دنیوی (اشعۃ اللمعات جلد اول ص ۱۲۵) اور بدعت کی تین قسمیں ہیں بدعت حسنہ، بدعت سیئہ، اور بدعت مباحہ۔

بدعت حسنہ وہ بدعت ہے جو قرآن وحدیث کے اصول وقواعد کے مطابق ہو اور اسے انہی پر قیاس کیا گیا ہو۔ اس کی دو قسمیں ہیں اول بدعت واجبہ جیسے قرآن وحدیث سمجھنے کیلئے علم نحو کا سیکھنا اور گمراہ فرقے مثلاً خارجی، رافضی، قادیانی اور وہابی وغیرہ پر رد کیلئے دلائل قائم کرنا۔ دوم بدعت مستحبہ جیسے مدرسوں کی تعمیر اور وہ نیک کام جس کا رواج ابتدائی زمانہ میں نہیں تھا جیسے اذان کے بعد صلوۃ پکارنا، درمختار باب الاذان میں ہے کہ اذان کے بعد الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ پکارنا ربیع الآخر ۷۸۱ھ میں جاری

ہوااور یہ بدعت حسنہ ہے۔

سوال:۔ بدعت سیئہ کسے کہتے ہیں اوراس کی کتنی قسمیں ہیں؟

جواب:۔ بدعت سیئہ وہ بدعت ہے جو قرآن و حدیث کے اصول و ضوابط کے مخالف ہو(اشعۃ اللمعات جلد اول ص ۱۲۵)اس کی دو قسمیں ہیں۔اول بدعت محرمہ جیسے ہندوستان کی مروجہ تعزیہ داری (فتاویٰ عزیزیہ،رسالہ تعزیہ داری اعلحضرت)اور جیسے اہلسنت وجماعت کے خلاف نئے عقیدہ والوں کے مذاہب۔(اشعۃ اللمعات جلد اول ص ۱۲۵)دوم بدعت مکروہہ جیسے جمعہ اور عیدین کا خطبہ غیر عربی میں پڑھنا۔

سوال:۔ بدعت مباحہ کسے کہتے ہیں؟

جواب:۔ جو چیز حضور ﷺ کے ظاہری زمانہ میں نہ ہو اور جس کے کرنے نہ کرنے پر ثواب وعذاب نہ ہو اسے بدعت مباحہ کہتے ہیں۔(اشعۃ اللمعات جلد اول ص ۱۲۵) جیسے کھانے پینے میں کشادگی اختیار کرنا اور ریل گاڑی وغیرہ میں سفر کرنا۔

سوال:۔ حدیث شریف کُلُّ بِدْعَۃٍ ضَلَالَۃٌ سے کونسی بدعت مراد ہے؟

جواب:۔ اس حدیث شریف سے صرف بدعت سیئہ مراد ہے (دیکھئے مرقاۃ شرح مشکوۃ شریف جلد اول ص ۱۷۹ اور اشعۃ اللمعات جلد اول ص ۱۲۵) اس لئے کہ اگر بدعت کی تمام قسمیں مراد لی جائیں جیسا کہ ظاہر حدیث سے مفہوم ہوتا ہے تو فقہ،علم کلام اور صرف ونحو وغیرہ کی تدوین اوران کا پڑھنا پڑھانا سب ضلالت وگمراہی ہو جائے گا۔

سوال:۔ کیا بدعت کا حسنہ اور سیئہ ہونا حدیث شریف سے ثابت بھی ہے؟

جواب:۔ ہاں بدعت کا حسنہ اور سیئہ ہونا حدیث شریف سے ثابت بھی ہے۔ترمذی شریف میں ہے کہ حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے تراویح کی باقاعدہ جماعت قائم کرنے کے بعد فرمایا نِعْمَتِ الْبِدْعَۃُ ھٰذِہٖ یعنی یہ بہت اچھی بدعت ہے (مشکوۃ شریف ص ۱۱۵)

اور مسلم شریف میں حضرت جریر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم علیہ السلام و التسلیم نے فرمایا کہ جو اسلام میں کسی اچھے طریقہ کو رائج کرے گا تو اس کو اپنے رائج کرنے کا بھی ثواب ملے گا اور ان لوگوں کے عمل کرنے کا ثواب بھی ملے گا جو اس کے بعد اس طریقہ پر عمل کرتے رہیں گے اور عمل کرنے والوں کی کمی نہ ہوگی۔اور جو شخص مذہب اسلام میں برے طریقہ کو رائج کرے گا تو اس شخص پر اسکے رائج کرنے کا بھی گناہ ہوگا اور ان لوگوں کے عمل کرنے کا بھی گناہ ہوگا جو اس کے بعد اس طریقہ پر عملہ کرتے رہیں گر اور عمل کرنے والوں کے گناہ میں کوئی کمی بھی نہ ہوگی۔(مشکوۃ ص ۳۳)

سوال:۔کیا میلاد شریف کی کوئی محفل منعقد کرنا بدعت سیئہ ہے؟

جواب:۔میلاد شریف کی محفل منعقد کرنا،اس میں حضور علیہ الصلوۃ والسلام کی پیدائش کے حالات و دیگر فضائل و مناقب بیان کرنا برکت کا باعث ہے۔اسے بدعت سیئہ کہنا گمراہی و بدمذہبی ہے۔

سوال:۔کیا حضور علیہ السلام کے زمانہ میں میت کا تیجہ ہوتا تھا؟

جواب:۔میت کا تیجہ اور اسی طرح دسواں ، بیسواں اور چالیسواں وغیرہ حضور علیہ الصلوۃ والسلام کے ظاہری زمانہ میں نہیں ہوتا تھا بلکہ یہ سب بعد کی ایجادات ہیں اور بدعت حسنہ ہیں۔اس لئے کہ ان میں میت کے ایصال ثواب کیلئے قرآن خوانی ہوتی ہے۔صدقہ خیرات کیا جاتا ہے اور غرباء و مساکین کو کھانا کھلایا جاتا ہے اور یہ سب ثواب کے کام ہیں۔ہاں اس موقع پر شادی بیاہ کی طرح دوست واحباب اور عزیز واقارب کی دعوت کرنا ضرور بدعت سیئہ ہے۔(شامی جلد اول ص ۶۲۹ ، فتح القدیر جلد دوم ص ۱۰۲)

کتاب الاعمال

وضو کا بیان

سوال:۔ وضو کرنے کا طریقہ کیا ہے؟

جواب:۔ وضو کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ پہلے بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھے، پھر مسواک کرے، اگر مسواک نہ ہو تو انگلی سے دانت مل لے۔ پھر دونوں ہاتھوں کو گٹوں تک تین بار دھوئے۔ پہلے داہنے ہاتھ پر پانی ڈالے پھر بائیں ہاتھ پر۔ دونوں کو ایک ساتھ نہ دھوئے۔ پھر داہنے ہاتھ سے تین بار کلی کرے پھر بائیں ہاتھ کی چھوٹی انگلی سے ناک صاف کرے اور داہنے ہاتھ سے تین بار ناک میں پانی چڑھائے، پھر پورا چہرہ دھوئے یعنی پیشانی پر بال اگنے کی جگہ سے ٹھوڑی کے نیچے تک اور ایک کان کی لو سے دوسرے کان کی لو تک ہر حصہ پر تین مرتبہ پانی بہائے، اس کے بعد دونوں ہاتھ کہنیوں سمیت تین بار دھوئے، انگلیوں کی طرف سے کہنیوں کے اوپر تک پانی ڈالے کہنیوں کی طرف سے نہ ڈالے، پھر ایک بار دونوں ہاتھوں سے پورے سر کا مسح کرے پھر کانوں کا اور گردن کا ایک ایک بار مسح کرے، پھر دونوں پاؤں ٹخنوں سمیت تین بار دھوئے۔ (درمختار، ردالمختار۔ بہار شریعت)

سوال:۔ دھونے کا کیا مطلب ہے؟

جواب:۔ دھونے کا مطلب یہ ہے کہ جس چیز کو دھوئے اس کے ہر حصہ پر پانی بہہ جائے۔ (فتاویٰ عالمگیری، بہار شریعت وغیرہ)

سوال:۔ اگر کچھ حصہ بھیگ گیا مگر اس پر پانی نہیں بہا تو وضو ہوگا یا نہیں؟

جواب:۔ اس طرح وضو ہرگز نہ ہوگا بھیگنے کے ساتھ ہر حصہ پر پانی بہہ جانا ضروری ہے۔

سوال:۔ وضو میں کتنی چیزیں فرض ہیں؟

جواب:۔ وضو میں چار چیزیں فرض ہیں۔ اول منہ دھونا یعنی بال نکلنے کی جگہ سے ٹھوڑی کے نیچے تک اور ایک کان کی لو سے دوسرے کان کی لو تک دوسرے کہنیوں سمیت دونوں ہاتھ دھونا، تیسرے چوتھائی سر کا مسح کرنا یعنی بھیگا ہوا ہاتھ پھیرنا، چوتھے دونوں پاؤں ٹخنوں سمیت دھونا۔

سوال:۔ وضو میں کتنی سنتیں ہیں؟

جواب:۔ وضو میں سنتیں سولہ ہیں۔ نیت کرنا، بسم اللہ الرحمن الرحیم سے شروع کرنا، دونوں ہاتھوں کو گٹوں تک تین بار دھونا، مسواک کرنا، داہنے ہاتھ سے تین کلیاں کرنا، داہنے ہاتھ سے تین بار ناک میں پانی چڑھانا بائیں ہاتھ سے ناک صاف کرنا۔ داڑھی کا خلال کرنا، ہاتھ پاؤں کی انگلیوں کا خلال کرنا۔ ہر عضو کو تین تین بار دھونا، پورے سر کا ایک بار مسح کرنا، کانوں کا مسح کرنا، ترتیب سے وضو کرنا، داڑھی کے جو بال منہ کے دائرے کے نیچے ہیں ان کا مسح کرنا، اعضاء کو پے در پے دھونا، ہر مکروہ بات سے بچنا۔

(بہار شریعت)

سوال:۔ وضو میں کتنی باتیں مکروہ ہیں؟

جواب:۔ وضو میں اکیس باتیں مکروہ ہیں۔ عورت کے غسل یا وضو کے بچے ہوئے پانی سے وضو کرنا۔ وضو کیلئے نجس جگہ بیٹھنا۔ نجس جگہ وضو کا پانی گرانا، مسجد کے اندر وضو کرنا، وضو کے اعضاء سے برتن میں پانی کے قطرے ٹپکنا، پانی مین رینٹھ یا کھنکار ڈالنا۔ قبلہ کی طرف تھوک یا کھنکار ڈالنا، یا کلی کرنا، بے ضرورت دنیا کی بات کرنا، ضرورت سے زیادہ پانی خرچ کرنا، پانی اس قدر کم خرچ کرنا کہ سنت ادا نہ ہو، منہ پر پانی مارنا، خرچ کرنا۔ منہ پر پانی ڈالتے وقت پھونکنا، صرف ایک ہاتھ سے منہ دھونا، گلے کا مسح کرنا، بائیں ہاتھ سے کلی کرنا یا ناک میں پانی ڈالنا، داہنے ہاتھ سے ناک صاف کرنا، اپنے لئے کوئی لوٹا وغیرہ خاص کر لینا، تین

بنئے پانیوں سے تین بار سر کا مسح کرنا۔جس کپڑے سے استنجاء کا پانی خشک کیا ہو اس سے اعضائے وضو پونچھنا، دھوپ کے گرم پانی سے وضو کرنا، کسی سنت کو چھوڑ دینا۔

(بہارشریعت)

سوال:۔ کن چیزوں سے وضو ٹوٹ جاتا ہے؟

جواب:۔ پاخانہ یا پیشاب کرنا، پاخانہ پیشاب کے راستہ کسی اور چیز کا نکلنا، پاخانہ کے راستہ سے ہوا کا نکلنا، بدن کے مقام سے خون یا پیپ نکل کر ایسی جگہ بہنا کہ جس کا وضو یا غسل میں دھونا فرض ہے۔کھانا، پانی یا صفرا کی منہ بھر قے آنا، اس طرح سو جانا کہ جسم کے جوڑ ڈھیلے پڑ جائیں، بے ہوش ہونا جنون ہونا، غشی ہونا، کسی چیز کا اتنا نشہ ہونا کہ چلنے میں پاؤں لڑکھڑائیں، رکوع اور سجدہ والی نماز میں اتنی زور سے ہنسنا کہ آس پاس والے سنیں، دکھتی آنکھ سے آنسو بہنا، ان تمام باتوں سے وضو ٹوٹ جاتا ہے۔

غسل کا بیان

سوال:۔ غسل کرنے کا طریقہ کیا ہے؟

جواب:۔ غسل کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ پہلے غسل کی نیت کر کے دونوں ہاتھ گٹوں تک تین بار دھوئے پھر استنجا کی جگہ دھوئے اس کے بعد بدن پر اگر کہیں نجاست حقیقیہ یعنی پیشاب یا پاخانہ وغیرہ ہو تو اسے دور کرے پھر نماز جیسا وضو کرے مگر پاؤں نہ دھوئے۔ہاں اگر چوکی یا پتھر وغیرہ اونچی چیز پر نہائے تو پاؤں بھی دھو ڈالے، اس کے بعد بدن پر تیل کی طرح پانی چپڑے پھر تین بار داہنے کندھے پر پانی بہائے اور پھر تین بار بائیں کندھے پر۔پھر سر پر اور تمام بدن پر تین بار پانی بہائے، تمام بدن پر ہاتھ پھیرے اور ملے پھر نہانے کے بعد فوراً کپڑے پہن لے۔(عالمگیری)

سوال:۔ غسل میں کتنی باتیں فرض ہیں؟

جواب:۔ غسل میں تین باتیں فرض ہیں۔کلی کرنا،ناک میں پانی ڈالنا،تمام ظاہر بدن پر سر سے پاؤں تک پانی بہانا۔(درمختار،عالمگیری وغیرہ)

سوال:۔ غسل میں کتنی باتیں سنت ہیں؟

جواب:۔ غسل میں یہ باتیں سنت ہیں۔غسل کی نیت کرنا۔دونوں ہاتھوں کو گٹوں تک تین بار دھونا۔استنجا کی جگہ دھونا،بدن پر جہاں کہیں نجاست ہوا سے دور کرنا،نماز جیسا وضو کرنا،بدن پر تیل کی طرح پانی چپڑنا۔داہنے مونڈھے پر پھر بائیں مونڈھے پر،سر پر اور تمام بدن پر تین بار پانی بہانا،تمام بدن پر ہاتھ پھیرنا اور ملنا۔نہانے میں قبلہ رخ نہ ہونا اور کپڑا پہن کر نہاتا ہو تو کوئی حرج نہیں۔ایسی جگہ نہانا کہ کوئی نہ دیکھے،نہاتے وقت کسی قسم کا کلام نہ کرنا،کوئی دعا نہ پڑھنا،عورتوں کو بیٹھ کر نہانا،نہانے کے بعد فوراً کپڑا پہن لینا۔(عالمگیری)

سوال:۔ کن صورتوں میں غسل کرنا فرض ہے؟

جواب:۔ منی کا اپنی جگہ سے شہوت کے ساتھ جدا ہو کر عضو سے نکلنا،احتلام،حشفہ یعنی سرِ ذکر کا عورت کے آگے یا پیچھے یا مرد کے پیچھے داخل ہونا۔دونوں صورتوں میں غسل فرض ہوتا ہے۔حیض سے فارغ ہونا،نفاس ختم ہونا۔

سوال:۔ کن وقتوں میں غسل کرنا سنت ہے؟

جواب:۔ جمعہ،عید،بقرعید،عرفہ کے دن،اور احرام باندھتے وقت نہانا سنت ہے۔

سوال:۔ کن صورتوں میں غسل کرنا مستحب ہے؟

جواب:۔ وقوف عرفات،وقوف مزدلفہ،حاضری حرم،حاضری سرکار اعظم ﷺ طواف،دخول منیٰ تینوں جمرات کو کنکریاں مارنے کیلئے،شب براۃ،شب قدر،عرفہ کی رات،مجلس میلاد شریف،اور دیگر مجالس خیر کی حاضری کیلئے،مردہ نہلانے کے بعد،مجنوں کو جنون جانے کے بعد،غشی سے افاقہ کے بعد،نشہ جاتے رہنے کے بعد،گناہ سے توبہ کرنے کیلئے،نیا کپڑا

پہننے کیلئے، سفر سے واپسی کے بعد، استحاضہ بند ہونے کے بعد، نماز کسوف، خسوف، استسقاء، خوف، تاریکی اور سخت آندھی کیلئے بدن پر نجاست لگی ہو اور یہ نہ معلوم ہو کہ کس جگہ ہے۔ ان سب صورتوں میں غسل کرنا مستحب ہے۔ (بہار شریعت)

نوٹ:۔ (۱) گھٹنا کھول کر لوگوں کے سامنے نہانا سخت گناہ اور حرام ہے۔

(۲) نجس کپڑا پہن کر غسل نہ کریں اور اگر دوسرا پاک کپڑا نہ ہو تو اسی کو پاک کرلیں۔

تیمّم کا بیان

سوال:۔ تیمّم کرنے کا طریقہ کیا ہے؟

جواب:۔ تیمّم کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ اول دل میں نیت کرے پھر دونوں ہاتھ کی انگلیاں کشادہ کر کے زمین پر مارے اور زیادہ گرد لگ جائے تو جھاڑ لے پھر اس سے سارے منہ کا مسح کرے پھر دوبارہ دونوں ہاتھ زمین پر مار کر داہنے ہاتھ کو بائیں ہاتھ سے اور بائیں ہاتھ کو داہنے ہاتھ سے کہنیوں سمیت ملے۔ (بہار شریعت)

سوال:۔ زبان سے تیمّم کی نیت کرتے وقت کیا کہے؟

جواب:۔ یوں کہے نَوَیْتُ اَنْ اَتَیَمَّمَ تَقَرُّبًااِلَی اللّٰہِ تَعَالٰی

سوال:۔ تیمّم کا یہ طریقہ وضو کیلئے ہے یا غسل کیلئے؟

جواب:۔ تیمّم کا یہ طریقہ وضو اور غسل دونوں کیلئے ہے۔

سوال:۔ اگر وضو اور غسل دونوں کا تیمّم کرنا ہو تو ہر ایک کیلئے الگ الگ تیمّم کرنا پڑیگا یا ایک ہی تیمّم دونوں کے لئے کافی ہے؟

جواب:۔ دونوں کیلئے ایک ہی تیمّم کافی ہے۔ (بہار شریعت)

سوال:۔ تیمّم میں کتنی باتیں فرض ہیں؟

جواب:۔تیمم میں تین باتیں فرض ہیں۔نیت کرنا، پورے منہ پر ہاتھ پھیرنا، دونوں ہاتھوں کا کہنیوں سمیت مسح کرنا۔اگر انگوٹھی پہنی ہے تو اس کے نیچے ہاتھ پھیرنا فرض ہے اور عورت اگر چوڑی یا زیور پہنے ہو تو اسے ہٹا کر اس حصہ پر ہاتھ پھیرنا فرض ہے۔

سوال:۔کن چیزوں سے تیمم کرنا جائز ہے؟

جواب:۔پاک مٹی، پتھر، ریت، ملتانی مٹی، گیرو، کچی یا پکی اینٹ، مٹی اور اینٹ، پتھر یا چونا کی دیوار سے تیمم کرنا جائز ہے۔(بہار شریعت)

سوال:۔کن چیزوں سے تیمم کرنا جائز نہیں؟

جواب:۔سونا، چاندی، تانبا، پیتل، لوہا، لکڑی، المونیم، جستہ، کپڑا، راکھ اور ہر قسم کے غلہ سے تیمم کرنا جائز نہیں۔یعنی جو چیزیں آگ میں پگھل جاتی ہیں یا جل کر راکھ ہو جاتی ہیں ان چیزوں سے تیمم کرنا جائز نہیں۔ہاں اگر ان پر گرد ہو تو اس گرد سے تیمم کرنا جائز ہے۔ (عالمگیری)

سوال:۔تیمم کرنا کب جائز ہے؟

جواب:۔جب پانی پر قدرت نہ ہو تو تیمم کرنا جائز ہے۔

سوال:۔پانی پر قدرت نہ ہونے کی کیا صورت ہے؟

جواب:۔پانی پر قدرت نہ ہونے کی یہ صورت ہے کہ ایسی بیماری ہو کہ وضو یا غسل سے اس کے زیادہ ہو جانے کا صحیح اندیشہ ہو یا ایسے مقام پر موجود ہو کہ وہاں چاروں طرف ڈیڑھ ڈیڑھ کلومیٹر تک پانی کا پتہ نہ ہو یا اتنی سردی ہو کہ پانی کے استعمال سے مر جانے یا بیمار ہو جانے کا قوی اندیشہ ہو یا کنواں موجود ہے مگر ڈول و رسی نہیں پاتا ہے۔ان کے علاوہ پانی پر قدرت نہ ہونے کی اور بھی صورتیں ہیں جو بہار شریعت وغیرہ بڑی کتابوں سے معلوم کی جا سکتی ہیں۔

سوال:۔ اگر غسل کی حاجت ہو اور ایسے وقت میں سو کر اٹھے کہ صرف وضو کر کے نماز پڑھ سکتا ہے تو کیا کرے؟

جواب:۔ جسم پر نجاست لگی ہو تو اسے دھو کر غسل کا تیمم کر لے اور وضو کر کے نماز پڑھ لے پھر غسل کے بعد نماز دوبارہ پڑھے۔ (فتاویٰ رضویہ)

سوال:۔ کن چیزوں سے تیمم ٹوٹ جاتا ہے؟

جواب:۔ جن چیزوں سے وضو ٹوٹتا ہے یا غسل واجب ہوتا ہے ان سے تیمم بھی ٹوٹ جاتا ہے۔ علاوہ ان کے پانی پر قدرت ہو جانے سے بھی تیمم ٹوٹ جاتا ہے۔

استنجا کا بیان

سوال:۔ استنجا کا طریقہ کیا ہے؟

جواب:۔ پیشاب کے بعد استنجا کا طریقہ یہ ہے کہ پاک مٹی، کنکر یا پھٹے پرانے کپڑے سے پیشاب سکھائے پھر پانی سے دھو ڈالے، اور پاخانہ کے بعد استنجا کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ مٹی، کنکر یا پتھر کے تین، پانچ یا سات ٹکڑوں سے پاخانہ کی جگہ صاف کر لے پھر پانی سے دھو ڈالے۔ (بہار شریعت)

سوال:۔ استنجا کا ڈھیلا اور پانی کس ہاتھ سے استعمال کرنا چاہئے؟

جواب:۔ بائیں ہاتھ سے۔

سوال:۔ کن چیزوں سے استنجا کرنا منع ہے؟

جواب:۔ کسی قسم کا کھانا، ہڈی، گوبر، لید، کوئلہ اور جانور کا چارہ۔ ان سب چیزوں سے استنجا کرنا منع ہے۔ (بہار شریعت)

سوال:۔ کن جگہوں پر پیشاب یا پاخانہ کرنا منع ہے؟

جواب:۔ کنویں یا حوض یا چشمہ کے کنارے، پانی میں اگرچہ بہتا ہوا ہو، گھاٹ پر، پھل دار

درخت کے نیچے ایسے کھیت میں جس میں کھیتی موجود ہو، سایہ میں جہاں لوگ اٹھتے بیٹھتے ہوں، مسجد یا عید گاہ کے پہلو میں، قبرستان یا راستہ میں، جس جگہ جانور بندھے ہوں اور جہاں وضو یا غسل کیا جاتا ہو ان سب جگہوں میں پیشاب یا پاخانہ کرنا منع ہے۔

(بہار شریعت)

سوال:۔ پاخانہ یا پیشاب کرتے وقت منہ کس طرف ہونا چاہئے؟

جواب:۔ پاخانہ یا پیشاب کرتے وقت قبلہ کی طرف منہ یا پیٹھ کرنا منع ہے۔ ہمارے ملک میں اُتر یا دکھن کی جانب منہ کرنا چاہئے۔ (بخاری شریف)

پانی اور جانوروں کے جھوٹے کا بیان

سوال:۔ کن پانیوں سے وضو کرنا جائز ہے؟

جواب:۔ برسات کا پانی، ندی نالے چشمے سمندر دریا کنویں کا پانی، پگھلی ہوئی برف یا اولے کا پانی، تالاب یا بڑے حوض کا پانی ان سب پانیوں سے وضو کرنا جائز ہے۔

(عالمگیری وغیرہ)

سوال:۔ کن پانیوں سے وضو کرنا جائز نہیں؟

جواب:۔ پھل دار درخت کا نچوڑا ہوا پانی یا وہ پانی کہ جس میں کوئی پاک چیز مل گئی اور اس کا نام بدل گیا جیسے شربت، شوربا، چائے وغیرہ یا بڑے حوض اور تالاب کا ایسا پانی کہ جس کا رنگ یا بو یا مزہ کسی ناپاک چیز کے مل جانے سے بدل گیا ہو اور چھوٹے حوض یا گھڑے کا وہ پانی کہ جس میں کوئی ناپاک چیز گر گئی ہو یا ایسا جانور مر گیا ہو کہ جس میں بہتا ہوا خون ہو اگرچہ پانی کا رنگ یا بو یا مزہ نہ بدلا ہو اور وہ پانی کہ جو وضو یا غسل کا دھوون ہے۔ ان سب پانیوں سے وضو کرنا جائز نہیں۔ (بہار شریعت)

سوال:۔ کن جانوروں کا جھوٹا پاک ہے؟

جواب:۔ جن جانوروں کا گوشت کھایا جاتا ہے۔ان کا جھوٹا پاک ہے جیسے گائے، بیل، بھینس، بکری، کبوتر اور فاختہ وغیرہ۔(عالمگیری)

سوال:۔ کن جانوروں کا جھوٹا مکروہ ہے؟

جواب:۔ گھر میں رہنے والے جانور جیسے بلی، چوہا، سانپ، چھپکلی اور اڑنے والے شکاری جانور جیسے شکرا باز، بہری، چیل اور کوا وغیرہ۔اور وہ مرغی جو چھوٹی پھرتی ہو۔اور نجاست پر منہ ڈالتی ہو۔اور وہ گائے جس کی عادت غلیظ کھانے کی ہوان سب کا جھوٹا مکروہ ہے۔

(عالمگیری، بہار شریعت)

سوال:۔ کن جانوروں کا جھوٹا ناپاک ہے؟

جواب:۔ سور، کتا، شیر، چیتا، بھیڑیا، ہاتھی، گیدڑ، اور دوسرے شکاری چوپائے کا جھوٹا ناپاک ہے۔ (بہار شریعت۔عالمگیری)

کنویں کا بیان

سوال:۔ کنواں کیسے ناپاک ہوجاتا ہے؟

جواب:۔ کنویں میں آدمی بیل، بھینس یا بکری گر کر مرجائے یا کسی قسم کی کوئی ناپاک چیز گر جائے تو کنواں ناپاک ہوجاتا ہے۔(بہار شریعت)

سوال:۔ کنویں میں اگر کوئی جانور گر جائے اور زندہ نکال لیا جائے تو کنواں ناپاک ہوگا یا نہیں؟

جواب:۔ اگر کوئی ایسا جانور گر گیا کہ اس کا جھوٹا ناپاک ہے جیسے کتا اور گیدڑ وغیرہ تو کنواں ناپاک ہوجائے گا۔اور وہ جانور گرا جس کا جھوٹ ناپاک نہیں جیسے گائے اور بکری وغیرہ اور ان کے بدن پر نجاست بھی نہ لگی ہوتو گر کر زندہ نکل آنے کی صورت میں جب تک ان کے پاخانہ یا پیشاب کردینے کا یقین نہ ہو کنواں ناپاک نہ ہوگا۔ (بہار شریعت)

سوال:۔ کنواں اگر ناپاک ہو جائے تو کتنا پانی نکالا جائے؟

جواب:۔ اگر کنویں میں نجاست پڑ جائے یا آدمی، بیل بھینس بکری یا اتنا ہی بڑا کوئی دوسرا جانور گر کر مر جائے یا دو بلیاں مر جائیں یا مرغی اور بطخ کی بیٹ گر جائے یا مرغا، مرغی، بلی، چوہا، چھپکلی یا اور کوئی بہتے ہوئے خون والا جانور کنویں میں مر کر پھول جائے یا پھٹ جائے یا ایسا جانور گر جائے جس کا جھوٹ ناپاک ہے اگرچہ زندہ نکل آئے جیسے سور اور کتا وغیرہ تو ان سب صورتوں میں کل پانی نکالا جائے گا۔ (عالمگیری، بہار شریعت)

سوال:۔ اگر چوہا بلی کنویں میں گر کر مر جائے اور پھولنے پھٹنے سے پہلے نکال لی جائے تو کیا حکم ہے؟

جواب:۔ اگر چوہا، چھچھوندر، گوریا چڑیا، چھپکلی، گرگٹ یا ان کے برابر یا ان سے چھوٹا کوئی بہتے ہوئے خون والا جانور کنویں میں گر کر مر جائے اور پھولنے پھٹنے سے پہلے نکال لیا جائے تو بیس ڈول سے تیس ڈول تک پانی نکالا جائے گا۔ اور اگر بلی، کبوتر، مرغی یا اتنا ہی بڑا کوئی دوسرا جانور کنویں میں گر کر مر جائے اور پھولے پھٹے نہیں تو چالیس ڈول سے ساٹھ ڈول تک پانی نکالا جائے گا۔ (بہار شریعت)

سوال:۔ ڈول کتنا بڑا ہونا چاہیے؟

جواب:۔ جو ڈول کنویں پر پڑا رہتا ہے وہی ڈول معتبر ہے اور اگر کوئی ڈول خاص نہ ہو تو ایسا ڈول ہونا چاہیے کہ جس میں ایک صاع یعنی تقریباً سوا پانچ کلو پانی آجائے۔

سوال:۔ کنویں کا پانی پاک ہو جانے کے بعد کنویں کی دیوار اور ڈول رسی کو بھی پاک کرنا پڑے گا یا نہیں؟

جواب:۔ کنویں کی دیوار اور ڈول رسی کو نہیں پاک کرنا پڑے گا۔ پانی پاک ہونے کے ساتھ یہ سب چیزیں بھی پاک ہو جائیں گی۔ (بہار شریعت)

نجاست کا بیان

سوال:۔ نجاست کی کتنی قسمیں ہیں؟

جواب:۔ نجاست حقیقیہ کی دو قسمیں ہیں۔ نجاست غلیظہ، نجاست خفیفہ

سوال:۔ نجاست غلیظہ کیا چیز ہے؟

جواب:۔ انسان کے بدن سے ایسی چیز نکلے کہ اس سے وضو یا غسل واجب ہو جاتا ہو تو وہ نجاست غلیظہ ہے جیسے پاخانہ، پیشاب، بہتا خون، پیپ، منہ بھر قے اور دکھتی آنکھ کا پانی وغیرہ۔ اور حرام چوپائے جیسے کتا، شیر، لومڑی، بلی، چوہا، گدھا، خچر، ہاتھی اور سور وغیرہ کا پاخانہ پیشاب اور گھوڑے کی لید اور ہر حلال جانور کا پاخانہ جیسے گائے بھینس کا گوبر، بکری اور اونٹ درندے چوپایوں کا لعاب یہ سب نجاست غلیظہ ہیں اور دودھ پیتا لڑکا ہو یا لڑکی ان کا پیشاب بھی نجاست غلیظہ ہے۔ (بہار شریعت)

سوال:۔ نجاست خفیفہ کیا چیز ہے؟

جواب:۔ جن جانوروں کا گوشت حلال ہے جیسے گائے بکری بیل بھینس اور بھیڑ وغیرہ ان کا پیشاب نیز گھوڑے کا پیشاب اور جس پرندے کا گوشت حرام ہو جیسے کوا، چیل، شکرا، باز اور بہری وغیرہ کی بیٹ یہ سب نجاست خفیفہ ہیں۔

سوال:۔ اگر نجاست غلیظہ بدن یا کپڑے پر لگ جائے تو کیا حکم ہے؟

جواب:۔ اگر نجاست غلیظہ ایک درہم سے زیادہ لگ جائے تو اس کا پاک کرنا فرض ہے کہ بغیر پاک کیئے نماز پڑھ لی تو نماز ہوگی ہی نہیں۔ اور اگر نجاست غلیظہ ایک درہم کے برابر لگ جائے تو اس کا پاک کرنا واجب ہے کہ بغیر پاک کیئے پڑھ لی تو نماز مکروہ تحریمی ہوئی یعنی ایسی نماز کا دوبارہ پڑھنا واجب ہے اور اگر نجاست غلیظہ ایک درہم سے کم لگی ہے تو اس کا پاک کرنا سنت ہے کہ بغیر پاک کیئے نماز پڑھ لی تو ہوگئی مگر خلاف سنت ہوئی ایسی نماز کا دوبارہ

پڑھنا بہتر ہے۔ (بہارشریعت)

سوال:۔اگر نجاست خفیفہ لگ جائے تو اس کا کیا حکم ہے؟

جواب:۔نجاست خفیفہ بدن یا کپڑے کے جس حصہ میں لگی ہے اگراس کی چوتھائی سے کم ہے مثلاً دامن میں لگی ہے تو دامن کی چوتھائی سے کم ہے یا آستین میں لگی ہے تو اس کی چوتھائی سے کم میں لگی ہے یا ہاتھ میں ہاتھ کی چوتھائی سے کم میں لگی ہے تو معاف ہے اور اگر پوری چوتھائی میں لگی ہو تو بغیر دھوئے نماز نہ ہوگی۔(بہارشریعت)

سوال:۔اگر کپڑے میں نجاست لگ جائے تو کتنی بار دھونے سے پاک ہوگا؟

جواب:۔نجاست اگر دلدار ہے جیسے پاخانہ اور گوبر وغیرہ تو اس کے دھونے میں کوئی گنتی مقرر نہیں بلکہ اس کو دور کرنا ضروری ہے۔اگر ایک بار دھونے سے دور ہو جائے تو ایک ہی مرتبہ دھونے سے پاک ہو جائے گا۔اور اگر چار پانچ مرتبہ دھونے سے دور ہو تو چار پانچ بار دھونا پڑے گا۔ہاں اگر تین مرتبہ سے کم میں نجاست دور ہو جائے تو تین بار پورا کرنا بہتر ہے اور اگر نجاست پتلی ہو جیسے پیشاب وغیرہ تو تین مرتبہ دھونے اور تینوں مرتبہ قوت کے ساتھ نچوڑنے سے کپڑا پاک ہو جائے گا۔(درمختار، بہارشریعت وغیرہ)

حیض نفاس اور جنابت کا بیان

سوال:۔حیض اور نفاس کسے کہتے ہیں؟

جواب:۔بالغہ عورت کے آگے کے مقام سے جو خون عادی طور پر نکلتا ہے اور بیماری یا بچہ پیدا ہونے کے سبب سے نہ ہو تو اسے حیض کہتے ہیں۔اس کی مدت کم سے کم تین دن اور زیادہ سے زیادہ دس دن ہے۔اس سے کم یا زیادہ ہو تو بیماری یعنی استحاضہ ہے۔اور بچہ پیدا ہونے کے بعد جو خون آتا ہے اسے نفاس کہتے ہیں۔نفاس میں کمی کی جانب کوئی مدت مقرر نہیں اور زیادہ سے زیادہ اس کا زمانہ چالیس دن ہے۔چالیس دن کے بعد جو خون آئے وہ

استحاضہ ہے۔

سوال:۔ حیض ونفاس کا کیا حکم ہے؟

جواب:۔ حیض ونفاس کی حالت میں روزہ رکھنا اور نماز پڑھنا حرام ہے ان دنوں میں نمازیں معاف ہیں، ان کی قضا بھی نہیں مگر روزوں کی قضا اور دنوں میں رکھنا فرض ہے۔ اور حیض ونفاس والی عورت کو قرآن مجید پڑھنا حرام ہے۔ خواہ دیکھ کر پڑھے یا زبانی۔ اور اس کا چھونا اگر چہ جلد یا حاشیہ کو ہاتھ یا انگلی کی نوک یا بدن کا کوئی حصہ لگے یہ سب حرام ہیں۔ ہاں جزدان میں قرآن پاک ہو تو اس جزدان کے چھونے میں کوئی حرج نہیں۔ (بہار شریعت)

سوال:۔ جسے احتلام ہو اور ایسے مرد وعورت کہ جن پر غسل فرض ہے ان کیلئے کیا حکم ہے؟

جواب:۔ ایسے لوگوں کو غسل کیے بغیر نماز پڑھنا، قرآن مجید دیکھ کر یا زبانی پڑھنا، اس کا چھونا اور مسجد میں جانا سب حرام ہیں۔ (بہار شریعت)

سوال:۔ کیا جس پر غسل فرض ہو وہ مسجد میں نہیں جا سکتا؟

جواب:۔ جس پر غسل فرض ہو اسے مسجد کے اس حصہ میں جانا حرام ہے کہ جو داخل مسجد ہے یعنی نماز کیلئے بنایا گیا ہے اور وہ حصہ کہ جو فنائے مسجد میں ہے یعنی استنجا خانہ، غسل خانہ اور وضو گاہ وغیرہ تو اس جگہ جانے میں کوئی حرج نہیں بشرطیکہ ان میں جانے کا راستہ داخل مسجد سے ہو کر نہ گزرتا ہو۔

سوال:۔ ایسے مرد وعورت کہ جن پر غسل فرض ہے وہ قرآن کی تعلیم دے سکتے ہیں یا نہیں؟

جواب:۔ ایسے لوگ ایک کلمہ سانس توڑ توڑ کر پڑھا سکتے ہیں اور ہجے کرانے میں کوئی حرج نہیں۔ (بہار شریعت وغیرہ)

سوال:۔ بے وضو قرآن شریف چھونا اور پڑھنا جائز ہے یا نہیں؟

جواب:۔ بے وضو قرآن شریف چھونا حرام ہے بے چھوئے زبانی یا دیکھ کر پڑھے تو کوئی

حرج نہیں۔

سوال:۔ بے وضو پارۂ عم یا کسی دوسرے پارہ کا چھونا کیسا ہے؟

جواب:۔ بے وضو پارۂ عم یا کسی دوسرے پارہ کا چھونا بھی حرام ہے۔

نماز کے وقتوں کا بیان

سوال:۔ دن اور رات میں کل کتنی نمازیں فرض ہیں؟

جواب:۔ دن و رات میں کل پانچ نمازیں فرض ہیں۔ فجر، ظہر، عصر، مغرب اور عشاء۔

سوال:۔ فجر کا وقت کب سے کب تک ہے؟

جواب:۔ اجالا ہونے سے فجر کا وقت شروع ہوتا ہے اور سورج نکلنے سے پہلے تک رہتا ہے۔ لیکن خوب اجالا ہونے پر پڑھنا مستحب ہے۔ (بہار شریعت)

سوال:۔ ظہر کا وقت کب سے کب تک رہتا ہے؟

جواب:۔ ظہر کا وقت سورج ڈھلنے کے بعد شروع ہوتا ہے۔ اور ٹھیک دوپہر کے وقت کسی چیز کا جتنا سایہ ہوتا ہے اس کے علاوہ اسی چیز کا دگنا سایہ ہو جائے تو ظہر کا وقت ختم ہو جاتا ہے۔ مگر چھوٹے دنوں میں اول وقت اور بڑے دنوں میں آخر وقت پڑھنا مستحب ہے۔
(عالمگیری، بہار شریعت)

سوال:۔ عصر کا وقت کب سے کب تک رہتا ہے؟

جواب:۔ ظہر کا وقت ختم ہو جانے سے عصر کا وقت شروع ہو جاتا ہے اور سورج ڈوبنے سے پہلے تک رہتا ہے۔ مگر عصر میں تاخیر ہمیشہ مستحب ہے لیکن نہ اتنی تاخیر کہ سورج کی ٹکیہ میں زردی آجائے۔ (درمختار، بہار شریعت)

سوال:۔ مغرب کا وقت کب سے کب تک رہتا ہے؟

جواب:۔ مغرب کا وقت سورج ڈوبنے کے بعد سے شروع ہو جاتا ہے اور اُتر دکھن پھیلی ہوئی

سفیدی کے غائب ہونے سے پہلے تک رہتا ہے۔مگر اول وقت میں پڑھنا مستحب اور تاخیر مکروہ ہے۔ (عالمگیری، بہار شریعت)

سوال:۔ عشاء کا وقت کب سے کب تک رہتا ہے؟

جواب:۔ عشاء کا وقت اتر دکھن پھیلی ہوئی سفیدی کے غائب ہونے سے شروع ہوتا ہے اور صبح کا اجالا ہونے سے پہلے تک رہتا ہے لیکن تہائی رات تک تاخیر مستحب اور آدھی رات تک مباح اور آدھی رات کے بعد مکروہ کہ باعث تقلیل جماعت ہے۔

مکروہ وقتوں کا بیان

سوال:۔ کیا رات اور دن میں کچھ وقت ایسے بھی ہیں جن میں نماز پڑھنا جائز نہیں؟

جواب:۔ جی ہاں۔سورج نکلنے کے وقت، سورج ڈوبنے کے وقت، اور دوپہر کے وقت کسی قسم کی کوئی نماز پڑھنا جائز نہیں ہاں اگر اس روز عصر کی نماز نہیں پڑھی تو سورج ڈوبنے کے وقت پڑھ لے مگر اتنی دیر کرنا سخت گناہ ہے۔ (بہار شریعت)

سوال:۔ سورج نکلنے کے وقت کتنی دیر نماز پڑھنا جائز نہیں؟

جواب:۔ جب سورج کا کنارا ظاہر ہو اس وقت سے لے کر تقریباً بیس منٹ تک نماز پڑھنا جائز نہیں۔ (فتاوی رضویہ، بہار شریعت)

سوال:۔ سورج ڈوبنے کے وقت کب تک نماز پڑھنا ناجائز ہے؟

جواب:۔ جب سورج پر نظر ٹھہرنے لگے اس وقت سے لے کر ڈوبنے تک نماز پڑھنا ناجائز ہے اور یہ وقت بھی تقریباً بیس منٹ ہے۔ (فتاوی رضویہ)

سوال:۔ دوپہر کے وقت کب سے کب تک نماز پڑھنا جائز نہیں؟

جواب:۔ ٹھیک دوپہر کے وقت تقریباً چالیس پچاس منٹ تک نماز پڑھنا جائز نہیں۔ (فتاوی رضویہ)

سوال:۔مکروہ وقت میں نماز جنازہ پڑھنا کیسا ہے؟

جواب:۔اگر مکروہ وقت میں جنازہ لایا گیا تو اسی وقت پڑھیں کوئی کراہت نہیں ۔کراہت اس صورت میں ہے کہ پہلے سے جنازہ موجود ہے اور تاخیر کی یہاں تک کہ وقت کراہت آ گیا۔ (بہار شریعت،عالمگیری)

سوال:۔ان مکروہ وقتوں میں قرآن شریف پڑھنا کیسا ہے؟

جواب:۔ان مکروہ وقتوں میں قرآن شریف نہ پڑھے تو بہتر ہے اور پڑھے تو کوئی حرج نہیں۔ (انوارالحدیث)

اذان واقامت کا بیان

سوال:۔اذان کہنا فرض ہے یا سنت؟

جواب:۔فرض نمازوں کو جماعت کے ساتھ مسجد میں ادا کرنے کیلئے اذان کہنا سنت مؤکدہ ہے مگر اس کا حکم مثل واجب کے ہے۔یعنی اگر اذان نہ کہی گئی تو وہاں کے سب لوگ گناہ گار ہوں گے۔ (فتاوی قاضیخان،درمختار،ردالمختار)

سوال:۔اذان کس وقت کہنی چاہئے؟

جواب:۔جب نماز کا وقت ہو جائے تو اذان کہنی چاہئے ۔وقت سے پہلے جائز نہیں اگر وقت سے پہلے کہی گئی تو وقت ہونے پر لوٹائی جائے۔

سوال:۔فرض نمازوں کے علاوہ اور بھی کسی وقت اذان کہی جاتی ہے؟

جواب:۔ہاں۔ بچے اور مغموم کے کان میں،مرگی والے غضبناک اور بدمزاج آدمی یا جانور کے کان میں،سخت لڑائی اور آگ لگنے کے وقت ،میت کو دفن کرنے کے بعد،جن کی سرکشی کے وقت اور جنگل میں راستہ بھول جائے اور کوئی بتانے والا نہ ہو تو ان صورتوں میں اذان کہنا مستحب ہے۔ (بہار شریعت،شامی جلد اول ص ۲۵۸)

سوال:۔اذان کا بہتر طریقہ کیا ہے؟

جواب:۔مسجد کے صحن سے باہر کسی بلند جگہ پر قبلہ کی طرف منہ کر کے کھڑا ہو اور کلمہ کی دونوں انگلیوں کو کانوں میں ڈال کر بلند آواز سے اذان کے کلمات کو ٹھہر ٹھہر کر کہے جلدی نہ کرے اور حَیَّ عَلَی الصَّلَاۃِ کہتے وقت دائیں جانب اور حَیَّ عَلَی الْفَلَاح کہتے وقت بائیں جانب منہ پھیرے۔

سوال:۔اذان کے جواب کا کیا مسئلہ ہے؟

جواب:۔اذان کے جوب کا مسئلہ یہ ہے کہ اذان کہنے والا جو کلمہ کہے تو سننے والا بھی وہی کلمہ کہے مگر حَیَّ عَلَی الصَّلَاۃِ اور حَیَّ عَلَی الْفَلَاح کے جواب میں لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ کہے اور بہتر یہ ہے کہ دونوں کہے اور فجر کی اذان میں اَلصَّلَاۃُ خَیْرٌ مِّنَ النَّوْمِ کے جواب میں صَدَقْتَ وَ بَرَرْتَ وَ بِالْحَقِّ نَطَقْتَ کہے۔

(درمختار، ردالمختار عالمگیری، بہار شریعت)

سوال:۔خطبہ کی اذان کا جواب دینا کیسا ہے؟

جواب:۔خطبہ کی اذان کا زبان سے جواب دینا مقتدیوں کو جائز نہیں۔

سوال:۔تکبیر یعنی اقامت کہنا کیسا ہے؟

جواب:۔اقامت کہنا بھی سنت مؤکدہ ہے اس کی تاکید اذان سے زیادہ ہے۔

سوال:۔کیا اذان کہنے والا ہی اقامت کہے دوسرا نہ کہے؟

جواب:۔ہاں! اذان کہنے والا ہی اقامت کہے، اسکی اجازت کے بغیر دوسرا نہ کہے۔اگر بغیر اجازت دوسرے نے کہی اور اذان کہنے والے کو ناگوار ہو تو مکروہ ہے۔

(عالمگیری، بہار شریعت)

سوال:۔اقامت کے وقت لوگوں کا کھڑا رہنا کیسا ہے؟

جواب:۔اقامت کے وقت لوگوں کا کھڑا رہنا مکروہ ومنع ہے۔لہذا اس وقت بیٹھے رہیں۔ پھر جب تکبیر کہنے والا حی علی الفلاح پر پہنچے تو اٹھیں۔

(فتاوی عالمگیری، درمختار، شامی، طحاوی وغیرہ)

سوال:۔اذان واقامت کے درمیان صلاۃ پڑھنا کیسا ہے؟

جواب:۔صلاۃ پڑھنا یعنی اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ کہنا جائز و مستحسن ہے۔اس صلاۃ کا نام اصطلاح شرح میں تھویب ہے اور تھویب نماز مغرب کے علاوہ باقی نمازوں کیلئے مستحسن ہے۔ (عالمگیری)

تنبیہ:۔(۱) جو اذان کے وقت باتوں میں مشغول رہے اس پر معاذ اللہ خاتمہ برا ہونے کا خوف ہے۔ (بہار شریعت بحوالہ فتاوی رضویہ)

(۲) جب اذان ختم ہو جائے تو مؤذن اور اذان سننے والے درود شریف پڑھیں پھر یہ دعا پڑھیں۔

اذان کے بعد کی دعا

اَللّٰھُمَّ رَبَّ ھٰذِہِ الدَّعْوَۃِ التَّآمَّۃِ وَالصَّلٰوۃِ الْقَآئِمَۃِ اٰتِ سَیِّدَنَا مُحَمَّدَ الْوَسِیْلَۃَ وَالْفَضِیْلَۃَ وَالدَّرَجَۃَ الرَّفِیْعَۃَ وَابْعَثْہُ مَقَامًا مَّحْمُوْدَ نِ الَّذِیْ وَعَدْتَّہٗ وَارْزُقْنَا شَفَاعَتَہٗ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ اِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِیْعَادَ۔

نمبر۳:۔جب مؤذن اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ کہے تو سننے والا درود شریف پڑھے اور مستحب ہے کہ انگوٹھوں کو بوسہ دیکر آنکھوں سے لگائے اور کہے قُرَّۃُ عَیْنِیْ بِكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَللّٰھُمَّ مَتِّعْنِیْ بِالسَّمْعِ وَالْبَصَرِ (بہار شریعت، شامی)

تعداد رکعات اور نیت کا بیان

سوال:۔ فجر کے وقت کتنی رکعات نماز پڑھی جاتی ہیں؟

جواب:۔ کل چار رکعات۔ پہلے دو رکعت سنت پھر دو رکعت فرض۔

سوال:۔ دو رکعت سنت کی نیت کس طرح کی جائے؟

جواب:۔ نیت کی میں نے دو رکعت نماز سنت فجر کی اللہ تعالیٰ کے لئے سنت رسول اللہ کی منہ میرا طرف کعبہ شریف کے اللہ اکبر۔

سوال:۔ دو رکعت فرض کی نیت کس طرح کی جائے؟

جواب:۔ نیت کی میں نے دو رکعت نماز فرض فجر کی اللہ تعالیٰ کیلئے (مقتدی اتنا اور کہے'' پیچھے اس امام کے'') منہ میرا طرف کعبہ شریف کے اللہ اکبر۔

سوال:۔ ظہر کے وقت کل کتنی رکعات نماز پڑھی جاتی ہیں؟

جواب:۔ بارہ رکعات۔ پہلے چار رکعات سنت پھر چار رکعات فرض پھر دو رکعت سنت پھر دو رکعت نفل۔

سوال:۔ چار رکعات سنت کی نیت کس طرح کی جائے گی؟

جواب:۔ نیت کی میں نے چار رکعات نماز فرض ظہر کی اللہ تعالیٰ کیلئے (مقتدی اتنا اور کہے ''پیچھے اس امام کے'') منہ میرا طرف کعبہ شریف کے اللہ اکبر۔

سوال:۔ اور دو رکعت سنت کی نیت کس طرح کی جائے گی؟

جواب:۔ نیت کی میں نے دو رکعت سنت ظہر کی اللہ تعالیٰ کیلئے سنت رسول اللہ کی منہ میرا طرف کعبہ شریف کے اللہ اکبر۔

سوال:۔ دو رکعت نفل کی نیت کیسے کرے؟

جواب:۔ نیت کی میں نے دو رکعت نماز نفل ظہر کی اللہ تعالیٰ کیلئے منہ میرا طرف کعبہ شریف

کے اللہ اکبر۔

سوال:۔عصر کے وقت کل کتنی رکعات پڑھی جاتی ہیں؟

جواب:۔آٹھ رکعات۔ پہلے چار رکعات سنت پھر چار رکعات فرض۔

سوال:۔ چار رکعات سنت کی نیت کس طرح کی جائے؟

جواب:۔نیت کی میں نے چار رکعات سنت عصر کی اللہ تعالیٰ کیلئے سنت رسول اللہ کی منہ میرا طرف کعبہ شریف کے اللہ اکبر۔

سوال:۔ پھر چار رکعات فرض کی نیت کیسے کرے؟

جواب:۔نیت کی میں نے چار رکعات نماز فرض عصر کی اللہ تعالیٰ کیلئے (مقتدی اتنا اور کہے ''پیچھے اس امام کے'') منہ میرا طرف کعبہ شریف کے اللہ اکبر۔

سوال:۔مغرب کے وقت کل کتنی رکعات ہیں؟

جواب:۔سات رکعات ہیں۔ پہلے تین رکعات فرض پھر دو رکعات سنت پھر دو رکعات نفل۔

سوال:۔تین رکعات فرض کی نیت کس طرح کی جائے گی؟

جواب:۔نیت کی میں نے تین رکعات نماز فرض مغرب کی اللہ تعالیٰ کیلئے (مقتدی اتنا اور کہے ''پیچھے اس امام کے'') منہ میرا طرف کعبہ شریف کے اللہ اکبر۔

سوال:۔اور دو رکعت سنت کی نیت کس طرح کی جائے؟

جواب:۔نیت کی میں نے دو رکعات نماز سنت مغرب کی اللہ تعالیٰ کیلئے سنت رسول اللہ کی منہ میرا طرف کعبہ شریف کے اللہ اکبر۔

سوال:۔ پھر دو رکعت نفل کی نیت کس طرح کی جائے؟

جواب:۔نیت کی میں نے دو رکعات نماز نفل مغرب کی اللہ تعالیٰ کیلئے منہ میرا طرف کعبہ

شریف کے اللہ اکبر۔

سوال:۔عشاء کے وقت کل کتنی رکعات پڑھی جاتی ہیں؟

جواب:۔سترہ رکعات ۔ پہلے چار رکعات سنت ، پھر چار رکعات فرض ، پھر دو رکعت سنت ، پھر دو رکعات نفل ۔اس کے بعد تین رکعات وتر واجب پھر دو رکعات نفل ۔

سوال:۔چار رکعات سنت کی نیت کس طرح کی جائے؟

جواب:۔نیت کی میں نے چار رکعات نماز سنت عشاء کی اللہ تعالیٰ کیلئے سنت رسول اللہ کی منہ میرا طرف کعبہ شریف کے اللہ اکبر۔

سوال:۔پھر چار رکعات فرض کی نیت کیسے کرے؟

جواب:۔نیت کی میں نے چار رکعات نماز فرض عشاء کی اللہ تعالیٰ کیلئے (مقتدی اتنا اور کہے "پیچھے اس امام کے") منہ میرا طرف کعبہ شریف کے اللہ اکبر۔

سوال:۔پھر دو رکعت سنت کی نیت کس طرح کی جائے؟

جواب:۔نیت کی میں نے دو رکعات نماز سنت عشاء کی اللہ تعالیٰ کیلئے سنت رسول اللہ کی منہ میرا طرف کعبہ شریف کے اللہ اکبر۔

سوال:۔پھر دو رکعت نفل کی نیت کس طرح کی جائے؟

جواب:۔نیت کی میں نے دو رکعات نماز نفل عشاء کی اللہ تعالیٰ کیلئے منہ میرا طرف کعبہ شریف کے اللہ اکبر۔

سوال:۔پھر وتر کی نیت کس طرح کی جائے؟

جواب:۔نیت کی میں نے تین رکعات نماز واجب وتر کی اللہ تعالیٰ کیلئے منہ میرا طرف کعبہ شریف کے اللہ اکبر۔

سوال:۔پھر دو رکعت نفل کی نیت کیسے کرے؟

جواب:۔نیت کی میں نے دو رکعات نماز نفل اللہ تعالیٰ کیلئے منہ میرا طرف کعبہ شریف کے اللہ اکبر۔

سوال:۔اگر نیت کے الفاظ بھول کر کچھ کے کچھ زبان سے نکل گئے تو نماز ہوگی یا نہیں؟

جواب:۔نیت دل کے پکے ارادہ کو کہتے ہیں۔یعنی نیت میں زبان کا اعتبار نہیں تو اگر دل میں مثلاً ظہر کا ارادہ کیا اور زبان سے عصر نکل گیا تو ظہر کی نماز ہو جائے گی۔

(درمختار، ردالمختار، بہار شریعت)

سوال:۔قضا نماز کی نیت کس طرح کی جائے؟

جواب:۔جس روز اور جس وقت کی نماز قضا ہو اس روز اس وقت کی نیت قضا میں ضروری ہے۔مثلاً جمعہ کے روز فجر کی نماز قضا ہوگئی تو اس طرح نیت کرے کہ نیت کی میں نے دو رکعت نماز قضا جمعہ کے فجر فرض کی اللہ تعالیٰ کیلئے منہ میرا طرف کعبہ شریف کے اللہ اکبر۔

سوال:۔اگر کئی سال کی نمازیں قضا ہوں تو نیت کیسے کرے؟

جواب:۔ایسی صورت میں جو نماز مثلاً ظہر کی قضا پڑھنی ہے تو اس طرح نیت کرے نیت کی میں نے چار رکعات نماز قضا جو میرے ذمہ باقی ہیں ان میں پہلے ظہر فرض کی اللہ تعالیٰ کیلئے منہ میرا طرف کعبہ شریف کے اللہ اکبر۔اسی پر دوسری قضا نمازوں کی نیتوں کو قیاس کرنا چاہیے۔

سوال:۔پانچ وقت کی نمازوں میں کل کتنی رکعات قضا پڑھی جائیں گی؟

جواب:۔بیس رکعات۔دو رکعات فجر، چار رکعات ظہر، چار رکعات عصر، تین رکعات مغرب، چار رکعات عشاء اور تین رکعات وتر، خلاصہ یہ کہ فرض اور وتر کی قضا ہے سنت نمازوں کی قضا نہیں۔

سوال:۔پانچوں وقت کی ادا نمازوں میں کچھ کمی ہو سکتی ہے یا نہیں؟

جواب:۔ فجر کی نماز میں کمی نہیں ہو سکتی۔البتہ اگر ظہر کی نماز میں صرف چار رکعت سنت، چار رکعات فرض، اور دو رکعات سنت، یعنی کل دس رکعات پڑھے اور عصر میں چار رکعات فرض ادا کرے، اور مغرب میں تین رکعات فرض اور دو رکعت سنت یعنی کل پانچ رکعات پڑھے اور عشاء میں صرف چار رکعات فرض، دو رکعات سنت پھر تین رکعات وتر یعنی کل نو رکعات ادا کرے تو یہ بھی جائز ہے۔کوئی حرج نہیں۔

نماز پڑھنے کا طریقہ

سوال:۔ نماز پڑھنے کا طریقہ کیا ہے؟

جواب:۔ نماز پڑھنے کا طریقہ یہ ہے کہ باوضو ہو کر قبلہ رو دونوں پاؤں کے پنجوں میں چار انگل کا فاصلہ کر کے کھڑا ہو اور دونوں ہاتھ کانوں تک لے جائے کہ انگوٹھے کان کی لو سے چھو جائیں اس حال میں کہ ہتھیلیاں قبلہ رخ ہوں پھر نیت کر کے اللہ اکبر کہتا ہوا ہاتھ نیچے لا کر ناف پر باندھ لے اور ثناء پڑھے۔

سُبْحٰنَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَا لیٰ جَدُّكَ وَلَا اِلٰهَ غَيْرُكَ

پاک ہے تو اے اللہ! اور میں تیری حمد کرتا ہوں تیرا نام برکت والا ہے اور اتیری عظمت بلند ہے اور تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔

پھر تعوذ یعنی اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ پھر تسمیہ یعنی بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ پڑھ کر الحمد اللہ پڑھے یا تین آیتیں پڑھے یا ایک آیت جو کہ چھوٹی تین آیتوں کے برابر ہو۔اب اللہ اکبر کہتا ہوا رکوع میں جائے اور گھٹنوں کو ہاتھ سے پکڑ لے اس طرح کہ ہتھیلیاں گھٹنے پر ہوں، انگلیاں خوب پھیلی ہوں، پیٹھ بچھی ہو اور سر پیٹھ کے برابر ہو۔اونچا نیچا نہ ہو۔اور کم سے کم تین بار سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِيْمُ کہے پھر سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَ کہتا ہوا سیدھا کھڑا ہو جائے اور اکیلے نماز پڑھتا ہو تو اس کے بعد رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ

کہے پھر اللہ اکبر کہتا ہوا سجدہ میں جائے اس طرح کہ پہلے گھٹنے زمین پر رکھے پھر ہاتھ، پھر دونوں ہاتھوں کے بیچ میں ناک پھر پیشانی رکھے اس طرح کہ پیشانی اور ناک کی ہڈی زمین پر جمائے اور بازوؤں کو کروٹوں اور پیٹ کو رانوں اور رانوں کو پنڈلیوں سے جدا رکھے اور دونوں پاؤں کی سب انگلیوں کے پیٹ قبلہ رو جمے ہوں اور ہتھیلیاں بچھی ہوں۔ انگلیاں قبلہ کو ہوں اور کم سے کم تین بار سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی کہے پھر سر اٹھائے پھر ہاتھ اور داہنا قدم کھڑا کر کے اس کی انگلیاں قبلہ رخ کرے اور بایاں قدم بچھا کر اس پر خوب سیدھا بیٹھ جائے اور ہتھیلیاں بچھا کر رانوں پر گھٹنوں کے پاس رکھے پھر اللہ اکبر کہتا ہوا سجدہ میں جائے اور پہلے کی طرح سجدہ کر کے پھر سر اٹھائے ہاتھ کو گھٹنوں پر رکھ کر پنجوں کے بل کھڑا ہو جائے اب صرف بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھ کر قرأت شروع کرے پھر پہلی طرح رکوع سجدہ کر کے بایاں قدم بچھا کر بیٹھ جائے اور تشہد پڑھے۔

اَلتَّحِیَاتُ لِلّٰہِ وَالصَّلٰوٰتُ وَ الطَّیِّبَاتُ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَاالنَّبِیُّ وَ رَحْمَۃُاللّٰہِ وَ بَرَکٰتُہٗ اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَ عَلٰی عِبَادِ اللّٰہِ الصّٰلِحِیْنَ اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَ اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدً عَبْدُہٗ وَ رَسُوْلُہٗ

تمام تحیتیں، نمازیں اور پاکیزگیاں اللہ تعالیٰ کیلئے ہیں۔ اے نبی! آپ پر سلام اللہ کی رحمتیں نازل ہوں اور برکتیں۔ سلام ہو ہم پر اور اللہ کے نیک بندوں پر میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ سیدنا محمد رسول اللہ ﷺ اللہ تعالیٰ کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔

تشہد پڑھتے ہوئے جب کلمہ لا کے قریب پہنچے تو داہنے ہاتھ کی بیچ کی انگلی اور انگوٹھے کا حلقہ بنائے اور چھنگلیا اور اس کے پاس والی انگلی کو ہتھیلی سے ملا دے اور لفظ لا پر کلمہ کی انگلی اٹھائے مگر اس کو ملائے نہیں۔ اور کلمہ الا پر گرا دے اور سب انگلیاں فوراً سیدھی کر لے۔ اب اگر دو

سے زیادہ رکعتیں پڑھنی ہیں تو اٹھ کھڑا ہو اور اسی طرح پڑھے مگر فرضوں کی ان رکعتوں میں الحمد کے ساتھ سورت ملانا ضروری نہیں اب پچھلا قعدہ جس کے بعد نماز ختم کرے گا اس میں تشہد کے بعد درود شریف پڑھے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی سَیِّدِنَا اِبْرَاہِیْمَ وَ عَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا اِبْرَاہِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی سَیِّدِنَا اِبْرَاہِیْمَ وَ عَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا اِبْرَاہِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ۔

اے اللہ! درود بھیج ہمارے سردار محمد ﷺ پر اور ان کی آل پر جس طرح تو نے درود بھیجا سیدنا ابراہیم علیہ السلام پر اور ان کی آل پر اور بے شک تو سراہا ہوا بزرگ ہے اے اللہ! برکت نازل فرما ہمارے سردار محمد ﷺ پر اور ان کی آل پر جس طرح تو نے برکت نازل فرمائی سیدنا ابراہیم علیہ السلام پر اور ان کی آل پر۔ بے شک تو سراہا ہوا بزرگ ہے۔

پھر دعائے ماثورہ پڑھے:۔

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ وَلِوَالِدَیَّ وَلِمَنْ تَوَالَدَا وَلِجَمِیْعِ الْمُؤْمِنِیْنَ وَ الْمُؤْمِنَاتِ وَ الْمُسْلِمِیْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ الْاَحْیَاءِ مِنْھُمْ وَالْاَمْوَاتِ اِنَّکَ مُجِیْبُ الدَّعْوَاتِ بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ۔

اے اللہ تو بخش دے مجھ کو اور میرے والدین کو اور اس کو جو پیدا ہوا اور تمام مومنین و مومنات اور مسلمین اور مسلمات کو زندہ ہوں اور جو مر گئے بے شک تو دعاؤں کا قبول کرنے والا ہے اپنی رحمت کے صدقے میں اے تمام رحم کرنے والوں سے زیادہ رحم کرنے والے۔

یا کوئی اور دوسری دعائے ماثورہ پڑھے۔ اس کے بعد داہنے مونڈھے کی طرف منہ کر کے اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ کہے پھر بائیں طرف۔ اب نماز پوری ہوگئی۔

سلام پھیر کر امام دائیں یا بائیں طرف منہ کرلے اس لیے کہ سلام کے بعد مقتدیوں کی طرف پیٹھ کر کے بیٹھنا مکروہ ہے۔ (فتاوٰی رضویہ)

نماز کے بعد کی دعا

اَللّٰهُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَ مِنْكَ السَّلَامُ وَاِلَيْكَ يَرْجِعُ السَّلَامُ فَحَيِّنَا رَبَّنَا بِالسَّلَامِ وَاَدْخِلْنَا دَارَالسَّلَامِ وَتَبَارَكْتَ رَبَّنَا وَتَعَالَيْتَ يَا ذَالْجَلَالِ وَ الْاِكْرَامِ

اے اللہ! تو ہی سلامتی والا ہے اور تیری ہی طرف سلامتی لوٹتی ہے تو زندہ رکھ ہم کو اے ہمارے پروردگار! سلامتی کے ساتھ اور داخل کر ہم کو سلامتی کے گھر میں برکت والا ہے تو اے ہمارے پروردگار! اور بلند ہے تو اے جلال و بزرگی والے۔

عورتوں کیلئے نماز کے مخصوص مسائل

عورتیں تکبیر تحریمہ کے وقت کانوں تک ہاتھ نہ اٹھائیں بلکہ مونڈھے تک اٹھائیں ہاتھ ناف کے نیچے نہ باندھیں بلکہ بائیں ہتھیلی سینہ پر چھاتی کے نیچے رکھ کر اس کی پیٹھ پر داہنی ہتھیلی رکھیں، رکوع میں زیادہ نہ جھکیں بلکہ تھوڑا جھکیں یعنی صرف اس قدر جھکیں کہ ہاتھ گھٹنوں تک پہنچ جائے پیٹھ سیدھی نہ کریں اور گھٹنوں پر زور نہ دیں بلکہ محض ہاتھ رکھ دیں اور ہاتھوں کی انگلیاں ملی ہوئی رکھیں اور پاؤں کچھ جھکا ہوا رکھیں۔ مردوں کی طرح خوب سیدھا نہ کر دیں۔ عورتیں سمٹ کر سجدہ کریں یعنی بازوں کو کروٹوں سے ملا دیں اور پیٹ ران سے اور ران پنڈلیوں سے اور پنڈلیاں زمین سے اور قعدہ میں بائیں قدم پر نہ بیٹھیں بلکہ دونوں پاؤں داہنی طرف نکال دیں اور بائیں سرین پر بیٹھیں۔ عورتیں بھی کھڑی ہو کر نماز پڑھیں فرض اور واجب جتنی نمازیں بغیر عذر بیٹھ کر پڑھ چکی ہیں ان کی قضا کریں اور توبہ

کریں۔عورت مرد کی امامت ہرگز نہیں کرسکتی اور صرف عورتیں جماعت کریں یہ مکروہ تحریمی اور ناجائز ہے۔عورتوں پر جمعہ اور عیدین کی نماز واجب نہیں۔

نماز کی شرطیں

سوال:۔نماز کی شرطیں کتنی ہیں؟

جواب:۔نماز کی شرطیں چھ ہیں۔جن کے بغیر نماز سرے سے ہوتی ہی نہیں۔

(۱) طہارت یعنی نمازی کے بدن، کپڑے اور اس جگہ کا پاک ہونا کہ جس پر نماز پڑھے۔

(۲) ستر عورت یعنی مرد کو ناف سے گھٹنے تک چھپانا اور عورت کو سوائے چہرہ ہتھیلی اور قدم کے پورا بدن چھپانا، عورت اگر اتنا باریک دوپٹہ اوڑھ کر نماز پڑھے کہ جس سے بال کی سیاہی چمکے تو نماز نہ ہوگی جب تک کہ اس پر کوئی ایسی چیز نہ اوڑھے کہ جس سے بال کی سیاہی چھپ جائے۔ (عالمگیری)

(۳) استقبال قبلہ یعنی نماز میں قبلہ کی طرف منہ کرنا، اگر قبلہ کی سمت میں شبہ ہو تو کسی سے دریافت کرنا اگر کوئی دوسرا موجود نہیں تو غور وفکر کے بعد جدھر دل جمے اسی طرف منہ کر کے نماز پڑھ لے۔پھر اگر بعد نماز معلوم ہوا کہ قبلہ دوسری سمت تھا تو کوئی حرج نہیں نماز ہوگئی۔ (درمختار، بہار شریعت)

(۴) وقت۔لہذا وقت سے پہلے نماز پڑھی تو نہ ہوئی۔جس کا بیان تفصیل کے سات پہلے گزر چکا ہے۔

(۵) نیت۔یعنی دل کے پکے ارادہ کے ساتھ نماز پڑھنا ضروری ہے، اور زبان سے نیت کے الفاظ کہہ لینا مستحب ہے۔اس میں عربی کی تخصیص نہیں اردو وغیرہ مین بھی ہوسکتی ہے۔اور یوں کہے ''نیت کی میں نے۔اور نیت کرتا ہوں میں نہ

کہے'' (درمختار۔ بہارشریعت)

(۶) تکبیر تحریمہ یعنی نماز کے شروع میں اللہ اکبر کہنا شرط ہے۔

اصطلاحات شرعیہ کا بیان

سوال:۔ فرض اور واجب کسے کہتے ہیں؟

جواب:۔ فرض وہ فعل ہے کہ اس کو جان بوجھ کر چھوڑنا سخت گناہ ہے اور جس عبادت کے اندر وہ ہو بغیر اس کے وہ عبادت درست نہ ہو۔ اور واجب وہ فعل ہے کہ اس کو جان بوجھ کر چھوڑنا گناہ اور نماز میں قصداً چھوڑنے سے نماز کا دوبارہ پڑھنا ضروری اور بھول کر چھوٹ جائے تو سجدہ سہو لازم۔

سوال:۔ سنت مؤکدہ اور غیر مؤکدہ کسے کہتے ہیں؟

جواب:۔ سنت مؤکدہ وہ فعل ہے کہ جس کا چھوڑنا برا اور کرنا ثواب ہے اور اتفاقاً چھوڑنے پر عتاب اور چھوڑنے کی عادت کر لینے پر مستحق عذاب۔ اور سنت غیر مؤکدہ وہ فعل ہے کہ اس کا کرنا ثواب اور نہ کرنا اگرچہ عادتاً ہو عتاب نہیں مگر شرعاً ناپسند ہے۔

سوال:۔ مستحب اور مباح کسے کہتے ہیں؟

جواب:۔ مستحب وہ فعل ہے کہ جس کا کرنا ثواب اور نہ کرنے پر کچھ گناہ نہیں اور مباح وہ فعل ہے کہ جس کا کرنا اور نہ کرنا برابر ہو۔

سوال:۔ حرام اور مکروہ تحریمی کسے کہتے ہیں؟

جواب:۔ حرام وہ فعل ہے کہ جس کا ایک بار بھی جان بوجھ کر کرنا سخت گناہ ہے اور اس سے بچنا فرض اور ثواب ہے...... اور مکروہ تحریمی وہ فعل ہے ہے کہ جس کے کرنے سے عبادت ناقص ہو جاتی ہے اور کرنے والا گناہ گار ہوتا ہے۔ اگرچہ اس کا گناہ حرام سے کم ہے۔

سوال:۔ مکروہ تنزیہی اور خلاف اولیٰ کسے کہتے ہیں؟

جواب:۔ مکروہ تنزیہی وہ فعل ہے کہ جس کا کرنا شریعت کو پسند نہ ہو اس سے بچنا بہتر اور ثواب ہو...... اور خلاف اولیٰ وہ فعل ہے جس کا نہ کرنا بہتر اور کرنے میں کوئی مضائقہ اور عتاب نہیں۔

نماز کے فرائض

سوال:۔ نماز میں کتنی چیزیں فرض ہیں؟

جواب:۔ نماز میں چھ چیزیں فرض ہیں۔ قیام، قرأت، رکوع، سجدہ، قعدہ اخیرہ، خروج بصنعہ

سوال:۔ قیام فرض ہے اس کا کیا مطلب ہے؟

جواب:۔ اس کا مطلب ہے کہ کھڑے ہو کر نماز ادا کرنا ضروری ہے تو اگر کسی نے بغیر عذر بیٹھ کر نماز پڑھی تو نہ ہوئی۔ خواہ عورت ہو یا مرد۔ ہاں نفل نماز بیٹھ کر پڑھنا جائز ہے۔
(بہار شریعت)

سوال:۔ قرأت فرض ہے اس کا کیا مطلب ہے؟

جواب:۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ فرض کی دو رکعتوں میں اور وتر اور نفل کی ہر رکعت میں قرآن شریف پڑھنا ضروری ہے تو اگر کسی نے ان میں قرآن شریف نہ پڑھا تو نماز نہ ہوگی۔ (بہار شریعت)

سوال:۔ قرآن شریف آہستہ پڑھنے کا ادنیٰ درجہ کیا ہے؟

جواب:۔ آہستہ پڑھنے کا ادنیٰ درجہ یہ ہے کہ خود سنے اگر اس قدر آہستہ پڑھا کہ خود نہ سنا تو نماز نہ ہوگی۔ (عالمگیری۔ بہار شریعت)

سوال:۔ رکوع کا ادنیٰ درجہ کیا ہے؟

جواب:۔ رکوع کا ادنیٰ درجہ یہ ہے کہ ہاتھ گھٹنے تک پہنچ جائیں اور پورا رکوع یہ ہے کہ پیٹھ سیدھی بچھا دے اور سر پیٹھ کے برابر رکھے۔ اونچا نیچا نہ رکھے۔

سوال:۔سجدہ کی حقیقت کیا ہے؟

جواب:۔پیشانی زمین پر جمنا سجدہ کی حقیقت ہے اور پاؤں کی ایک انگلی کا پیٹ زمین سے لگنا شرط ہے۔یعنی کم از کم پاؤں کی ایک انگلی کو موڑ کر قبلہ رخ کرنا ضروری ہے تو اگر کسی نے اس طرح سجدہ کیا کہ دونوں پاؤں زمین سے اٹھے رہے تو نماز نہ ہوگی بلکہ صرف انگلی کی نوک زمین سے لگی جب بھی نماز نہ ہوئی۔ (بہار شریعت)

سوال:۔کتنی انگلیوں کا پیٹ زمین سے لگنا واجب ہے؟

جواب:۔دونوں پاؤں کی تین تین انگلیوں کا پیٹ زمین سے لگنا واجب ہے۔

سوال:۔قعدۂ اخیرہ کا کیا مطلب ہے؟

جواب:۔نماز کی رکعتیں پوری کرنے کے بعد التحیات و رسولہ تک پڑھنے کی مقدار بیٹھنا فرض ہے۔ (بہار شریعت)

سوال:۔خروج بصنعہ کسے کہتے ہیں؟

جواب:۔قعدہ اخیرہ کے بعد نماز کو توڑ دینے والا کوئی کام قصداً کرنے کو خروج بصنعہ کہتے ہیں لیکن سلام کے علاوہ کوئی دوسرا نماز کو توڑنے والا کام قصداً پایا گیا تو نماز کا دوبارہ پڑھنا واجب ہے۔ (بہار شریعت)

نماز کے واجبات

سوال:۔نماز میں جو چیزیں واجب ہیں انہیں بتایئے؟

جواب:۔نماز میں یہ چیزیں واجب ہیں۔تکبیر تحریمہ میں لفظ اللہ اکبر کہنا، الحمد پڑھنا۔فرض کی دو پہلی رکعتوں میں اور سنت، نفل اور وتر کی ہر رکعت میں الحمد کے ساتھ سورت یا چھوٹی تین آیات ملانا، فرض نماز میں پہلی دو رکعتوں میں قرأت کے بعد متصلاً رکوع کرنا، سجدہ میں

دونوں پاؤں کی تین تین انگلیوں کا پیٹ زمین سے لگنا، دونوں سجدوں کے درمیان کوئی رکن فاصل نہ ہونا، تعدیل ارکان، قومہ یعنی رکوع سے سیدھا کھڑا ہونا، جلسہ، یعنی دونوں سجدوں کے درمیان سیدھا بیٹھنا، قعدہ اولی میں تشہد کے دوران کچھ نہ پڑھنا۔ ہر قعدہ میں پورا تشہد پڑھنا، لفظ سلام دو بار کہنا، وتر میں دعائے قنوت پڑھنا، تکبیر قنوت، عیدین کی چھ تکبیریں، عیدین کی دوسری رکعت کی تکبیر درکوع اور اس تکبیر کیلئے لفظ اللہ اکبر کہنا، ہر جہری نماز میں امام کو جہر سے تلاوت کرنا اور غیر جہری میں آہستہ، ہر واجب اور فرض کا اس کی جگہ پر ہونا، رکوع کا ہر رکعت میں ایک ہی بار ہونا، اور سجود کا دو ہی بار ہونا، دوسری سے پہلے قعدہ نہ کرنا، اور چار رکعت والی نماز میں تیسری پر قعدہ نہ ہونا، آیت سجدہ پڑھی تو سجدۂ تلاوت کرنا اور سہو ہو تو سجدہ سہو کرنا، دو فرض یا دو واجب یا واجب فرض کے درمیان تین تسبیح کی مقدار وقفہ نہ ہونا۔ امام جب قرأت کرے مقتدی کا خاموش رہنا اور سوا قرأت تمام واجبات میں امام کی متابعت کرنا۔

نماز کی سنتیں

سوال:۔ نماز کی سنتیں بیان کیجئے؟

جواب:۔ نماز کی سنتیں یہ ہیں۔ تحریمہ کیلئے ہاتھ اٹھانا اور ہاتھوں کی انگلیاں اپنے حال پر چھوڑ دینا، بوقت تکبیر سر نہ جھکانا اور ہتھیلیوں اور انگلیوں کے پیٹ کا قبلہ رو ہونا۔ تکبیر سے پہلے ہاتھ اٹھانا، اسی طرح تکبیر قنوت اور تکبیرات عیدین میں کانوں تک ہاتھ لے جانے کے بعد تکبیر کہنا، عورت کو صرف مونڈھوں تک ہاتھ اٹھانا۔ امام کا اللہ اکبر سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ اور سلام بلند آواز سے کہنا، بعد تکبیر ہاتھ لٹکائے بغیر فوراً باندھ لینا، ثناء، تعوذ، تسمیہ پڑھنا اور آمین کہنا، اور ان سب کا آہستہ ہونا۔ پہلے ثناء پڑھنا پھر تعوذ پھر تسمیہ اور ہر ایک کے بعد دوسرے کو فوراً پڑھنا۔ رکوع میں تین بار تسبیح سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْمُ کہنا اور انگلیاں

کشادہ نہ رکھنا، حالت رکوع میں پیٹھ خوب بچھی رہنا، رکوع سے اٹھنے پر ہاتھ لٹکا ہوا چھوڑ دینا۔ رکوع سے اٹھنے میں امام کو سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ کہنا، مقتدی کو رَبَّنَا لَکَ الْحَمْدُ کہنا، اور منفرد کو دونوں کہنا، سجدہ کیلئے اور سجدہ سے اٹھنے کیلئے اللہ اکبر کہنا، سجدہ میں کم از کم تین بار سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی کہنا، سجدہ کرنے کیلئے پہلے گھٹنا پھر ہاتھ پھر ناک پھر پیشانی، زمین پر رکھنا، اور سجدہ سے اٹھنے کیلئے پہلے پیشانی پھر ناک پھر ہاتھ پھر گھٹنا زمین سے اٹھانا، سجدہ میں بازو کروٹوں سے اور پیٹ رانوں سے الگ ہونا، اور کتے کی طرح کلائیاں زمین پر نہ بچھانا، عورت کا بازو کروٹوں سے، پیٹ ران سے ران پنڈلیوں سے اور پنڈلیاں زمین سے ملا دینا، دونوں سجدوں کے درمیان مثل تشہد کے بیٹھنا، اور ہاتھوں کو رانوں پر رکھنا، سجدوں میں ہاتھوں کی انگلیوں کا قبلہ رو ہونا اور ملی ہوئی ہونا، اور پاؤں کی دسوں انگلیوں کے پیٹ زمین پر لگنا، یعنی انگلیوں کا قبلہ کی طرف مڑنا، دوسری رکعت کے لئے پنجوں کے بل گھٹنوں پر ہاتھ رکھ کر اٹھنا، قعدہ میں بایاں پاؤں بچھا کر دونوں سرین اس پر رکھ کر بیٹھنا، داہنا قدم کھڑا رکھنا، اور داہنے قدم کی انگلیاں قبلہ رخ کرنا، عورت کو دونوں پاؤں داہنی جانب نکال کر بائیں سرین پر بیٹھنا، داہنا ہاتھ داہنی ران پر اور بایاں ہاتھ بائیں ران پر رکھنا اور انگلیوں کو اپنی حالت پر چھوڑ دینا، شہادت پر اشارہ کرنا، قعدۂ اخیر میں تشہد کے بعد درود شریف اور دعائے ماثورہ پڑھنا۔ (درمختار، بہار شریعت)

قرأت کا بیان

سوال:۔ اگر سورۃ فاتحہ پڑھنے کے بعد سورت ملانا بھول گئے اور رکوع میں یاد آیا تو کیا کرے؟

جواب:۔ اگر سورت ملانا بھول جائے اور رکوع میں یاد آئے تو کھڑا ہو جائے اور سورت ملائے پھر رکوع کرے اور اخیر میں سجدہ سہو کرے۔ (درمختار)

سوال:۔ فرض کی پہلی دو رکعتوں میں سورت ملانا بھول جائے تو کیا کرے؟

جواب:۔ فرض کی پہلی دو رکعتوں میں پڑھے اور سجدہ سہو کرے اور مغرب کی پہلی دو رکعتوں میں بھول جائے تو تیسری میں پڑھے اور ایک رکعت کی سورت جاتی رہی تو اخیر میں سجدہ سہو کرے۔ (درمختار، ردالمختار، بہار شریعت)

سوال:۔ اگر فرض کی پہلی دو رکعتوں میں سے کسی ایک میں سورت ملانا بھول گئے اور رکوع کے بعد یاد آئے تو کیا کرے؟

جواب:۔ تیسری یا چوتھی میں سورۂ فاتحہ کے ساتھ سورت ملائے اور سجدہ سہو کرے۔

(بہار شریعت)

سوال:۔ اگر سنت یا نفل میں سورت ملانا بھول جائے اور رکوع کے بعد سجدہ وغیرہ میں یاد آئے تو کیا کرے؟

جواب:۔ اخیر میں سجدہ سہو کرے۔ (درمختار، بہار شریعت)

سوال:۔ پہلی رکعت میں جو سورت پڑھی پھر اسی سورت کو بھول کر دوسری رکعت میں شروع کر دیا تو کیا کرے؟

جواب:۔ پھر اسی سورت کو شروع کر دیا تو اسی کو پڑھے اور قصداً ایسا کرنا مکروہ تنزیہی ہے ہاں اگر دوسری سورت یاد نہ ہو تو حرج نہیں۔ (ردالمختار)

سوال:۔ دوسری رکعت میں پہلی سے اوپر والی سورت پڑھی یعنی پہلی میں قُلْ یٰٓاَیُّھَا الْکٰفِرُوْنَ اور دوسری میں اِنَّآ اَعْطَیْنٰکَ پڑھی تو کیا حکم ہے؟

جواب:۔ دوسری رکعت میں پہلی والی سے اوپر کی سورت یا آیت پڑھنا مکروہ تحریمی اور گناہ ہے مگر بھول کر ایسا ہو تو نہ گناہ ہے اور نہ سجدۂ سہو۔ (شامی)

سوال:۔ بھول کر دوسری رکعت میں اوپر کی سورت شروع کر دی پھر یاد آیا تو کیا کرے؟

جواب:۔ جوشروع کر چکا ہے اسی کو پورا کرے اگر چہ ابھی ایک ہی حرف پڑھا ہو۔

(درمختار، بہارشریعت)

سوال:۔ پہلی میں اَلَمْ تَرَکَیْفَ اور دوسری میں لِاِیْلٰفِ چھوڑ کر اَرَأَیْتَ الَّذِیْ پڑھنا کیسا ہے؟

جواب:۔ دوسری میں ایک چھوٹی سورت چھوڑ کر پڑھنا منع ہے اور بھول کر شروع کر دی تو اسی کو ختم کرے چھوڑنے کی اجازت نہیں۔ (درمختار)

جماعت اور امامت کا بیان

سوال:۔ جماعت فرض ہے یا واجب؟

جواب:۔ جماعت واجب ہے، جماعت کے ساتھ نماز پڑھنے سے ستائیس نمازوں کا ثواب ملتا ہے۔ بغیر عذر ایک بار بھی چھوڑنے والا گناہ گار اور چھوڑنے کی عادت کر لینے والا فاسق ہے۔ (درمختار۔ بہارشریعت)

سوال:۔ جماعت چھوڑنے کے عذر کیا کیا ہیں؟

جواب:۔ اندھا یا اپاہج ہونا، اتنا بوڑھا ہونا کہ مسجد تک جانے سے عاجز ہو، سخت بارش یا شدید کیچڑ کا حائل ہونا۔ آندھی یا سخت اندھیری یا سخت سردی کا ہونا اور پاخانہ اور پیشاب کی شدید حاجت ہونا۔ وغیرہ (درمختار)

سوال:۔ امامت کا سب سے زیادہ حق دار کون ہے؟

جواب:۔ امامت کا سب سے زیادہ حق دار وہ شخص ہے جو نماز و طہارت کے احکام سب سے زیادہ جانتا ہو۔ پھر وہ شخص جو تجوید یعنی قرأت کا علم زیادہ رکھتا ہو۔ اگر کئی شخص ان باتوں میں برابر ہوں تو وہ شخص زیادہ حق دار ہے جو زیادہ متقی ہو اگر اس میں بھی برابر ہوں تو زیادہ عمر والا پھر جس کے اخلاق زیادہ اچھے ہوں پھر تہجد گذار۔ غرضیکہ چند آدمی برابر ہوں تو ان میں

جوشرعی ترجیح رکھتا ہو وہی زیادہ حق دار ہے۔ (درمختار۔بہارشریعت)

سوال:۔کن لوگوں کو امام بنانا گناہ ہے؟

جواب:۔فاسق معلن جیسے شرابی، جواری ،زنا کار ،سود خور ،چغلخور ،اور داڑھی منڈا نے والا ،یا داڑھی کتا کر ایک مشت سے کم رکھنے والا اور وہ بدمذہب کہ جس کی بدمذہبی حد کفر کو نہ پہنچی ہو۔ان لوگوں کو امام بنانا گناہ ہے اور ان کے پیچھے نماز مکروہ تحریمی واجب الاعادہ ہے۔

(درمختار،ردالمختار)

سوال:۔وہابی دیوبندی کے پیچھے نماز پڑھنا کیسا ہے؟

جواب:۔وہابی دیوبندی کے عقیدے کفری ہیں مثلاً ان لوگوں کا عقیدہ ہے کہ جیسا علم حضور ﷺ کو حاصل ہے ایسا علم تو بچوں ، پاگلوں ،اور جانوروں کو بھی حاصل ہے۔جیسا کہ ان کے پیشوا مولوی اشرف علی تھانوی نے اپنی کتاب حفظ الایمان صفحہ ۸ پر حضور علیہ السلام کیلئے کل غیب کا انکار کرتے ہوئے صرف بعض علم غیب کے بارے میں یوں لکھا کہ ''اس میں حضور کی کیا تخصیص ہے کہ ایسا علم تو زید وعمرو بلکہ ہر صبی ومجنون بلکہ جمیع حیوانات وبہائم کے لئے بھی حاصل ہے۔(مَعَاذَاللّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ)

اسی طرح ان کے پیشواؤں کی کتابوں میں بہت سے کفری عقیدے ہیں جنھیں وہ حق مانتے ہیں اس لئے ان کے پیچھے نماز پڑھنا ناجائز وگناہ ہے اگر کسی نے غلطی سے پڑھ لی تو پھر سے پڑھے اگر دوبارہ نہیں پڑھے گا تو گناہ گار ہوگا۔ (بہارشریعت وغیرہ)

سوال:۔کن لوگوں کو امام بنانا مکروہ ہے؟

جواب:۔گنوار ،اندھے ،ولد الزناء ،امرد ،کوڑھی ،فالج کی بیماری والے ،برص والا جس کا برص ظاہر ہو ،ان سب کو امام بنانا مکروہ تنزیہی ہے اور کراہت اس وقت ہے جبکہ جماعت میں اور کوئی ان سے بہتر ہو اور اگر یہی مستحق امامت ہے تو کراہت نہیں اور اندھے کی امامت

میں تو خفیف کراہت ہے۔ (بہارشریعت)

نماز فاسد کرنے والی چیزیں

سوال:۔کن چیزوں سے نماز فاسد ہو جاتی ہے؟

جواب:۔کلام کرنے سے خواہ عمداً ہو یا خطأ یا سہواً، اپنی خوشی سے بات کرے یا کسی کے مجبور کرنے پر بہرصورت نماز جاتی رہے گی، زبان سے کسی کو سلام کرے عمداً ہو یا سہواً نماز فاسد کردے گا۔اسی طرح زبان سے سلام کا جواب دینا بھی نماز کو فاسد کر دیتا ہے، کسی کو چھینک کے جواب میں یَرْحَمُكَ اللّٰه کہا یا بری خبر سن کر جواب میں اِنَّا لِلّٰهِ وَ اِنَّا اِلَیْهِ رَاجِعُوْنَ کہا تو ان تمام صورتوں میں نماز جاتی رہے گی۔لیکن اگر خود اسی کو چھینک آئی تو حکم ہے کہ سکوت کرے اور اگر اَلْحَمْدُ لِلّٰه کہہ لیا تو بھی نماز میں حرج نہیں نماز پڑھنے والے نے اپنے امام کے سوا دوسرے کو لقمہ دیا تو نماز فاسد ہوگئی۔اسی طرح اپنے مقتدی کے علاوہ دوسرے کا لقمہ لینا بھی نماز کو فاسد کر دیتا ہے۔اور غلط لقمہ دینے والے کی نماز جاتی رہی۔اَللّٰهُ اَكْبَر کی الف کو کھینچ کر آللّٰه اَكْبَرْ کہنا یا اَكْبَارْ یا اَكْبَارْ کہنا نماز کو فاسد کر دیتا ہے۔اسی طرح اَللّٰهُ اَكْبَرْ کی رکو دپڑھنے سے نماز فاسد ہو جاتی ہے۔اور نستعین کو الف کے ساتھ نَسْتَاعِیْن پڑھنے سے نماز جاتی رہتی ہے۔اور اَنْعَمْتَ کی ت کو زبر کی بجائے پیش یا زیر پڑھنے سے نماز فاسد ہو جاتی ہے۔آہ، اوہ، اف، تف، درد یا مصیبت کی وجہ سے کہے یا آواز کے ساتھ روئے اور حروف پیدا ہوئے تو ان سب صورتوں میں نماز جاتی رہے گی۔لیکن اگر مریض کی زبان سے بے اختیار آہ یا اور نکلے تو نماز فاسد نہ ہوگی۔اسی طرح چھینک، کھانسی، جمائی اور ڈکار میں جتنے حروف مجبوراً نکلتے ہیں معاف ہیں، دانتوں کے اندر کھانے کی کوئی چیز رہ گئی تھی اسکو نگل گیا اگر چنے سے کم ہے تو نماز مکروہ ہوئی اور چنے کے برابر ہے تو نماز فاسد ہوگئی۔عورت نماز پڑھ رہی تھی بچہ نے اس کی چھاتی چوسی اگر دودھ نکل

آیا تو نماز جاتی رہی، نمازی کے آگے سے گزرنا نماز کو فاسد نہیں کرتا خواہ گذرنے والا مرد ہو یا عورت۔ البتہ گزرنے والا سخت گناہ گار ہوتا ہے۔ حدیث شریف میں ہے کہ نمازی کے آگے سے گزرنے والا اگر جانتا ہو کہ اس پر کیا گناہ ہے تو زمین میں دھنس جانے کو گزرنے سے بہتر جانتا۔ (عالگیری، درمختار، ردالمختار، بہار شریعت)

سوال:۔ کیا داہنے پاؤں کا انگوٹھا اپنی جگہ سے ہٹ جائے تو نماز ٹوٹ جائے گی؟

جواب:۔ نہیں ٹوٹے گی اور عوام میں جو مشہور ہے کہ "داہنے پاؤں کا انگوٹھا اپنی جگہ سے ہٹ جائے تو نماز ٹوٹ جائے گی" غلط ہے۔ (ردالمختار)

نماز کے مکروہات

سوال:۔ نماز کے اندر جو باتیں مکروہ ہیں انہیں بتایئے؟

جواب:۔ کپڑے، بدن، یا داڑھی کے ساتھ کھیلنا، کپڑا سمیٹنا، مثلاً سجدہ میں جاتے وقت آگے پیچھے سے اٹھالینا، کپڑا لٹکانا یعنی سر یا مونڈھے پر اس طرح ڈالنا کہ دونوں کنارے لٹکتے ہوں، کسی آستین کا آدھی کلائی سے زیادہ چڑھنا۔ دامن سمیٹ کر نماز پڑھنا، شدت کا پاخانہ پیشاب معلوم ہوتے وقت یا غلبہ ریاح کے وقت نماز پڑھنا، مرد کا جوڑا باندھے ہوئے نماز پڑھنا۔ انگلیاں چٹکانا، انگلیوں کی قینچی باندھنا، کمر پر ہاتھ رکھنا، ادھر ادھر منہ پھیر کر دیکھنا، آسمان کی طرف نگاہ اٹھانا۔ تشہد یا سجدوں کے درمیان کتے کی طرح بیٹھنا، مرد کا سجدہ میں کلائیوں کا بچھانا، کسی شخص کے منہ کے سامنے نماز پڑھنا، کپڑے میں اس طرح لپٹ جانا کہ ہاتھ بھی باہر نہ ہو۔ پگڑی اس طرح باندھنا کہ بیچ سر پر نہ ہو، ناک اور منہ کو چھپانا، بے ضرورت کھنکار نکالنا، بالقصد جمائی لینا اور خود آئے تو کوئی حرج نہیں، جس کپڑے پر جاندار کی تصویر ہو اسے پہن کر نماز پڑھنا، تصویر کا نمازی کے سر پر یعنی چھت پر ہونا یا معلق ہونا، یا محل سجود میں ہونا کہ اس پر سجدہ واقع ہو، نمازی کے آگے یا داہنے یا بائیں یا پیچھے تصویر کا

ہونا، جبکہ معلق یا نصب ہو یا دیوار وغیرہ میں منقش ہو، الٹا قرآن مجید پڑھنا، قرأت کو رکوع میں ختم کرنا، امام سے پہلے مقتدی کا رکوع وسجود وغیرہ میں جانا یا اس سے پہلے سر اٹھانا، یہ تمام باتیں مکروہ تحریمی ہیں۔

وتر کا بیان

سوال:۔ نماز وتر کس طرح پڑھی جاتی ہے؟

جواب:۔ نماز وتر بھی اسی طرح پڑھی جاتی ہے جس طرح اور نماز پڑھی جاتی ہے لیکن وتر کی تیسری رکعت میں الحمد اور سورت پڑھنے کے بعد کانوں تک دونوں ہاتھ لے جائے اور اللہ اکبر کہتا ہوا ہاتھ واپس لائے اور ناف کے نیچے باندھ لے۔ پھر دعائے قنوت پڑھے پھر اس کے بعد اور نمازوں کی طرح رکوع اور سجدہ کر کے سلام پھیر دے۔ دعائے قنوت یہ ہے۔

اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْتَعِيْنُكَ وَنَسْتَغْفِرُكَ وَنُؤْمِنُ بِكَ وَ نَتَوَكَّلُ عَلَيْكَ وَنُثْنِیْ عَلَيْكَ الْخَيْرَ وَنَشْكُرُكَ وَلَا نَكْفُرُكَ وَ نَخْلَعُ وَنَتْرُكُ مَنْ يَّفْجُرُكَ اَللّٰهُمَّ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَلَكَ نُصَلِّیْ وَنَسْجُدُ وَ اِلَيْكَ نَسْعٰى وَ نَحْفِدُ وَ نَرْجُوْا رَحْمَتَكَ وَ نَخْشٰى عَذَابَكَ اِنَّ عَذَابَكَ بِالْكُفَّارِ مُلْحِقٌ۔

اے اللہ! ہم تجھ سے مدد طلب کرتے ہیں اور تجھ پر ایمان لاتے ہیں اور تجھ پر توکل کرتے ہیں اور ہر بھلائی کے ساتھ تیری ثناء کرتے ہیں اور ہم تیرا شکر ادا کرتے ہیں ناشکری نہیں کرتے اور ہم جدا ہوتے ہیں اور اس شخص کو چھوڑتے ہیں جو تیرا گناہ کرے۔ اے اللہ! ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تیرے ہی لئے نماز پڑھتے ہیں اور سجدہ کرتے ہیں اور تیری رحمت کے امیدوار ہیں اور تیرے عذاب سے ڈرتے ہیں۔ بے شک تیرا عذاب کافروں کو پہنچنے والا ہے۔

سوال:۔ جس شخص کو دعائے قنوت یاد نہ ہو وہ کیا کرے؟

جواب:۔جس شخص کو دعائے قنوت یاد نہ ہو وہ یہ دعا پڑھے۔

اَللّٰھُمَّ رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَّ فِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ

اے اللہ! اے ہمارے پروردگار! تو ہم کو دنیا میں بھلائی اور آخرت میں بھلائی دے اور ہم کو جہنم کے عذاب سے بچا۔

سوال:۔اگر دعائے قنوت نہ پڑھے تو کیا حکم ہے؟

جواب:۔اگر دعائے قنوت قصداً نہ پڑھے تو نماز وتر پھر سے پڑھے اور اگر بھول کر نہ پڑھے تو آخر میں سجدۂ سہو کرے۔ (بہار شریعت)

سوال:۔اگر دعائے قنوت پڑھنا بھول جائے اور رکوع میں یاد آئے تو کیا کرے؟

جواب:۔اگر دعائے قنوت پڑھنا بھول جائے اور رکوع میں یاد آئے تو نہ قیام کی طرف لوٹے اور نہ رکوع میں پڑھے بلکہ آخر میں سجدہ سہو کرے۔

سنت اور نفل کا بیان

سوال:۔کتنی نمازیں سنت مؤکدہ ہیں؟

جواب:۔دو رکعت فجر کے فرض سے پہلے، چار رکعات ظہر کے فرض سے پہلے اور دو رکعت ظہر کے فرض کے بعد، دو رکعت مغرب کے فرض کے بعد، دو رکعت عشاء کے فرض کے بعد، چار رکعت جمعہ کے فرض سے پہلے اور چار رکعات جمعہ کے فرض کے بعد ان سنتوں کو سنن الہدیٰ بھی کہا جاتا ہے۔ (بہار شریعت وغیرہ)

سوال:۔کتنی نمازیں سنت غیر مؤکدہ ہیں؟

جواب:۔چار رکعت عصر کے فرض سے پہلے، چار رکعت عشاء کے فرض سے پہلے، ظہر کے فرض کے بعد دو کی بجائے چار رکعات، اسی طرح عشاء کے فرض کے بعد دو کی بجائے چار رکعات، مغرب کے بعد چھ رکعات صلاۃ اوابین، دو رکعت تحیۃ المسجد، دو رکعت تحیۃ الوضو،

دو رکعت نماز اشراق، کم سے کم دو رکعات نماز چاشت اور زیادہ سے زیادہ بارہ رکعات، کم سے کم دو رکعات نماز تہجد اور زیادہ سے زیادہ آٹھ رکعات، صلاۃ التسبیح نماز استخارہ اور نماز حاجت وغیرہ ان سنتوں کو سنن الزوائد اور کبھی مستحب بھی کہتے ہیں۔ (بہار شریعت)

سوال:۔ جماعت کھڑی ہونے کے بعد کسی سنت کا شروع کرنا جائز ہے یا نہیں؟

جواب:۔ جماعت کھڑی ہو جانے کے بعد فجر کی سنت کے علاوہ کسی سنت کا شروع کرنا جائز نہیں۔ اگر یہ جانے کہ فجر کی سنت پڑھنے کے بعد جماعت میں مل جائے گا اگرچہ قعدہ ہی میں شامل ہوگا تو سنت پڑھ لے مگر صف کے برابر کھڑے ہو کر پڑھنا جائز نہیں بلکہ صف سے دور ہٹ کر پڑھے۔ (غنیۃ، بہار شریعت)

سوال:۔ کن وقتوں میں نفل نماز پڑھنا جائز نہیں؟

جواب:۔ طلوع وغروب اور دوپہر ان تینوں وقتوں میں کوئی نماز جائز نہیں۔ نہ فرض نہ واجب نہ نفل۔ ہاں اگر اس روز عصر کی نماز نہیں پڑھی ہے تو سورج ڈوبنے کے ساتھ پڑھ لے اور طلوع فجر سے طلوع آفتاب کے درمیان سوائے دو رکعت سنت فجر کے تحیۃ الوضو اور تحیۃ المسجد کوئی نفل جائز نہیں اور نماز عصر سے مغرب کے فرض پڑھنے کے درمیان نفل منع ہے نیز خطبہ کے وقت اور نماز عیدین سے پیشتر نفل مکروہ ہے۔ جبکہ عید گاہ یا مسجد میں پڑھے۔ گھر میں پڑھنا مکروہ نہیں۔ (عالمگیری، درمختار، ردالمختار، بہار شریعت)

سوال:۔ نفل نماز بیٹھ کر پڑھ سکتے ہیں یا نہیں؟

جواب:۔ بیٹھ کر پڑھ سکتے ہیں مگر جبکہ قدرت ہو تو کھڑے ہو کر پڑھنا افضل ہے۔

سوال:۔ نفل نماز اگر بیٹھ کر پڑھے تو رکوع وسجدہ کیسے کرے؟

جواب:۔ بیٹھ کر پڑھے تو رکوع کرنے میں پیشانی جھکا کر گھٹنوں کے سامنے لائے اور سرین نہ اٹھائے کہ مکروہ تنزیہی ہے (فتاویٰ رضویہ) اور سجدہ ایسے ہی کرے جیسے کہ کھڑے ہو کر

نماز پڑھنے کی صورت میں کرتا ہے۔

تحیۃ الوضو

مسلم شریف میں ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا جو شخص وضو کرے اور اچھا وضو کرے اور ظاہر باطن سے متوجہ ہو کر دو رکعت (نماز تحیۃ الوضو) پڑھے اس کیلئے جنت واجب ہو جاتی ہے۔

نماز اشراق

ترمذی شریف میں ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے فرمایا کہ جو فجر نماز جماعت سے پڑھ کر خدا کا ذکر کرتا رہے یہاں تک کہ سورج بلند ہو جائے پھر دو رکعت (نماز اشراق) پڑھے تو اسے پورے حج اور عمرہ کا ثواب ملے گا۔

نماز چاشت

چاشت کی نماز مستحب ہے کم سے کم دو اور زیادہ سے زیادہ بارہ رکعتیں ہیں۔ ترمذی اور ابن ماجہ میں ہے کہ حضور سید عالم ﷺ نے فرمایا جو چاشت کی دو رکعتوں کی محافظت کرے اس کے گناہ بخش دیئے جائیں گے۔ اگرچہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہوں۔

نماز تہجد

تہجد کی نماز کا وقت جب عشاء کی نماز کے بعد سو کر اٹھے اس وقت سے طلوع صبح صادق تک ہے۔ تہجد کی نماز کم سے کم دو رکعت ہے اور حضور ﷺ سے آٹھ تک ثابت ہے۔ حدیث شریف میں اس نماز کی بڑی فضیلت آئی ہے۔ نسائی اور ابن ماجہ نے اپنی سنن میں روایت کی کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا جو شخص رات میں بیدار ہو اور اپنے اہل خانہ کو جگائے پھر دونوں دو دو رکعت پڑھیں تو کثرت سے یاد کرنیوالوں میں لکھے جائیں گے۔

صلاۃ التسبیح

صلاۃ التسبیح میں بے انتہا ثواب ہے۔ بعض محققین فرماتے ہیں کہ اس کی بزرگی سن کر ترک نہ کرے گا مگر دین میں سستی کرنے والا۔ حدیث شریف میں ہے کہ حضور ﷺ نے حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ اے چچا! اگر تم سے ہو سکے تو صلاۃ التسبیح ہر روز ایک بار پڑھو اور اگر روز نہ ہو سکے تو ہر جمعہ کو ایک بار پڑھو۔ اور اگر یہ بھی نہ ہو سکے تو ہر مہینہ میں ایک بار پڑھو۔ اور اگر یہ بھی نہ ہو سکے تو سال میں ایک بار اور یہ بھی نہ ہو سکے تو عمر میں ایک بار۔

اس نماز کی ترکیب سنن ترمذی میں حضرت عبداللہ بن مبارک سے اس طرح مذکور ہے کہ تکبیر تحریمہ کے بعد ثناء پڑھے پھر پندرہ بار یہ تسبیح پڑھے سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ پھر تعوذ، تسمیہ سورۂ فاتحہ اور سورت پڑھ کر دس بار اوپر والی تسبیح پڑھے، پھر رکوع کرے اور رکوع میں دس بار پڑھے پھر رکوع سے سر اٹھائے اور اس میں دس مرتبہ پڑھے پھر سجدہ سے سر اٹھائے تو اس میں دس بار پڑھے پھر دوسرے سجدہ میں جائے تو دس بار پڑھے اسی طرح چار رکعات پڑھے اور رکوع وسجود میں سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِيْم اور سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی کہنے کے بعد تسبیحات پڑھے۔

نماز حاجت

ابوداؤد میں ہے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب حضور ﷺ کو کوئی معاملہ پیش آتا تو آپ ﷺ اس کیلئے دو یا چار رکعات نماز پڑھتے۔ حدیث شریف میں ہے کہ پہلی رکعت میں سورہ فاتحہ اور تین بار آیۃ الکرسی پڑھے اور باقی تین رکعتوں میں سورۂ فاتحہ قل ھو اللہ، قل اعوذ برب الفلق، اور قل اعوذ برب الناس ایک ایک بار پڑھے۔ تو یہ ایسی ہیں جیسے شب قدر میں چار رکعتیں پڑھیں۔ مشائخ فرماتے ہیں کہ ہم نے

یہ نماز پڑھی اور ہماری حاجتیں پوری ہوئیں۔

تراویح کا بیان

سوال:۔تراویح سنت ہے یا نفل؟

جواب:۔تراویح مرد وعورت سب کیلئے سنت مؤکدہ ہے۔اس کا چھوڑنا جائز نہیں۔

(بہارشریعت)

سوال:۔تراویح کی کتنی رکعتیں ہیں؟

جواب:۔تراویح کی بیس رکعتیں ہیں۔

سوال:۔بیس رکعت تراویح کی کیا حکمت ہے؟

جواب:۔بیس رکعت تراویح میں حکمت یہ ہے کہ سنتوں سے فرائض اور واجبات کی تکمیل ہوتی ہے اور صبح سے شام تک فرض و واجب کل بیس رکعتیں ہیں تو مناسب یہ ہوا کہ تراویح بیس رکعتیں ہوں تاکہ مکمل کرنے والی سنتوں کی رکعات اور جن کی تکمیل ہوتی ہے یعنی فرض و واجب کی رکعات کی تعداد برابر ہو جائے۔

سوال:۔تراویح کی بیس رکعتیں کس طرح پڑھی جائیں؟

جواب:۔بیس رکعت دس سلام سے پڑھی جائیں یعنی ہر دو رکعت پر سلام پھیرے اور ہر ترویحہ یعنی چار رکعات پر اتنی دیر بیٹھنا مستحب ہے کہ جتنی دیر میں چار رکعتیں پڑھی ہیں۔

(درمختار۔بہارشریعت)

سوال:۔تراویح کی نیت کس طرح کی جائے؟

جواب:۔نیت کی میں نے دو رکعت نماز سنت رسول اللہ کی اللہ کیلئے (مقتدی اتنا ضرور اور زیادہ کرے ''پیچھے اس امام کے'') منہ میرا کعبہ شریف کے اللہ اکبر۔

سوال:۔ترویحہ میں بیٹھنے کی حالت میں چپکا بیٹھا رہے یا کچھ پڑھے؟

جواب:۔اختیار ہے چاہے چپکا بیٹھا رہے، چاہے کلمہ یا درود شریف پڑھے اور عام طور پر یہ دعا پڑھی جاتی ہے۔سُبْحَانَ ذِی الْمُلْکِ وَالْمَلَکُوْتِ سُبْحَانَ ذِی الْعِزَّۃِ وَ الْعَظَمَۃِ وَالْھَیْبَۃِ وَالْقُدْرَۃِ وَالْکِبْرِیَآءِ وَالْجَبَرُوْتِ سُبْحَانَ الْمَلِکِ الْحَیِّ الَّذِیْ لَایَنَامُ وَلَا یَمُوْتُ سُبُّوْحٌ'' قُدُّوْس'' رَبُّنَا وَ رَبُّ الْمَلَائِکَۃِ وَالرُّوْحِ

سوال:۔تراویح جماعت سے پڑھنا کیسا ہے؟

جواب:۔تراویح جماعت سے پڑھنا سنت کفایہ ہے۔یعنی اگر مسجد میں تراویح کی جمات نہ ہوئی تو محلہ کے سبھی لوگ گناہ گار ہوں گے اور اگر کچھ لوگوں نے مسجد میں جماعت سے پڑھ لی تو سب بری الذمہ ہو گئے۔ (عالمگیری، بہار شریعت)

سوال:۔تراویح میں قرآن مجید ختم کرنا کیسا ہے؟

جواب:۔پورے مہینہ کی تراویح میں ایک بار قرآن مجید ختم کرنا سنت مؤکدہ ہے اور دو بار ختم کرنا افضل ہے اور تین بار ختم کرنا مزید فضیلت رکھتا ہے۔بشرطیکہ مقتدیوں کو تکلیف نہ ہو مگر ایک بار ختم کرنے میں مقتدیوں کی تکلیف کا لحاظ نہیں کیا جائے گا۔(بہار شریعت، درمختار)

سوال:۔بلا عذر بیٹھ کر تراویح پڑھنا کیسا ہے؟

جواب:۔بلا عذر بیٹھ کر تراویح پڑھنا مکروہ ہے بلکہ بعض فقہائے کرام کے نزدیک تو نماز ہوگی ہی نہیں۔ (بہار شریعت)

سوال:۔بعض لوگ شروع رکعت سے شریک نہیں ہوتے بلکہ جب امام رکوع میں جانے لگتا ہے تو شریک ہوتے ہیں ان کے لئے کیا حکم ہے؟

جواب:۔ناجائز ہے ایسا ہرگز نہیں کرنا چاہئے کہ اس میں منافقین سے مشابہت پائی جاتی ہے (غنیۃ، بہار شریعت)

قضا نماز کا بیان

سوال:۔ادا اور قضا کسے کہتے ہیں؟

جواب:۔کسی عبادت کو اس کے وقت مقررہ پر بجالانے کو ادا کہتے ہیں اور وقت گذر جانے کے بعد عمل کرنے کو قضا کہتے ہیں۔

سوال:۔کن نمازوں کی قضا ضروری ہے؟

جواب:۔فرض نمازوں کی قضا فرض ہے۔وتر کی قضا واجب ہے اور فجر کی سنت اگر فرض کے ساتھ قضا ہو اور زوال سے پہلے پڑھے تو فرض کے ساتھ سنت بھی پڑھے اور زوال کے بعد پڑھے تو سنت کی قضا نہیں۔اور اگر فجر کی فرض نماز پڑھ لی اور سنت رہ گئی تو بیس منٹ دن نکلنے سے پہلے اس کی قضا پڑھنا گناہ ہے۔اور ظہر اور جمعہ کے پہلے کی سنتیں قضا ہو گئیں اور فرض پڑھ لی اگر وقت ختم ہو گیا تو ان سنتوں کی قضا نہیں اور اگر وقت باقی ہے تو پڑھے اور افضل یہ ہے کہ پچھلی سنتیں پڑھنے کے بعد ان کو پڑھے۔ (درمختار)

سوال:۔چھوٹی ہوئی نماز کس وقت پڑھنی چاہئے؟

جواب:۔چھ یا اس سے زیادہ چھوٹی ہوئی نمازیں پڑھنے کیلئے کوئی وقت مقرر نہیں ہے ہاں انھیں جلد پڑھنا چاہیے تاخیر نہیں کرنی چاہئے۔اور عمر میں جب بھی پڑھے گا بری الذمہ ہو جائے گا لیکن سورج نکلنے اور ڈوبنے اور زوال کے وقت قضا نماز پڑھنا جائز نہیں۔

(عالمگیری)

سوال:۔اگر پانچ یا اس سے کم نمازیں قضا ہوں تو انہیں کب پڑھنا چاہیے؟

جواب:۔جس شخص کی پانچ یا اس سے کم نمازیں قضا ہوں وہ صاحب ترتیب ہے اس پر لازم ہے کہ وقتی نماز سے پہلے قضا نمازیں بالترتیب پڑھے۔اگر وقت میں گنجائش ہوتے ہوئے وقتی نماز پہلے پڑھ لی تو نہ ہوئی۔اس مسئلہ کی مزید وضاحت ''بہار شریعت'' میں دیکھی

چاہیے۔

سوال:۔اگرکوئی قضانماز ہو جائے مثلاً فجر کی نماز تو نیت کس طرح کرنی چاہیے؟

جواب:۔جس روز اور جس وقت کی نماز قضا ہو اس روز اور اس وقت کی نیت قضا میں ضروری ہے مثلاً اگر جمعہ کے روز فجر کی نماز قضا ہوئی تو اس طرح نیت کرے ''نیت کی میں نے دو رکعت نماز قضا جمعہ کے فجر فرض کی اللہ تعالیٰ کیلئے منہ میرا طرف کعبہ شریف کے اللہ اکبر۔اسی پر دوسری نمازوں کی نیتوں کو قیاس کرنا چاہیے۔

سوال:۔اگر مہینہ دو مہینہ یا سال دو سال کی نمازیں قضا ہو جائیں تو نیت کس طرح کرنی چاہیے؟

جواب:۔ایسی صورت میں جو نماز مثلاً ظہر کی قضا پڑھنی ہے تو اس طرح نیت کرے ''نیت کی میں نے چار رکعات نماز قضا جو میرے ذمہ باقی ہیں ان میں سے پہلے ظہر فرض کی اللہ تعالیٰ کیلئے منہ میرا طرف کعبہ شریف کے اللہ اکبر۔''اور اگر مغرب کی پڑھے تو یوں نیت کرے ''نیت کی میں نے تین رکعات نماز قضا جو میرے ذمہ باقی ہیں ان میں سے پہلے مغرب فرض کی اللہ تعالیٰ کیلئے منہ میرا طرف کعبہ شریف کے اللہ اکبر۔اسی طریقہ پر دوسری نمازوں کی نیتوں کو سمجھنا چاہیے۔

سوال:۔کیا قضا نمازوں کی رکعتیں بھی خالی اور بھری یعنی بغیر سورت اور سورت پڑھی جاتی ہیں؟

جواب:۔ہاں جو رکعتیں ادا میں سورت کے ساتھ پڑھی جاتی ہیں وہ قضا میں بھی سورت کے ساتھ پڑھی جاتی ہیں۔اور جو رکعتیں ادا میں بغیر سورت کے پڑھی جاتی ہیں وہ قضا میں بھی بغیر سورت کے پڑھی جاتی ہیں۔ (بہار شریعت)

سوال:۔بعض لوگ شب قدر یا رمضان کے آخری جمعہ کو قضائے عمری کے نام سے دو یا

چار رکعت پڑھتے ہیں اور یہ سمجھتے ہیں کہ عمر بھر کی قضا اسی ایک نماز سے ادا ہوگئی تو اس کیلئے کیا حکم ہے؟

جواب:۔ یہ خیال باطل ہے تاوقتیکہ ہر ایک نماز قضا الگ الگ نہ پڑھیں گے بری الذمہ نہ ہوں گے۔ (بہار شریعت)

سوال:۔ بعض لوگ بہت سی فرض نمازیں جوان سے قضا ہوگئی ہیں اسے نہیں پڑھتے اور نفل پڑھتے ہیں تو ان کیلئے کیا حکم ہے؟

جواب:۔ ان لوگوں کو فرض نمازوں کی قضا جلد پڑھنا نہائت ضروری ہے۔ اس لئے خالی نفلوں کی جگہ بھی ان لوگوں کو قضا ہی پڑھنا چاہیے۔ (فتاویٰ رضویہ)

سجدۂ سہو کا بیان

سوال:۔ سجدہ سہو کسے کہتے ہیں؟

جواب:۔ سہو کے معنی بھولنے کے ہیں کبھی نماز میں بھول سے کوئی خاص خرابی پیدا ہوجاتی ہے اس خرابی کو دور کرنے کیلئے قعدۂ اخیرہ میں دو سجدے کئے جاتے ہیں ان کو سجدۂ سہو کہتے ہیں۔

سوال:۔ سجدۂ سہو کا طریقہ کیا ہے؟

جواب:۔ سجدۂ سہو کا طریقہ یہ ہے کہ آخری قعدہ میں التحیات سے لے کر ورسولہ تک پڑھنے کے بعد صرف داہنی طرف سلام پھیر کر دو سجدے کرے پھر تشہد وغیرہ پڑھ کر سلام پھیر دے۔

(عالمگیری، درمختار، بہار شریعت وغیرہ)

سوال:۔ کن باتوں سے سجدہ سہو واجب ہوجاتا ہے؟

جواب:۔ جو باتیں کہ نماز میں واجب ہیں ان میں سے کسی ایک کے بھول کر چھوٹ جانے سے سجدہ سہو واجب ہوجاتا ہے مثلاً فرض کی پہلی یا دوسری رکعت میں الحمد یا سورت پڑھنا

بھول گیا یا الحمد سے پہلے سورت پڑھ دی تو ان صورتوں میں سجدۂ سہو کرنا واجب ہو جاتا ہے۔

(شامی، بہار شریعت)

سوال:۔ فرض اور سنت کے چھوٹ جانے سے سجدۂ سہو واجب ہوتا ہے یا نہیں؟

جواب:۔ فرض چھوٹ جانے سے نماز فاسد ہو جاتی ہے۔ سجدۂ سہو سے اس کی تلافی نہیں ہو سکتی لہذا پھر سے پڑھنا پڑے گا۔ اور سنت و مستحب مثلاً تعوذ، تسمیہ، ثناء، آمین، اور تکبیرات انتقال کے چھوٹ جانے سے سجدہ سہو واجب نہیں ہوتا بلکہ نماز ہو جاتی ہے مگر دوبارہ پڑھنا مستحب ہے۔ (غنیۃ)

سوال:۔ کسی واجب کو قصداً چھوڑ دیا تو سجدۂ سہو سے تلافی ہوگی یا نہیں؟

جواب:۔ کسی واجب کو قصداً چھوڑ دیا تو سجدہ سہو سے نقصان کی تلافی نہیں ہوگی بلکہ نماز دوبارہ پڑھنا واجب ہوگا۔ اسی طرح اگر بھول کر کسی واجب کو چھوڑ دیا اور سجدۂ سہو نہ کیا جب بھی نماز کا دوبارہ پڑھنا واجب ہے۔

سوال:۔ ایک نماز میں کئی واجب چھوٹ گئے تو کیا حکم ہے؟

جواب:۔ اس صورت میں بھی سہو کے وہی دو سجدے کافی ہیں۔ (ردالمختار)

سوال:۔ رکوع، سجدہ، یا قعدہ میں بھول کر قرآن پڑھ دیا تو کیا حکم ہے؟

جواب:۔ اس صورت میں بھی سجدۂ سہو لازم ہے۔ (عالمگیری، بہار شریعت)

سوال:۔ فرض یا وتر میں قعدۂ اولیٰ بھول کر تیسری رکعت کیلئے کھڑا ہو رہا تھا کہ یاد آ گیا تو اس صورت میں کیا کرے؟

جواب:۔ اگر ابھی سیدھا نہیں کھڑا ہوا ہے تو بیٹھ جائے اور سجدہ سہو نہ کرے اور اگر سیدھا کھڑا ہو گیا تو نہ لوٹے اور آخر میں سجدۂ سہو کرے۔ اور اگر لوٹا تو اس صورت میں بھی سجدۂ سہو واجب ہے۔ (بہار شریعت)

سوال:۔ اگر فرض کا قعدۂ اخیرہ نہیں کیا اور بھول کر کھڑا ہو گیا تو کیا کرے؟

جواب:۔ جب تک اس رکعت کا سجدہ نہ کیا ہو لوٹ آئے اور التحیات پڑھ کر دائیں طرف سلام پھیرے اور سجدۂ سہو کرے۔ اور اگر اس رکعت کا سجدہ کر لیا تو سجدہ سے سر اٹھاتے ہی وہ فرض نفل ہو گیا لہذا اگر چاہے تو علاوہ مغرب کے دوسری نمازوں میں ایک رکعت ملائے تاکہ رکعت طاق نہ رہے۔ (بہار شریعت)

سوال:۔ اگر سنت اور نفل کا قعدہ نہ کیا اور بھول کر کھڑا ہو گیا تو کیا کرے؟

جواب:۔ سنت اور نفل کا ہر قعدہ قعدۂ اخیرہ ہے یعنی فرض ہے۔ اگر قعدہ نہ کیا اور بھول کر کھڑا ہو گیا تو جب تک اس رکعت کا سجدہ نہ کرے لوٹ آئے اور سجدہ سہو کرے۔

(درمختار، بہار شریعت)

سوال:۔ اگر قعدۂ اخیرہ میں التحیات سے ورسولہ تک پڑھنے کے بعد بھول کر کھڑا ہو گیا تو کیا کرے؟

جواب:۔ اگر بقدر تشہد قعدۂ اخیرہ کرنے کے بعد بھول کر کھڑا ہو گیا تو جب تک اس رکعت کا سجدہ نہ کیا ہو لوٹ آئے اور دوبارہ التحیات پڑھے بغیر سجدہ سہو کرے پھر تشہد وغیرہ پڑھ کر سلام پھیر دے۔ (بہار شریعت)

سوال:۔ قعدۂ اولیٰ میں بھول کر درود شریف بھی پڑھ لیا تو کیا حکم ہے؟

جواب:۔ اگر اللھم صل علی محمد یا اللھم صل علی سیدنا تک پڑھا یا اس زیادہ پڑھا تو سجدۂ سہو لازم ہے اور اگر اس سے کم پڑھا تو نہیں۔ مگر یہ حکم صرف فرض، وتر، اور ظہر و جمعہ کی پہلی چار رکعت والی سنتوں کیلئے ہے۔ رہے دیگر سنن و نوافل تو ان کے قعدۂ اولیٰ میں بھی درود شریف پڑھنے کا حکم ہے۔ (بہار شریعت)

سوال:۔ جہری نماز میں بھول کر آہستہ پڑھ دیا یا سری نماز میں جہر سے پڑھ دیا تو کیا حکم ہے؟

جواب:۔اگر جہری نماز میں امام نے بھول کر کم سے کم ایک آیت آہستہ پڑھ دی یا سری نماز میں جہر سے پڑھ دیا تو سجدۂ سہو واجب ہے اور اگر ایک کلمہ پڑھا تو معاف ہے۔اور منفرد نے سری نماز میں ایک آیت جہر سے پڑھی تو سجدۂ سہو واجب ہے اور جہر میں آہستہ پڑھی تو نہیں۔ (درمختار، ردالمختار، بہار شریعت)

سوال:۔قرأت وغیرہ کسی موقع پر ٹھہر کر سوچنے لگا تو کیا حکم ہے؟

جواب:۔اگر ایک رکن یعنی تین بار سبحان اللہ کہنے کی مقدار وقفہ ہوا تو سجدہ سہو واجب ہے۔

(بہار شریعت)

سوال:۔جس پر سجدۂ سہو ہونا واجب تھا اگر سہو ہونا یاد نہ تھا اور نماز ختم کرنے کی نیت سے سلام پھیر دیا تو کیا کرے؟

جواب:۔اگر سہو ہونا یاد نہ تھا اور سلام پھیر دیا تو ابھی نماز سے باہر نہیں ہوا لہذا جب تک کلام وغیرہ کوئی فعل منافی نماز نہ کیا ہو سجدہ کرے اور پھر تشہد وغیرہ پڑھ کر سلام پھیر دے۔

(درمختار، ردالمختار وغیرہ)

سوال:۔اگر سجدۂ سہو واجب نہیں تھا اور کر لیا تو کیا حکم ہے؟

جواب:۔اگر سجدۂ سہو واجب نہیں تھا اور تنہا پڑھنے والے نے سجدۂ سہو کر لیا تو اس کی نماز ہوگئی، اور اگر امام نے ایسا کیا تو امام اور وہ مقتدی کہ جس نے پہلی رکعت سے آخر تک امام کے ساتھ پڑھی ان سب کی نماز ہوگئی لیکن مسبوق یعنی وہ مقتدی جو کچھ رکعتیں ہو جانے کے بعد جماعت میں شامل ہوا اس کی نماز نہیں ہوئی۔ (فتاوی قاضی خان، طحطاوی علیٰ مراقی)

بیمار کی نماز کا بیان

سوال:۔اگر بیماری کے سبب کھڑے ہو کر نماز نہیں پڑھ سکتا ہے تو کیا کرے؟

جواب:۔اگر کھڑے ہو کر نماز نہیں پڑھ سکتا کہ مرض بڑھ جائے گا یا دیر میں اچھا ہوگا یا چکر آتا

ہے یا کھڑے ہو کر پڑھنے سے پیشاب کا قطرہ آئے گا یا بہت شدید درد نا قابل برداشت ہو جائے گا تو ان سب صورتوں میں بیٹھ کر نماز پڑھے۔ (غنیۃ)

سوال:۔ اگر کسی چیز کی ٹیک لگا کر کھڑا ہو سکتا ہے تو اس کیلئے کیا حکم ہے؟

جواب:۔ اگر کچھ دیر بھی کھڑا ہو سکتا ہے اگرچہ اتنا ہی کہ کھڑا ہو کر اللہ اکبر کہہ لے تو فرض ہے کہ کھڑا ہو کر اتنا ہی کہے پھر بیٹھ جائے ورنہ نماز نہ ہوگی۔ (بہاشریعت)

سوال:۔ بیماری کے سبب اگر رکوع سجدہ بھی نہ کر سکتا ہو تو کیا کرے؟

جواب:۔ ایسی صورت میں رکوع سجدہ اشارے سے کرے مگر رکوع کے اشارہ سے سجدہ کے اشارہ میں سر کو زیادہ جھکائے۔ (درمختار، بہارشریعت)

سوال:۔ اگر بیٹھ کر بھی نماز نہ پڑھ سکتا ہو تو کیا کرے؟

جواب:۔ ایسی صورت میں لیٹ کر نماز پڑھے اس طرح کہ چت لیٹ کر قبلہ کی طرف پاؤں کرے مگر پاؤں نہ پھیلائے بلکہ گھٹنے کھڑے رکھے اور سر کے نیچے تکیہ وغیرہ رکھ کر ذرا اونچا کر لے اور رکوع اور سجدہ سر جھکا کر اشارہ سے کرے یہ صورت افضل ہے اور یہ بھی جائز ہے کہ داہنے یا بائیں کروٹ لیٹ کر منہ قبلہ کی طرف کرے۔ (شرح وقایہ، بہارشریعت)

سوال:۔ اگر سر سے بھی اشارہ نہ کر سکے تو کیا کرے؟

جواب:۔ اگر سر سے بھی اشارہ نہ کر سکے تو نماز ساقط ہو جاتی ہے پھر نماز کے چھ وقت اسی حالت میں گذر گئے تو قضا بھی ساقط ہو جاتی ہے۔

سجدۂ تلاوت کا بیان

سوال:۔ سجدۂ تلاوت کسے کہتے ہیں؟

جواب:۔ قرآن میں چودہ مقامات ایسے ہیں کہ جن کے پڑھنے یا سننے سے سجدہ واجب ہوتا ہے اسے سجدۂ تلاوت کہتے ہیں۔

سوال:۔سجدۂ تلاوت کا طریقہ کیا ہے؟

جواب:۔سجدۂ تلاوت کا مسنون طریقہ یہ ہے کہ کھڑا ہو کر اللہ اکبر کہتا ہوا سجدہ میں جائے اور کم سے کم تین مرتبہ سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی کہے پھر اللہ اکبر کہتا ہوا کھڑا ہو جائے بس۔ نہ اس میں اللہ اکبر کہتے ہوئے ہاتھ اٹھانا ہے اور نہ اس میں تشہد ہے اور نہ سلام۔
(عالمگیری، درمختار، بہار شریعت)

سوال:۔اگر بیٹھ کر سجدہ کیا تو سجدہ ہوگا یا نہیں؟

جواب:۔ادا ہو جائے گا مگر مسنون یہی ہے کہ کھڑے ہو کر سجدہ میں جائے اور سجدہ کے بعد کھڑا ہو۔ (ردالمحتار، بہار شریعت)

سوال:۔سجدۂ تلاوت کی شرائط کیا ہیں؟

جواب:۔سجدۂ تلاوت کیلئے تحریمہ کے سوا وہ تمام شرائط ہیں جو نماز کیلئے ہیں۔مثلاً طہارت، ستر عورت، استقبال قبلہ اور نیت وغیرہ۔

سوال:۔سجدۂ تلاوت کی نیت کس طرح کی جاتی ہے؟

جواب:۔نیت کی میں نے سجدہ تلاوت کی اللہ تعالیٰ کے واسطے منہ میرا طرف کعبہ شریف کے اللہ اکبر۔

سوال:۔اردو زبان میں آیت سجدہ کا ترجمہ پڑھا تو سجدہ واجب ہوگا یا نہیں؟

جواب:۔اردو یا کسی زبان میں آیت سجدہ کا ترجمہ پڑھنے اور سننے سے بھی سجدہ واجب ہوتا ہے۔ (عالمگیری، بہار شریعت)

سوال:۔کیا آیت سجدہ پڑھنے کے فوراً بعد سجدہ کر لینا واجب ہوتا ہے؟

جواب:۔اگر آیت سجدہ نماز کے باہر پڑھی ہے تو فوراً سجدہ کر لینا واجب نہیں ہاں بہتر ہے کہ فوراً کرلے اور وضو ہو تو تاخیر مکروہ تنزیہی ہے۔ (فتاویٰ رضویہ)

سوال:۔ اگر نماز میں آیت سجدہ پڑھی تو کیا حکم ہے؟

جواب:۔ اگر نماز میں آیت سجدہ پڑھی تو فوراً سجدہ کر لینا واجب ہے۔ تین آیت سے زیادہ کی تاخیر کرے گا تو گناہ گار ہوگا۔ اور اگر فوراً نماز کا سجدہ کر لیا یعنی آیت سجدہ کے بعد تین آیت سے زیادہ نہ پڑھا اور رکوع کر کے سجدہ کر لیا تو اگرچہ سجدۂ تلاوت کی نیت نہ ہو سجدہ ادا ہو جائے گا۔ (بہار شریعت)

سوال:۔ ایک مجلس میں سجدہ کی ایک آیت کو کئی بار پڑھا تو ایک سجدہ واجب ہوگا یا کئی سجدے؟

جواب:۔ ایک مجلس میں سجدہ کی ایک آیت کو بار بار پڑھنے یا سننے سے ایک ہی سجدہ واجب ہوتا ہے۔ (درمختار، ردالمحتار)

سوال:۔ مجلس میں آیت سنی یا پڑھی اور سجدہ کر لیا پھر اسی مجلس میں وہی آیت پڑھی گئی تو دوسرا سجدہ واجب ہوگا یا نہیں؟

جواب:۔ دوسرا سجدہ نہیں واجب ہوگا وہی پہلا سجدہ کافی ہے۔ (درمختار)

سوال:۔ مجلس بدلنے اور نہ بدلنے کی صورتیں کیا ہیں؟

جواب:۔ دو ایک لقمہ کھانا، دو ایک گھونٹ پانی پینا، کھڑا ہو جانا، ایک قدم چلنا، سلام کا جواب دینا، دو ایک بات کرنا، مسجد یا مکان کے ایک گوشے سے دوسرے گوشے کی طرف چلنا، ان تمام صورتوں میں مجلس نہ بدلے گی ہاں اگر مکان بڑا ہے جیسے شاہی محل تو ایسے مکان میں ایک گوشے سے دوسرے گوشے میں جانے سے بدل جائے گی۔ اور تین لقمے کھانا، تین گھونٹ پینا، تین کلمے بولنا، تین قدم میدان میں چلنا، نکاح یا خرید و فروخت کرنا، ان تمام صورتوں میں مجلس بدل جائے گی۔

(۱) ماخوذ از درمختار، غنیہ، بہار شریعت

مسافر کی نماز کا بیان

سوال:۔ مسافر کسے کہتے ہیں؟

جواب:۔ شریعت میں مسافر وہ شخص ہے جو تین روز کی راہ تک جانے کے ارادہ سے بستی سے باہر ہوا۔

سوال:۔ میل کے حساب سے تین روز کی راہ کی مقدار کیا ہے؟

جواب:۔ خشکی میں تین روز کی راہ کی مقدار ۵۷/۸/۳ میل ہے۔[1]

(بہار شریعت)

سوال:۔ اگر کوئی شخص موٹر، ریل گاڑی یا ہوائی جہاز وغیرہ سے تین دن کی راہ تھوڑے وقت میں طے کرلے تو مسافر ہوگا یا نہیں؟

جواب:۔ مسافر ہو جائے گا خواہ کتنی ہی جلدی کرے۔ (بہار شریعت)

سوال:۔ اگر تین روز کی راہ کے ارادہ سے نکلا مگر یہ بھی ارادہ کیا کہ درمیان میں ایک دن ٹھہروں گا تو مسافر ہوگا یا نہیں؟

جواب:۔ اگر تین دن کی راہ کے ارادہ سے نکلا ہے اور درمیان میں ٹھہرنا ضمنی طور پر ہے تو مسافر رہے گا اور اگر اس ارادہ سے نکلا ہے کہ دو دن کی راہ پر جاتا ہوں پھر وہاں سے ایک دن کی راہ پر جاؤں گا تو مسافر نہ ہوگا۔

سوال:۔ مسافر پر نماز کے بارے میں کیا حکم ہے؟

جواب:۔ مسافر پر واجب ہے کہ قصر کرے یعنی ظہر، عصر، عشاء چار رکعت اور فرض نماز کو دو پڑھے کہ اس کے حق میں دو ہی رکعت پوری نماز ہے۔

سوال:۔ اگر کسی نے قصداً چار ہی پڑھی تو کیا حکم ہے؟

---

[1] نئے حساب سے تقریباً ۹۲ کلومیٹر ہے (قاضی محمود الحسن جونیئر ہائی اسکول ڈومریا گنج ضلع بستی)

جواب:۔ اگر قصداً چار پڑھی اور دوسرا قعدہ کیا تو فرض ادا ہوگیا اور آخری دو رکعتیں نفل ہوگئیں مگر گناہ گار اور مستحق نار ہوا توبہ کرے۔ اور اگر دو رکعت پر قعدہ نہ کیا تو فرض ادا نہ ہوا۔
(ھدایہ، عالمگیری)

سوال:۔ فجر، مغرب، اور وتر میں قصر ہے کہ نہیں؟

جواب:۔ نہیں۔ فجر، مغرب، اور وتر میں قصر نہیں ہے۔

سوال:۔ سنتوں میں قصر ہے یا نہیں؟

جواب:۔ سنتوں میں قصر نہیں ہے۔ اگر موقع ہو تو پوری پڑھیں ورنہ معاف ہیں۔

سوال:۔ مسافر کس وقت سے نماز میں قصر شروع کرے؟

جواب:۔ مسافر جب بستی کی آبادی سے دور ہو جائے تو اس وقت سے نماز میں قصر شروع کرے۔
(درمختار، ردالمختار)

سوال:۔ بس اسٹینڈ اور ریلوے اسٹیشن پر قصر کرے گا یا نہیں؟

جواب:۔ اگر آبادی سے باہر ہو اور تین دن کی راہ تک کا سفر کا ارادہ بھی ہو تو بس اسٹینڈ اور ریلوے اسٹیشن پر قصر کرے گا ورنہ نہیں۔

سوال:۔ اگر دو ڈھائی دن کی راہ کے ارادہ سے نکلا وہاں پہنچ کر پھر دوسری جگہ کا ارادہ ہوا وہ بھی تین دن سے کم کا راستہ ہے تو وہ شرعاً مسافر ہوگا یا نہیں؟

جواب:۔ وہ شخص شرعاً مسافر نہ ہوگا تاوقتیکہ جہاں سے چلے وہاں سے تین دن کی راہ کا اکٹھے ارادہ نہ کرے یعنی اگر دو دو ڈھائی ڈھائی دن کی راہ کے ارادہ چلتا رہا تو اسی طرح اگر ساری دنیا گھوم آئے تو مسافر نہ ہوگا۔
(غنیۃ)

سوال:۔ مسافر کب تک قصر کرتا رہے؟

جواب:۔ مسافر جب تک کسی جگہ پندرہ دن یا اس سے زیادہ ٹھہرنے کی نیت نہ کرے یا اپنی

بستی میں نہ پہنچ جائے قصر کرتا رہے۔

سوال:۔مسافر اگر کسی مقیم کے پیچھے نماز پڑھے تو کیا کرے؟

جواب:۔مسافر اگر کسی مقیم کے پیچھے پڑھے تو پوری پڑھے قصر نہ کرے۔

سوال:۔مقیم اگر مسافر کے پیچھے پڑھے تو کیا کرے؟

جواب:۔مقیم اگر مسافر کے پیچھے پڑھے تو امام کے سلام پھیر دینے کے بعد اپنی باقی دو رکعتیں پڑھے اوران رکعتوں میں قرأت بالکل نہ کرے بلکہ سورۃ فاتحہ پڑھنے کی مقدار چپ چاپ کھڑا رہے۔ (بہار شریعت)

سوال:۔اگر مسافر امام نے قصر نہ کیا اور پوری چار رکعت پڑھا دی تو مقتدی کی نماز ہوئی یا نہیں؟

جواب:۔مسافر امام نے چار رکعت پڑھا دی تو مقیم مقتدی کی نماز نہیں ہوئی۔

(فتاوی رضویہ)

جمعہ کا بیان

سوال:۔جمعہ کی نماز فرض ہے یا واجب؟

جواب:۔جمعہ کی نماز فرض ہے اوراس کی فرضیت ظہر سے زیادہ مؤکدہ ہے۔

سوال:۔جمعہ فرض ہونے کی کتنی شرطیں ہیں؟

جواب:۔جمعہ فرض ہونے کی مندرجہ ذیل گیارہ شرطیں ہیں۔(۲،۱)شہر میں مقیم اور آزاد ہونا لہذا مسافر اور غلام پر جمعہ فرض نہیں (۳)صحت یعنی ایسے مریض پر کہ جامع مسجد تک نہ جاسکے جمعہ فرض نہیں۔(۶،۵،۴)مرد اور عاقل بالغ ہونا یعنی عورت مجنون اور نابالغ پر جمعہ فرض نہیں (۸،۷)انکھیارا ہونا اور چلنے پر قادر ہونا،لہذا اندھے،لنجے اور ایسے فالج والے پر کہ جو مسجد تک نہ جاسکتا ہو جمعہ فرض نہیں۔(۹)قید میں نہ ہونا مگر جبکہ کسی دین کی وجہ سے قید

کیا گیا ہو اور ادا کرنے پر قادر ہو تو فرض ہے۔(۱۰) حاکم یا چور وغیرہ کسی ظالم کا خوف نہ ہونا(۱۱) بارش یا آندھی وغیرہ کا اس قدر نہ ہونا کہ جس سے نقصان کا قوی اندیشہ ہو۔

(عالمگیری، درمختار، ردالمختار، بہارشریعت)

سوال:۔ جن لوگوں پر جمعہ فرض نہیں ہے اگر وہ لوگ جمعہ میں شریک ہو جائیں تو ان کی نماز ہو جائے گی یا نہیں؟

جواب:۔ ہو جائے گی۔ یعنی ظہر کی نماز ان کے ذمہ سے ساقط ہو جائے گی۔

سوال:۔ جمعہ جائز ہونے کیلئے کتنی شرطیں ہیں؟

جواب:۔ جمعہ جائز ہونے کیلئے چھ شرطیں ہیں کہ ان میں سے ایک بھی نہیں پائی گئی تو جمعہ ہوگا ہی نہیں۔

سوال:۔ جمعہ جائز ہونے کی پہلی شرط کیا ہے؟

جواب:۔ جمعہ جائز ہونے کی پہلی شرط مصر یا فنائے مصر ہونا ہے۔

سوال:۔ مصر یا فنائے مصر کسے کہتے ہیں؟

جواب:۔ مصر وہ جگہ ہے کہ جس میں متعدد کوچے اور بازار ہوں اور وہ ضلع یا تحصیل ہو کہ اس کے متعلق دیہات گنے جاتے ہوں اور مصر کے آس پاس کی جگہ جو مصر کی مصلحتوں کیلئے ہو اسے فنائے مصر کہتے ہیں۔ جیسے ریلوے اسٹیشن اور قبرستان وغیرہ۔

(بہارشریعت، غنیۃ، فتاوی رضویہ)

سوال:۔ کیا گاؤں میں نماز جمعہ پڑھنا جائز نہیں؟

جواب:۔ نہیں گاؤں میں جمعہ کی نماز پڑھنا جائز نہیں لیکن جہاں قائم ہو بند نہ کیا جائے کہ عوام جس طرح بھی اللہ و رسول کا نام لیں غنیمت ہے۔ (فتاوی رضویہ)

سوال:۔ گاؤں میں جمعہ کی نماز پڑھنے سے اس دن کی ظہر کی نماز ساقط ہوتی ہے یا نہیں؟

جواب:۔ نہیں گاؤں میں جمعہ کی نماز پڑھنے سے اس دن کی ظہر کی نماز نہیں ساقط ہوتی۔

(فتاوی رضویہ، بہار شریعت)

سوال:۔ کچھ لوگ گاؤں میں جمعہ پڑھنے کے بعد چار رکعت احتیاط الظہر پڑھتے ہیں کیا یہ صحیح ہے؟

جواب:۔ نہیں بلکہ گاؤں میں اس کے بجائے چار رکعت ظہر فرض پڑھنا ضروری ہے اگر نہیں پڑھے گا تو گناہگار ہوگا۔

سوال:۔ جمعہ جائز ہونے کی دوسری شرط کیا ہے؟

جواب:۔ جمعہ جائز ہونے کی دوسری شرط یہ ہے کہ بادشاہ یا اس کا نائب جمعہ قائم کرے اور اگر اسلامی حکومت نہ ہو تو سب سے بڑا سنی صحیح العقیدہ عالم قائم کرے کہ بغیر اس کی اجازت کے جمعہ نہیں قائم ہو سکتا اور اگر یہ بھی نہ ہو تو عام لوگ جس کو امام بنائیں وہ قائم کرے۔

(فتاوی رضویہ)

سوال:۔ جمعہ جائز ہونے کی تیسری اور چوتھی شرط کیا ہے؟

جواب:۔ تیسری شرط ظہر کے وقت کا ہونا ہے لہذا وقت سے پہلے یا بعد میں پڑھی نہ ہوئی یا درمیان نماز میں عصر کا وقت آگیا جمعہ باطل ہو گیا ظہر کی قضا پڑھیں۔ اور چوتھی شرط یہ ہے کہ ظہر کے وقت میں نماز سے پہلے خطبہ ہو جائے۔

سوال:۔ جمعہ کے خطبہ میں کتنی باتیں سنت ہیں؟

جواب:۔ انیس باتیں سنت ہیں۔ خطیب کا پاک ہونا، کھڑے ہو کر خطبہ پڑھنا، خطبہ سے پہلے خطیب کا بیٹھنا، خطیب کا منبر پر ہونا، اور سامعین کی طرف منہ اور قبلہ کی طرف پیٹھ ہونا، حاضرین کا خطیب کی طرف متوجہ ہونا، خطبہ سے پہلے اعوذ باللہ آہستہ پڑھنا، اتنی بلند آواز سے خطبہ پڑھنا کہ لوگ سنیں، لفظ الحمد سے شروع کرنا، اللہ تعالیٰ کی ثناء کرنا، اللہ تعالیٰ کی وحدانیت اور حضور ﷺ کی رسالت کی گواہی دینا، حضور پر درود بھیجنا، کم سے کم ایک آیت کی

تلاوت کرنا، پہلے خطبہ میں وعظ و نصیحت ہونا، دوسرے میں حمد و ثناء، شہادت اور درود کا اعادہ کرنا، دوسرے مسلمانوں کیلئے دعا کرنا، دونوں خطبوں کا ہلکا ہونا، اور دونوں خطبوں کے درمیان تین آیات کی مقدار بیٹھنا۔ (عالمگیری، درمختار، غنیۃ، بہار شریعت)

سوال:۔ اردو میں خطبہ پڑھنا کیسا ہے؟

جواب:۔ عربی کے علاوہ کسی دوسری زبان میں پورا خطبہ پڑھنا یا عربی کے ساتھ کسی دوسری زبان کو ملانا دونوں باتیں سنت متوارثہ کے خلاف اور مکروہ ہیں۔ (فتاوی رضویہ)

سوال:۔ خطبہ کی اذان امام کے سامنے مسجد کے اندر پڑھنا سنت ہے یا باہر؟

جواب:۔ خطبہ کی اذان امام کے سامنے مسجد کے باہر پڑھنا سنت ہے کہ حضور ﷺ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے زمانے میں خطیب کے سامنے مسجد کے دروازہ میں ہی ہوا کرتی تھی۔ جیسا کہ حدیث شریف کی مشہور کتاب ابوداؤد جلد اول صفحہ ۱۶۲ میں ہے۔

عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيْدَ قَالَ كَانَ يُؤَذَّنُ بَيْنَ يَدَيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَالسَّلَامَ إِذَا جَلَسَ عَلٰى الْمِنْبَرِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ عَلٰى بَابِ الْمَسْجِدِ وَ أَبِيْ بَكْرٍ وَ عُمَرَ یعنی حضرت سائب بن یزید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا جب رسول اللہ ﷺ جمعہ کے روز منبر پر تشریف رکھتے تھے تو حضور کے سامنے مسجد کے دروازے پر اذان ہوتی اور ایسا ہی حضرت ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہم کے زمانہ میں ہوا۔ اس لیئے فتاویٰ قاضی خان، فتاویٰ عالمگیری، بحر الرائق اور فتح القدیر وغیرہ میں مسجد کے اندر اذان دینے کو منع فرمایا اور طحاوی علیٰ مراقی الفلاح نے مکروہ لکھا۔

سوال:۔ جمعہ جائز ہونے کی پانچویں اور چھٹی شرط کیا ہے؟

جواب:۔ پانچویں شرط جماعت کا ہونا ہے۔ جس کیلئے امام کے علاوہ کم از کم تین مردوں کا ہونا ضروری ہے۔ اور چھٹی شرط اذن عام ہے کہ مسجد کا دروازہ کھول دیا جائے تاکہ جس مسلمان کا جی چاہے آئے کسی کی روک ٹوک نہ ہو۔ (عالمگیری، فتاویٰ رضویہ، بہار شریعت)

خطبۂ اُولیٰ جمعہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ فَضَّلَ سَیِّدَنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدًا

سب تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جس نے تمام عالم پر ہمارے سردار اور ہمارے آقا محمد (صلی اللہ

عَلَی الْعٰلَمِیْنَ جَمِیْعًا ۝ وَاَقَامَہٗ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ

تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم) کو فضیلت بخشی - اور انہیں قیامت کے دن استقامت بخشے

لِلْمُذْنِبِیْنَ الْمُتَلَوِّثِیْنَ الْخَطَائِیْنَ الْھَالِکِیْنَ

درآں حالیکہ وُہ گنہگاروں (بُرائیوں سے) آلودہ ہونے والوں سخت خطاکاروں ہلاک ہونیوالوں کیلیے

شَفِیْعًا ۝ فَصَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی وَسَلَّمَ وَبَارَکَ عَلَیْہِ ۝ وَ

شفاعت فرمانے والے ہیں تو اللہ تعالیٰ آپ پر درُود و سلام اور برکت نازل فرمائے اور ان سب پر

عَلٰی کُلِّ مَنْ ھُوَ مَحْبُوْبٌ وَّمَرْضِیٌّ لَّدَیْہِ ۝ صَلٰوۃً

جو آپ کے نزدیک اچھے اور پسندیدہ ہیں - وُہ درُود کہ باقی رہے

تَبْقٰی وَتَدُوْمُ ۝ بِدَوَامِ الْمَلِکِ الْحَیِّ الْقَیُّوْمِ ۝ وَ

اور بادشاہی حیّ و قیّوم کے دوام کے ساتھ دائم رہے - اور

اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَاشَرِیْکَ لَہٗ وَ

میں گواہی دیتا ہُوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبُود نہیں اسکی یکتائی کا اقرار کرتا ہوں اس کا کوئی

اَشْھَدُ اَنَّ سَیِّدَنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ ۝

شریک نہیں اور میں گواہی دیتا ہُوں کہ ہمارے سردار اور ہمارے آقا محمدؐ (صلی اللہ علیہ وسلم) اللہ کے بندے اور اسکے رسُول ہیں

اَمَّا بَعْدُ فَیَآ اَیُّھَا الْمُؤْمِنُوْنَ رَحِمَنَا وَ رَحِمَکُمُ اللّٰہُ

لیکن بعد اس کے تو اے ایمان والو! ہم پر اور تم پر اللہ تعالیٰ رحم فرماتے

تَعَالٰی اُوْصِیْکُمْ وَ نَفْسِیْ بِتَقْوَی اللّٰہِ عَزَّ وَجَلَّ فِی

میں تم کو اور اپنی ذات کو اللہ عزّوجل کے لیے تنہائی اور لوگوں کے سامنے

السِّرِّ وَ الْاِعْلَانِ فَاِنَّ التَّقْوٰی سَنَامُ ذُرَی الْاِیْمَانِ

پرہیزگاری کی وصیت کرتا ہوں۔ اس لیے کہ پرہیزگاری ایمان کی انتہائی بلندی ہے

وَاذْکُرُوا اللّٰہَ عِنْدَ کُلِّ شَجَرٍ وَّ حَجَرٍ ۝ وَاعْلَمُوْٓا

اور اللہ تعالیٰ کو ہر درخت اور ہر پتھر کے نزدیک یاد کرو۔ اور جان لو کہ اللہ تعالیٰ

اَنَّ اللّٰہَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِیْرٌ ۝ وَ اَنَّ اللّٰہَ لَیْسَ

جو کچھ تم عمل کرتے ہو دیکھتا ہے۔ اور جو کچھ تم عمل کرتے ہو اللہ تعالیٰ

بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ۝ وَاقْتَفُوْا اٰثَارَ سُنَنِ

اس سے غافل نہیں۔ اور سید المرسلین (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کی سنتوں

سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ۝ صَلَوَاتُ اللّٰہِ تَعَالٰی وَسَلَامُہٗ

کی پیروی کرو۔ اللہ کی رحمتیں اور اس کا سلام حضور (صلی اللہ علیہ وسلم) پر اور

عَلَیْہِ وَ عَلَیْھِمْ اَجْمَعِیْنَ ۝ فَاِنَّ السُّنَنَ ھِیَ الْاَنْوَارُ

ان کی (آل و اصحاب) سب پر۔ اس لیے کہ سنتیں یہی انوار ہیں۔

وَ زَیِّنُوْا قُلُوْبَکُمْ بِحُبِّ ھٰذَا النَّبِیِّ الْکَرِیْمِ عَلَیْہِ

اور مزیّن کرو اپنے دلوں کو نبی کریم علیہ وعلی آلہ

وَعَلٰی اٰلِہٖ اَفْضَلُ الصَّلٰوۃِ وَالتَّسْلِیْمِ ○ فَاِنَّ

افضل الصلاۃ والتسلیم کی محبت سے ۔ اس لیے کہ محبت

اَلْحُبَّ ھُوَ الْاِیْمَانُ کُلُّہٗ ○ اَلَا لَآ اِیْمَانَ لِمَنْ لَا

ہی پورا ایمان ہے ۔ آگاہ ہو جس کو محبت نہیں اس کا ایمان نہیں

مَحَبَّۃَ لَہٗ ○ اَلَا لَآ اِیْمَانَ لِمَنْ لَّا مَحَبَّۃَ لَہٗ ○

آگاہ ہو جس کو محبت نہیں اس کا ایمان نہیں ۔

اَلَا لَآ اِیْمَانَ لِمَنْ لَّا مَحَبَّۃَ لَہٗ ○ رَزَقَنَا اللّٰہُ

آگاہ ہو جس کو محبت نہیں اس کا ایمان نہیں ۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اور تمہیں اپنے

تَعَالٰی وَاِیَّاکُمْ حُبَّ حَبِیْبِہٖ ھٰذَا النَّبِیِّ

اس حبیب نبی کریم علیہ وعلیٰ آلہٖ اکرم الصلاۃ والتسلیم کی محبت

الْکَرِیْمِ ○ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ اَکْرَمُ الصَّلٰوۃِ

نصیب فرمائے ، جیسا کہ محبوب رکھتا ہے

وَالتَّسْلِیْمِ ○ کَمَا یُحِبُّ رَبُّنَا وَیَرْضٰی وَاسْتَعْمَلَنَا

اور راضی ہوتا ہے اور ان کی سنت کے مطابق

وَاِیَّاکُمْ بِسُنَّتِہٖ ○ وَحَیَّانَا وَاِیَّاکُمْ عَلٰی

ہم سے اور تم سے عمل لے ۔ اور ان کی محبت پر ہمیں اور تمہیں زندہ رکھے

مَحَبَّتِہٖ ○ وَتَوَفَّانَا وَاِیَّاکُمْ عَلٰی مِلَّتِہٖ ○

اور ان کے مذہب پر ہمیں اور تمہیں وفات دے ۔

وَاَدْخَلَنَا وَاِیَّاکُمْ فِیْ جَنَّتِهٖ بِمَنِّهٖ وَکَرَمِهٖ وَ

اور ان کی جنت میں ہمیں اور تمہیں داخل فرمائے اپنے احسان اپنے کرم اور

رَاْفَتِهٖ ○ اِنَّهٗ هُوَ الرَّءُوْفُ الرَّحِیْمُ ○ عَنِ

اپنی مہربانی سے۔ بیشک وہی مہربان اور رحم والا ہے۔ نبی

النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَلْبِرُّ لَا یَبْلٰی

کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم سے روایت ہے نیکی پُرانی نہ ہوگی اور گناہ

وَالذَّنْبُ لَا یُنْسٰی وَالدَّیَّانُ لَا یَمُوْتُ ○ اِعْمَلْ

بُھلایا نہ جائے گا اور بدلہ دینے والے پر موت نہیں طاری ہوگی۔ جو کچھ تو چاہے

مَا شِئْتَ کَمَا تَدِیْنُ تُدَانُ ○ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ

جیسا کرے گا بدلہ دیا جائے گا۔ میں اللہ تعالیٰ کی پناہ طلب

الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ○ فَمَنْ یَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ

کرتا ہوں شیطان مردود سے۔ تو جو شخص ایک ذرّہ کے وزن برابر اچھا عمل

خَیْرًا یَّرَهٗ ○ وَمَنْ یَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا یَّرَهٗ ○

کرے گا اسکو دیکھے گا اور جو شخص ایک ذرّہ کے وزن برابر بُرا عمل کرے وہ اس کو دیکھے گا

بَارَکَ اللّٰهُ لَنَا وَلَکُمْ فِی الْقُرْاٰنِ الْعَظِیْمِ ○

برکت دے اللہ تعالیٰ ہمارے اور تمہارے لیے عظمت والے قرآن میں۔

وَنَفَعَنَا وَاِیَّاکُمْ بِالْاٰیٰتِ وَالذِّکْرِ الْحَکِیْمِ ○

اور نفع دے ہم کو اور تم کو آیتوں اور حکمت والے ذکر کے ذریعہ۔

إِنَّهٗ تَعَالٰى مَلِكٌ كَرِيْمٌ ۝ جَوَادٌ

بیشک اللہ تعالیٰ کرم فرمانے والا بادشاہ ہے ۔ سخی قبول فرمانے والا

بَرٌّ رَّءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ۝

بڑا مہربان رحم فرمانے والا ہے ۔

خطبۂ ثانیہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ نَحْمَدُهٗ وَنَسْتَعِيْنُهٗ وَنَسْتَغْفِرُهٗ

سب تعریفیں اللہ کے لیے ہیں ۔ ہم اس کی حمد کرتے ہیں اور اس سے مدد چاہتے ہیں

وَنُؤْمِنُ بِهٖ وَنَتَوَكَّلُ عَلَيْهِ وَنَعُوْذُ بِاللّٰهِ

اور اس سے بخشش چاہتے ہیں اور اس پر ایمان رکھتے ہیں اور اس پر بھروسہ کرتے ہیں

مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّئَاتِ اَعْمَالِنَا

اور اپنے نفس کی برائیوں اور اپنے اعمال کی قباحتوں سے اللہ تعالیٰ کی پناہ طلب کرتے ہیں

مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ وَمَنْ يُّضْلِلْهُ

جس کو اللہ تعالیٰ ہدایت دے تو اس کو کوئی گمراہ کرنے والا نہیں ۔ اور ہم گواہی دیتے

فَلَا هَادِيَ لَهٗ ۝ وَنَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ

ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں ۔ وہ یکتا ہے اس کا کوئی

وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ ۝ وَنَشْهَدُ اَنَّ سَيِّدَنَا

شریک نہیں ۔ اور ہم گواہی دیتے ہیں کہ ہمارے سردار آقا

مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ ○ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی

محمدؐ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم) اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ پر اور آپ کے

عَلَيْهِ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِيْنَ وَبَارِكْ

جملہ آل و اصحاب پر ہمیشہ درود برکت اور سلام نازل

وَسَلِّمْ اَبَدًا ○ لَاسِيَّمَا عَلٰی اَوَّلِهِمْ بِالتَّصْدِيْقِ

فرماتے خاص کر ان پر جو ایمان لانے میں سب سے اوّل (امیرالمؤمنین

اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ اَبِیْ بَكْرِ الصِّدِّيْقِ ○ رَضِیَ

حضرت) ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالےٰ عنہ ہیں

اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ ○ وَعَلٰی اَعْدَلِ الْاَصْحَابِ اَمِيْرِ

اور خاص کر ان پر جو اصحاب میں عادل تر

الْمُؤْمِنِيْنَ اَبِیْ حَفْصٍ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِیَ

امیرالمومنین (حضرت) ابو حفص عمر بن الخطاب رضی اللہ

اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ ○ وَعَلٰی جَامِعِ الْقُرْاٰنِ ○ اَمِيْرِ

تعالیٰ عنہ ہیں۔ اور خصوصاً ان پر جو قرآن کے جمع فرمانے والے ہیں

الْمُؤْمِنِيْنَ اَبِیْ عَمْرٍو عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ

امیرالمومنین (حضرت) ابو عمرو عثمان بن عفان رضی اللہ تعالےٰ

رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ وَعَلٰی اَسَدِ اللّٰهِ الْغَالِبِ ○

عنہ ہیں۔ اور خصوصاً ان پر جو اللہ تعالیٰ کے غالب شیر

اَمِیْرِ الْمُؤْمِنِیْنَ اَبِی الْحَسَنِ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ ۝

امیرالمومنین (حضرت) اَبُو الحسن علی بن ابی طالب اور خاص کر ان کے دونوں صاحبزادگان

رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ ۝ وَعَلَی ابْنَیْہِ الْکَرِیْمَیْنِ

پر جو کریم کے درجہ شہادت پر فائز ہونے والے ہیں ۔ ہمارے

الشَّہِیْدَیْنِ سَیِّدَیْنَا اَبِیْ مُحَمَّدِ نِ الْحَسَنِ وَ

سردار اَبُو مُحَمَّد (حضرت امام حسن اور ابُو عبداللہ)

اَبِیْ عَبْدِ اللّٰہِ الْحُسَیْنِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا

(حضرت امام حسین رضی اللہ تعالےٰ عنہما ہیں ۔

وَعَلٰۤی اُمِّہِمَا سَیِّدَۃِ النِّسَاءِ ۝ اَلْبَتُوْلِ الزَّہْرَآءِ ۝

اور خاص کر ان کی والدہ محترمہ جو جنّت کی عورتوں کی سردار (حضرت) بتول زہراء

رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا وَعَلٰی سَائِرِ فِرَقِ الْاَنْصَارِ

رضی اللہ عنہا ہیں اور خاص کر انصار و مہاجرین کے باقی گروہوں

وَالْمُہَاجِرَۃِ ۝ وَعَلَیْنَا مَعَہُمْ یَآ اَہْلَ التَّقْوٰی

پر اور ان کے ساتھ ہم پر (بھی) اے تقویٰ والو !

وَاَہْلَ الْمَغْفِرَۃِ ۝ اَللّٰہُمَّ انْصُرْ مَنْ نَّصَرَ

اور اے مغفرت والو ! اے اللہ اس کی مدد فرما جو ہمارے سردار

دِیْنَ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ۝

مُحَمَّد صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم کے دین کی مدد کرے ۔

رَبَّنَا یَا مَوْلَانَا وَاجْعَلْنَا مِنْهُمْ ○ وَاخْذُلْ مَنْ

اے ہمارے رب ! اے ہمارے مولیٰ ! اور ہمیں انہیں میں شامل کر اور اس کی ترک

خَذَلَ دِیْنَ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی

مدد فرما جو ہمارے سردار محمدؐ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کے دین کو فراموش

عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ○ رَبَّنَا یَا مَوْلٰینَا وَلَا تَجْعَلْنَا

کرے ۔ اے ہمارے رب ! اے ہمارے مولیٰ ! اور نہ کر ہم کو اُن

مِنْهُمْ ○ عِبَادَ اللّٰہِ رَحِمَکُمُ اللّٰہُ ○ اِنَّ اللّٰہَ

میں سے ۔ اے اللہ کے بندو ! اللہ تعالیٰ تم پر رحم فرمائے ۔ بیشک اللہ تعالیٰ

یَاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَاِیْتَآءِ ذِی الْقُرْبٰی

انصاف اور احسان اور قرابت والوں کی امداد کا حکم فرماتا ہے

وَیَنْهٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْکَرِ وَالْبَغْیِ یَعِظُکُمْ

اور منع کرتا ہے بدکاری اور ممنوع اور ظلم سے اور اللہ تعالیٰ تمہیں نصیحت کرتا

لَعَلَّکُمْ تَذَکَّرُوْنَ ○ وَلَذِکْرُ اللّٰہِ تَعَالٰی اَعْلٰی

ہے تاکہ تم نصیحت پکڑو اور البتہ اللہ تعالیٰ کا ذکر بلند اور بہتر اور غالب تر اور

وَاَوْلٰی وَاَعَزُّ وَاَجَلُّ وَاَتَمُّ وَاَهَمُّ

جلیل تر اور زیادہ تام اور زیادہ اہمیت والا اور زیادہ

وَاَعْظَمُ وَاَکْبَرُ ○

عظمت والا اور برتر ہے ۔

عیدوبقرعید کا بیان

سوال:۔عیدوبقرعید کی نماز واجب ہے یا سنت؟

جواب:۔عیدوبقرعید کی نماز واجب ہے مگران کے واجب اور جائز ہونے کی وہی شرطیں ہیں جو جمعہ کیلئے ہیں۔صرف اتنا فرق ہے کہ جمعہ میں خطبہ شرط ہے اور عیدین میں سنت۔دوسرا فرق یہ ہے کہ جمعہ کا خطبہ نماز سے پہلے ہے اور عیدین کا خطبہ نماز کے بعد اور تیسرا فرق یہ ہے کہ عیدین میں اذان واقامت نہیں ہے۔صرف دوبار الصلاۃ جامعۃ کہنے کی اجازت ہے۔ (درمختار)

سوال:۔عیدوبقرعید کی نماز کا وقت کب تک ہے؟

جواب:۔عیدو بقرعید کی نماز کا وقت ایک نیزہ آفتاب بلند ہونے کے بعد سے زوال کے پہلے تک ہے۔

سوال:۔عید کی نماز پڑھنے کا طریقہ کیا ہے؟

جواب:۔پہلے اس طرح نیت کرے۔''نیت کی میں نے دو رکعت نماز واجب عید الفطر یا عید الضحیٰ کی چھ تکبیروں کے ساتھ اللہ تعالیٰ کیلئے (مقتدی اتنا اور کہے پیچھے اس امام کے) منہ میرا طرف کعبہ شریف کے پھر کانوں تک ہاتھ اٹھائے اور اللہ اکبر کہہ کر ہاتھ باندھ لے۔ پھر ثناء پڑھے پھر ہاتھ اٹھائے اور اللہ اکبر کہتا ہوا ہاتھ چھوڑ دے۔تیسری بار پھر ہاتھ اٹھائے اور اللہ اکبر کہہ کر ہاتھ باندھ لے،اس کے بعد امام آہستہ اعوذ باللہ اور بسم اللہ پڑھ کر بلند آواز سے الحمد کے ساتھ کوئی سورت پڑھے پھر رکوع اور سجدے سے فارغ ہو کر

دوسری رکعت میں پہلے الحمد کے ساتھ کوئی سورت پڑھے پھر تین بار کانوں تک ہاتھ لے جائے اور ہر بار اللہ اکبر کہے اور کسی مرتبہ ہاتھ نہ باندھے اور چوتھی بار بغیر ہاتھ اٹھائے اللہ اکبر کہتا ہوا رکوع میں جائے اور باقی نماز دوسری نمازوں کی طرح پوری کرے۔ سلام پھیرنے کے بعد امام دو خطبے پڑھے پھر دعا مانگے۔

سوال:۔ عید الفطر کے دن کون کون سے کام مستحب ہیں؟

جواب:۔ حجامت بنوانا۔ ناخن ترشوانا، غسل کرنا، مسواک کرنا، اچھے کپڑے پہننا، خوشبو لگانا، صبح کی نماز محلہ کی مسجد میں پڑھنا، عید گاہ سویرے جانا، نماز سے پہلے صدقہ فطر دینا، عید گاہ تک پیدل جانا، دوسرے راستہ سے واپس آنا، نماز کیلئے جانے سے پہلے طاق یعنی تین یا پانچ یا سات کھجوریں کھالینا، اور کھجوریں نہ ہوں تو کوئی میٹھی چیز کھانا، خوشی ظاہر کرنا، آپس میں مبارکباد دینا، کثرت سے صدقہ کرنا اور عید گاہ اطمینان و وقار کے ساتھ نیچی نگاہ کئے ہوئے جانا یہ سب باتیں عید الفطر کے دن مستحب ہیں۔

سوال:۔ عید الضحیٰ کے تمام احکام عید الفطر کی طرح ہیں یا کچھ فرق ہے؟

جواب:۔ عید الضحیٰ کے تمام احکام عید الفطر کی طرح ہیں صرف بعض باتوں میں فرق ہے۔ اور وہ یہ ہیں۔ (۱) عید الاضحیٰ میں مستحب یہ ہے کہ نماز ادا کرنے سے پہلے کچھ نہ کھائے اگرچہ قربانی نہ کرنی ہو۔ اگر کھا لیا تو کراہت نہیں، (۲) عید الاضحیٰ کے دن عید گاہ کے راستہ میں بلند آواز سے تکبیر کہتا ہوا جائے۔ (۳) قربانی کرنی ہو تو مستحب یہ ہے کہ پہلی سے دسویں ذی الحجہ تک حجامت نہ بنوائے اور نہ ہی ناخن ترشوائے (۴) نویں ذوالحجہ کی فجر سے تیرھویں کی عصر تک ہر نماز پنجگانہ کے بعد جو جماعت مستحبہ کے ساتھ ادا کی گئی ہو ایک بار بلند آواز سے تکبیر کہنا واجب ہے اور تین بار افضل۔ اس کو تکبیر تشریق کہتے ہیں وہ یہ ہے۔

اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَ لِلّٰہِ الْحَمْدُ۔

خطبہ اولیٰ عید الفطر

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ حَمْدَ الشَّاکِرِیْنَ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ قَبْلَ
کُلِّ شَیْءٍ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ بَعْدَ کُلِّ شَیْءٍ وَالْحَمْدُ
لِلّٰہِ کَمَا حَمِدَہُ الْاَنْبِیَآءُ وَالْمُرْسَلُوْنَ وَالْمَلٰئِکَۃُ
الْمُقَرَّبُوْنَ وَعِبَادُہُ الصَّالِحُوْنَ وَخَیْرًا مِّنْ کُلِّ
ذٰلِکَ کَمَا حَمِدَ نَفْسَہٗ فِیْ کِتَابِہِ الْمَکْنُوْنِ اَللّٰہُ
اَکْبَرُ ط اَللّٰہُ اَکْبَرُ ط لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ ط
اَللّٰہُ اَکْبَرُ ط وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ وَاَفْضَلُ صَلَوٰتِ
اللّٰہِ عَلٰی خَیْرِ خَلْقِ اللّٰہِ وَقَاسِمِ رِزْقِ اللّٰہِ وَ
زِیْنَۃِ عَرْشِ اللّٰہِ نَبِیِّ الْاَنْبِیَآءِ حَبِیْبِ رَبِّ الْاَرْضِ
وَالسَّمَآءِ الَّذِیْ کَانَ نَبِیًّا وَّ اٰدَمُ بَیْنَ الطِّیْنِ وَالْمَاءِ
نَبِیِّ الْحَرَمَیْنِ اِمَامِ الْقِبْلَتَیْنِ وَسِیْلَتِنَا فِی
الدَّارَیْنِ صَاحِبِ قَابَ قَوْسَیْنِ جَدِّ الْحَسَنِ

وَالْحُسَيْنِ ○ دُرِّ اللّٰهِ الْمَكْنُوْنِ ○ سِرِّ اللّٰهِ الْمَخْزُوْنِ

عَالِمِ مَا كَانَ وَمَا يَكُوْنُ ○ سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ

خَاتَمِ النَّبِيِّيْنَ ○ مَعْدَنِ اَنْوَارِ اللّٰهِ وَ مَخْزَنِ

اَسْرَارِ اللّٰهِ ○ نَبِيِّنَا وَحَبِيْبِنَا وَمَوْلَانَا وَمَلْجَانَا

وَمَاوٰنَا مُحَمَّدٍ رَسُوْلِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَ عَلٰى اٰلِهٖ

الطَّيِّبِيْنَ وَاَصْحَابِهِ الطَّاهِرِيْنَ وَعَلَيْنَا مَعَهُمْ

يَآ اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ ○ اَللّٰهُ اَكْبَرُ ط اَللّٰهُ اَكْبَرُ ط

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ ط اَللّٰهُ اَكْبَرُ ط وَلِلّٰهِ

الْحَمْدُ ط وَاَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ

لَا شَرِيْكَ لَهٗ اِلٰهًا وَّاحِدًا اَحَدًا ○ لِلذُّنُوْبِ غَفَّارًا ○

وَلِلْعُيُوْبِ سَتَّارًا ○ وَاَشْهَدُ اَنَّ سَيِّدَنَا وَمَوْلَانَا

مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ ○ اَرْسَلَهٗ بِالْهُدٰى

وَدِيْنِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ وَكَفٰى

بِاللّٰهِ شَهِيْدًا ○ اَللّٰهُ اَكْبَرُ ط اَللّٰهُ اَكْبَرُ ط لَآ اِلٰهَ اِلَّا

اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ ط اَللّٰهُ اَكْبَرُ ط وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ ط اَمَّا بَعْدُ

فَيَآ اَيُّهَا الْمُؤْمِنُوْنَ رَحِمَنَا وَرَحِمَكُمُ اللّٰهُ اِعْلَمُوْٓا
اَنَّ يَوْمَكُمْ هٰذَا يَوْمٌ عَظِيْمٌ يَوْمٌ يَّتَجَلّٰى فِيْهِ رَبُّكُمْ
بِاِسْمِهِ الْكَرِيْمِ ۝ وَيَغْفِرُ لِلصَّآئِمِيْنَ ۝ اَلَا وَلِلصَّآئِمِ
فَرْحَتَانِ ۝ فَرْحَةٌ عِنْدَ الْاِفْطَارِ وَفَرْحَةٌ عِنْدَ لِقَآءِ
الرَّحْمٰنِ ۝ اَللّٰهُ اَكْبَرُ ط اَللّٰهُ اَكْبَرُ ط لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ
وَاللّٰهُ اَكْبَرُ ط اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ ط اَلَا وَاِنَّ نَبِيَّكُمْ
صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ اَوْجَبَ عَلَيْكُمْ فِيْ
هٰذَا الْيَوْمِ عَلٰى كُلِّ مَنْ يَّمْلِكُ النِّصَابَ فَاضِلًا
عَنِ الْحَاجَةِ الْاَصْلِيَّةِ عَنْ نَّفْسِهٖ وَعَنْ صِغَارِ
ذُرِّيَّتِهٖ صَاعًا مِّنْ تَمْرٍ اَوْ شَعِيْرٍ اَوْ نِصْفَ صَاعٍ
مِّنْ بُرٍّ اَوْ زَبِيْبٍ ط فَاَدُّوْهَا طَيِّبَةً بِهَا اَنْفُسُكُمْ
تَقَبَّلَهَا اللّٰهُ وَالصِّيَامَ مِنَّا وَمِنْكُمْ وَمِنْ اَهْلِ
الْاِسْلَامِ ط اَللّٰهُ اَكْبَرُ ط اَللّٰهُ اَكْبَرُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ
وَاللّٰهُ اَكْبَرُ ط اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ ط اَلَا
وَاِنَّ رَبَّكُمْ فَرَضَ فَرَآئِضَ فَلَا تَتْرُكُوْهَا

وَحَرَّمَ حُرُمَاتٍ فَلَا تَنْتَهِكُوْهَا اَلَا وَاِنَّ نَبِيَّكُمْ
صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَنَّ لَكُمْ سُنَنَ
الْهُدٰى فَاسْلُكُوْهَا اَللّٰهُ اَكْبَرُ اللّٰهُ اَكْبَرُ لَآ اِلٰهَ
اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ ط
اَمَّا بَعْدُ فَيَآ اَيُّهَا الْمُؤْمِنُوْنَ رَحِمَنَا وَرَحِمَكُمُ
اللّٰهُ تَعَالٰى اُوْصِيْكُمْ وَنَفْسِيْ بِتَقْوَى اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ
فِي السِّرِّ وَالْاِعْلَانِ فَاِنَّ التَّقْوٰى سَنَامُ ذُرَى
الْاِيْمَانِ ط وَاذْكُرُوا اللّٰهَ عِنْدَ كُلِّ شَجَرٍ وَّحَجَرٍ ؕ
وَاعْلَمُوْا اَنَّ اللّٰهَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ط وَاَنَّ اللّٰهَ
تَعَالٰى لَيْسَ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ط وَاقْتَفُوْآ اٰثَارَ
سُنَنِ سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ صَلَوَاتُ اللّٰهِ تَعَالٰى
وَسَلَامُهٗ عَلَيْهِ وَعَلَيْهِمْ اَجْمَعِيْنَ ط فَاِنَّ السُّنَنَ
هِيَ الْاَنْوَارُ ط وَزَيِّنُوْا قُلُوْبَكُمْ بِحُبِّ هٰذَا النَّبِيِّ
الْكَرِيْمِ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ اَفْضَلُ الصَّلَاةِ وَالتَّسْلِيْمِ
فَاِنَّ الْحُبَّ هُوَ الْاِيْمَانُ كُلُّهٗ ط اَلَا لَآ اِيْمَانَ لِمَنْ

لَآ مَحَبَّةَ لَهٗ ط اَلَا لَآ اِيْمَانَ لِمَنْ لَّا مَحَبَّةَ لَهٗ ط اَلَا
لَآ اِيْمَانَ لِمَنْ لَّا مَحَبَّةَ لَهٗ ط رَزَقَنَا اللّٰهُ تَعَالٰى وَ
اِيَّاكُمْ حُبَّ حَبِيْبِهِ النَّبِيِّ الْكَرِيْمِ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ
اَكْرَمُ الصَّلَاةِ وَالتَّسْلِيْمِ كَمَا يُحِبُّ رَبُّنَا وَيَرْضٰى
وَاسْتَعْمَلَنَا وَاِيَّاكُمْ بِسُنَّتِهٖ ط وَحَيَّانَا وَاِيَّاكُمْ
عَلٰى مَحَبَّتِهٖ ط وَتَوَفَّانَا وَاِيَّاكُمْ عَلٰى مِلَّتِهٖ ط وَحَشَرَنَا
وَاِيَّاكُمْ فِيْ زُمْرَتِهٖ ط وَسَقَانَا وَاِيَّاكُمْ مِّنْ شَرْبَتِهٖ
شَرَابًا هَنِيْئًا مَّرِيْئًا سَآئِغًا لَّا نَظْمَأُ بَعْدَهٗ اَبَدًا وَ
اَدْخَلَنَا وَاِيَّاكُمْ فِيْ جَنَّتِهٖ ط بِمَنِّهٖ وَرَحْمَتِهٖ ط وَ
كَرَمِهٖ وَرَأْفَتِهٖ ط اِنَّهٗ هُوَ الرَّءُوْفُ الرَّحِيْمُ ط
اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ
اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ ط عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ
تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْبِرُّ لَا يَبْلٰى وَالذَّنْبُ
لَا يُنْسٰى وَالدَّيَّانُ لَا يَمُوْتُ ط اِعْمَلْ مَا شِئْتَ
كَمَا تَدِيْنُ تُدَانُ ط اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ

الرَّجِيْمِ ط فَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَّرَهٗ ط
وَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَّرَهٗ ط اَللّٰهُ اَكْبَرْ
اَللّٰهُ اَكْبَرْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرْ اَللّٰهُ
اَكْبَرْ ط وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ ط بَارَكَ اللّٰهُ لَنَا وَلَكُمْ
فِى الْقُرْاٰنِ الْعَظِيْمِ ط وَنَفَعَنَا وَاِيَّاكُمْ بِالْاٰيَاتِ
وَالذِّكْرِ الْحَكِيْمِ ط اِنَّهٗ تَعَالٰى مَلِكٌ كَرِيْمٌ جَوَّادٌ
بَرٌّ رَّءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ط اَقُوْلُ قَوْلِىْ هٰذَا وَاَسْتَغْفِرُ
اللّٰهَ لِىْ وَلَكُمْ وَلِسَآئِرِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ ط
وَالْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ ط اِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ
الرَّحِيْمِ ط اَللّٰهُ اَكْبَرْ اَللّٰهُ اَكْبَرْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا
اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرْ اَللّٰهُ اَكْبَرْ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ ط

خطبہ ثانیہ برائے عید الفطر و عید الاضحیٰ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ نَحْمَدُهٗ وَنَسْتَعِيْنُهٗ وَنَسْتَغْفِرُهٗ وَ

نُؤْمِنُ بِهٖ وَنَتَوَكَّلُ عَلَيْهِ ط وَنَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا
وَمِنْ سَيِّئَاتِ اَعْمَالِنَا مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ
لَهٗ ط وَمَنْ يُّضْلِلْهُ فَلَا هَادِیَ لَهٗ ط وَنَشْهَدُ اَنْ
لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَنَشْهَدُ اَنَّ
سَيِّدَنَا وَمَوْلٰنَا مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ ط
بِالْهُدٰی وَدِيْنِ الْحَقِّ اَرْسَلَهٗ ط صَلَّى اللّٰهُ
تَعَالٰی عَلَيْهِ وَعَلٰٓى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِيْنَ وَ
بَارَكَ وَسَلَّمَ اَبَدًا ط لَا سِيَّمَا عَلٰٓى اَوَّلِهِمْ بِالتَّصْدِيْقِ
اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ اَبِیْ بَكْرِنِ الصِّدِّيْقِ رَضِیَ اللّٰهُ
تَعَالٰی عَنْهُ وَعَلٰٓى اَعْدَلِ الْاَصْحَابِ اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ
اَبِیْ حَفْصٍ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی
عَنْهُ وَعَلٰی جَامِعِ الْقُرْاٰنِ اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ اَبِیْ
عَمْرٍو عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ
وَعَلٰی اَسَدِ اللّٰهِ الْغَالِبِ اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ اَبِی الْحَسَنِ
عَلِیِّ ابْنِ اَبِیْ طَالِبٍ ط كَرَّمَ اللّٰهُ تَعَالٰی وَجْهَهُ الْكَرِيْمِ ط

وَعَلٰی ابْنَیْہِ الْکَرِیْمَیْنِ السَّعِیْدَیْنِ الشَّہِیْدَیْنِ
سَیِّدَیْنَا اَبِیْ مُحَمَّدِ نِ الْحَسَنِ وَاَبِیْ عَبْدِ اللّٰہِ
الْحُسَیْنِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا ط وَعَلٰی اُمِّہِمَا
سَیِّدَۃِ النِّسَاءِ الْبَتُوْلِ الزَّھْرَآءِ صَلَوٰتُ اللّٰہِ
تَعَالٰی وَسَلَامُہٗ عَلٰۤی اَبِیْھَا الْکَرِیْمِ وَعَلَیْھَا وَعَلٰی
بَعْلِھَا وَابْنَیْھَا وَعَلٰی عَمِّیْہِ الشَّرِیْفَیْنِ الْمُطَھَّرِیْنِ
مِنَ الْاَدْنَاسِ سَیِّدَیْنَا اَبِیْ عُمَارَۃَ حَمْزَۃَ وَاَبِیْ
الْفَضْلِ الْعَبَّاسِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا وَعَلٰی
سَائِرِ فِرَقِ الْاَنْصَارِ وَالْمُھَاجِرَۃِ ط وَعَلَیْنَا مَعَھُمْ یَا
اَھْلَ التَّقْوٰی وَاَھْلَ الْمَغْفِرَۃِ ط اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ
لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ ط
اَللّٰھُمَّ انْصُرْ مَنْ نَصَرَ دِیْنَ سَیِّدِنَا وَمَوْلٰینَا مُحَمَّدٍ
صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَعَلٰۤی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ
وَبَارِکْ وَسَلِّمْ رَبَّنَا یَا مَوْلَانَا وَاجْعَلْنَا مِنْھُمْ وَاخْذُلْ
مَنْ خَذَلَ دِیْنَ سَیِّدِنَا وَمَوْلٰنَا مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ

تَعَالٰی عَلَیْہِ وَعَلٰٓی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ وَ بَارَكَ
وَسَلَّمَ رَبَّنَا یَا مَوْلٰنَا وَ لَا تَجْعَلْنَا مِنْھُمْ ط اَللّٰہُ
اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَ اللّٰہُ اَکْبَرُ
اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَ لِلّٰہِ الْحَمْدُ ط عِبَادَ اللّٰہِ رَحِمَکُمُ اللّٰہُ ط
اِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی یَاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَ اِیْتَآءِ
ذِی الْقُرْبٰی وَیَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْکَرِ وَالْبَغْیِ
یَعِظُکُمْ لَعَلَّکُمْ تَذَکَّرُوْنَ وَلَذِکْرُ اللّٰہِ
تَعَالٰی اَعْلٰی وَ اَوْلٰی وَ اَجَلُّ وَ اَعَزُّ وَ اَتَمُّ وَ اَھَمُّ
وَ اَعْظَمُ وَ اَکْبَرُ ط

خطبہ اُولٰی برائے عید الاضحٰے

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ حَمْدَ الشَّاکِرِیْنَ ط اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ قَبْلَ
کُلِّ شَیْءٍ ط وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ بَعْدَ کُلِّ شَیْءٍ ط وَالْحَمْدُ
لِلّٰہِ کَمَا حَمِدَہُ الْاَنْبِیَاءُ وَالْمُرْسَلُوْنَ وَالْمَلٰٓئِکَۃُ

اَلْمُقَرَّبُوْنَ وَعِبَادُهُ الصَّالِحُوْنَ ط اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ
اَكْبَرُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ
وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ ط وَاَفْضَلُ صَلَوَاتِ اللّٰهِ عَلٰی خَيْرِ
خَلْقِ اللّٰهِ ط وَقَاسِمِ رِزْقِ اللّٰهِ ط وَزِيْنَةِ عَرْشِ اللّٰهِ ط
نَبِيِّ الْاَنْبِيَآءِ حَبِيْبِ رَبِّ الْاَرْضِ وَالسَّمَآءِ اَلَّذِیْ
كَانَ نَبِيًّا وَّ اٰدَمُ بَيْنَ الطِّيْنِ وَالْمَآءِ نَبِيِّ
الْحَرَمَيْنِ اِمَامِ الْقِبْلَتَيْنِ صَاحِبِ قَابَ قَوْسَيْنِ ط
جَدِّ الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ ط دُرِّ اللّٰهِ الْمَكْنُوْنِ ط سِرِّ
اللّٰهِ الْمَخْزُوْنِ ط عَالِمِ مَا كَانَ وَمَا يَكُوْنُ سَيِّدِ
الْمُرْسَلِيْنَ خَاتَمِ النَّبِيِّيْنَ ط مَعْدَنِ اَنْوَارِ اللّٰهِ
وَمَخْزَنِ اَسْرَارِ اللّٰهِ ط نَبِيِّنَا وَحَبِيْبِنَا وَمَوْلَانَا
وَمَلْجَانَا وَمَاْوٰنَا مُحَمَّدٍ رَّسُوْلِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ
وَعَلٰی اٰلِهِ الطَّيِّبِيْنَ وَاَصْحَابِهِ الطَّاهِرِيْنَ وَعَلَيْنَا
مَعَهُمْ يَآ اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ ط اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ
اَكْبَرُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ

وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ ط وَاَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ
لَاشَرِيْكَ لَهٗ اِلٰهًا وَّاحِدًا اَحَدًا اِللذُّنُوْبِ غَفَّارًا
وَّلِلْعُيُوْبِ سَتَّارًا وَّ اَشْهَدُ اَنَّ سَيِّدَنَا وَمَوْلٰنَا
مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ اَرْسَلَهٗ بِالْهُدٰى وَ
دِيْنِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ ط وَكَفٰى
بِاللّٰهِ شَهِيْدًا ط اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ لَآ اِلٰهَ
اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ ط اَمَّا بَعْدُ
فَيَآ اَيُّهَا الْمُؤْمِنُوْنَ رَحِمَنَا وَرَحِمَكُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى
اِعْلَمُوْٓا اَنَّ يَوْمَكُمْ هٰذَا يَوْمٌ عَظِيْمٌ قَالَ شَفِيْعُ
الْمُذْنِبِيْنَ رَسُوْلِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ط مُحَمَّدٌ صَلَّى
اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا عَمِلَ ابْنُ اٰدَمَ مِنْ
عَمَلٍ يَوْمِ النَّحْرِ اَحَبَّ اِلَى اللّٰهِ مِنْ اِهْرَاقِ الدَّمِ
وَاِنَّهٗ لَيَاْتِيْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ بِقُرُوْنِهَا وَ اَشْعَارِهَا
وَاَظْلَافِهَا وَاِنَّ الدَّمَ لَيَقَعُ مِنَ اللّٰهِ تَعَالٰى
بِمَكَانٍ قَبْلَ اَنْ يَّقَعَ بِالْاَرْضِ فَطِيْبُوْا بِهَا نَفْسًا

اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ
اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ ط اَلَا وَاِنَّ نَبِیَّکُمْ
صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَدْ اَوْجَبَ عَلٰی کُلِّ
مَنْ یَّمْلِکُ النِّصَابَ فَاضِلًا عَنْ حَوَائِجِہِ الْاَصْلِیَّۃِ
فِیْ ھٰذَا الْیَوْمِ اَنْ یَّنْحَرَ الْاُضْحِیَّۃَ وَوَقْتُھَا بَعْدَ
صَلٰوۃِ الْعِیْدِ الْاَضْحٰی لِلْبَلَدِیِّ وَلِلْاَعْرَابِیِّ بَعْدَ
طُلُوْعِ فَجْرِ ھٰذَا الْیَوْمِ فَحَسِّنُوا الْاُضْحِیَّۃَ وَلَا
تَذْبَحُوْا عَرْجَآءَ وَلَا عَوْرَآءَ وَلَا عَجْفَآءَ وَلَا مَقْطُوْعَۃَ
الْاُذُنِ وَلَوْ بِوَاحِدَۃٍ فَاِنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ حَسِّنُوْا ضَحَایَاکُمْ فَاِنَّھَا عَلَی
الصِّرَاطِ مَطَایَاکُمْ فَعَنْ کُلِّ وَاحِدٍ مِّنْکُمْ شَاۃٌ سَوَاءٌ
کَانَتْ ذَکَرًا اَوْ اُنْثٰی اَوْ سُبْعُ الْبَقَرَاتِ اَوِ الْاِبِلِ وَ
کَبِّرُوْا عَقِیْبَ الصَّلٰوۃِ الْمَفْرُوْضَۃِ مِنْ فَجْرِ الْعَرَفَۃِ
اِلٰی عَصْرِ اَیَّامِ التَّشْرِیْقِ ط اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ
الرَّجِیْمِ ط وَاِذْ یَرْفَعُ اِبْرَاھِیْمُ الْقَوَاعِدَ مِنَ

الْبَيْتِ وَاِسْمٰعِيْلُ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ
الْعَلِيْمُ ط اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ
اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ ط اَمَّا بَعْدُ فَيَآ اَيُّهَا
الْمُؤْمِنُوْنَ رَحِمَنَا وَرَحِمَكُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى
اُوْصِيْكُمْ وَنَفْسِىْ بِتَقْوَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ فِى السِّرِّ
وَالْاِعْلَانِ فَاِنَّ التَّقْوٰى سَنَامُ ذُرَى الْاِيْمَانِ
وَاذْكُرُوا اللّٰهَ عِنْدَ كُلِّ شَجَرٍ وَّحَجَرٍ وَاعْلَمُوْٓا
اَنَّ اللّٰهَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ٥ وَاَنَّ اللّٰهَ لَيْسَ
بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ط وَاقْتَفُوْٓا اٰثَارَ سُنَنِ
سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ صَلَوَاتُ اللّٰهِ تَعَالٰى وَسَلَامُهٗ
عَلَيْهِ وَعَلَيْهِمْ اَجْمَعِيْنَ ط فَاِنَّ السُّنَنَ هِىَ الْاَنْوَارُ
وَزَيِّنُوْا قُلُوْبَكُمْ بِحُبِّ هٰذَا النَّبِىِّ الْكَرِيْمِ عَلَيْهِ
وَعَلٰٓى اٰلِهٖ اَفْضَلُ الصَّلٰوةِ وَالتَّسْلِيْمِ فَاِنَّ الْحُبَّ
هُوَ الْاِيْمَانُ كُلُّهٗ ط اَلَا لَآ اِيْمَانَ لِمَنْ لَّا مَحَبَّةَ لَهٗ ط
اَلَا لَآ اِيْمَانَ لِمَنْ لَّا مَحَبَّةَ لَهٗ ط اَلَا لَآ اِيْمَانَ لِمَنْ

لَا مَحَبَّةَ لَهٗ ط رَزَقَنَا اللّٰهُ تَعَالٰی وَ اِیَّاکُمْ حُبَّ
حَبِیْبِہٖ ھٰذَا النَّبِیِّ الْکَرِیْمِ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ اَکْرَمُ
الصَّلٰوۃِ وَ التَّسْلِیْمُ کَمَا یُحِبُّ رَبُّنَا وَیَرْضٰی وَاسْتَعْمَلَنَا
وَ اِیَّاکُمْ بِسُنَّتِہٖ وَحَیَّانَا وَ اِیَّاکُمْ عَلٰی مَحَبَّتِہٖ وَ
تَوَفَّانَا وَ اِیَّاکُمْ عَلٰی مِلَّتِہٖ وَحَشَرَنَا وَ اِیَّاکُمْ
فِیْ زُمْرَتِہٖ وَسَقَانَا وَ اِیَّاکُمْ مِنْ شَرْبَتِہٖ شَرَابًا
ھَنِیْٓئًا مَّرِیْٓئًا سَآئِغًا لَا نَظْمَأُ بَعْدَہٗ اَبَدًا ط وَ
اَدْخَلَنَا وَ اِیَّاکُمْ فِیْ جَنَّتِہٖ بِمَنِّہٖ وَ رَحْمَتِہٖ ط وَ
کَرَمِہٖ وَ رَأْفَتِہٖ اِنَّہٗ ھُوَ الرَّءُوْفُ الرَّحِیْمُ ط
اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ ط لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَ اللّٰہُ
اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَ لِلّٰہِ الْحَمْدُ ط عَنِ النَّبِیِّ
صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلْبِرُّ لَا یَبْلٰی وَالذَّنْبُ
لَا یُنْسٰی وَ الدَّیَّانُ لَا یَمُوْتُ ط اِعْمَلْ مَا شِئْتَ کَمَا
تَدِیْنُ تُدَانُ اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط
فَمَنْ یَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّۃٍ خَیْرًا یَّرَہٗ ط وَمَنْ یَّعْمَلْ

مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَّرَهٗ ط اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ
لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ ط وَلِلّٰهِ
الْحَمْدُ ط بَارَكَ اللّٰهُ لَنَا وَلَكُمْ فِى الْقُرْاٰنِ
الْعَظِيْمِ ط وَنَفَعَنَا وَاِيَّاكُمْ بِالْاٰيَاتِ وَالذِّكْرِ
الْحَكِيْمِ ط اِنَّهٗ تَعَالٰى مَلِكٌ كَرِيْمٌ جَوَادٌ بَرٌّ
رَّءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ۰ اَقُوْلُ قَوْلِىْ هٰذَا وَاَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ
لِىْ وَلَكُمْ وَلِسَآئِرِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ ط
اِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ ط اَللّٰهُ اَكْبَرُ
اَللّٰهُ اَكْبَرُ ط لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ
اَللّٰهُ اَكْبَرُ ط وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ ط

قربانی کا بیان

سوال:۔قربانی کرنا کس پر واجب ہے؟

جواب:۔قربانی کرنا ہر مالک نصاب پر واجب ہے۔

سوال:۔قربانی کا مالک نصاب کون ہے؟

جواب:۔قربانی کا مالک نصاب وہ شخص ہے جو ساڑھے باون تولہ چاندی یا ساڑھے سات تولہ سونا یا ان میں سے ایک کی قیمت کا سامان تجارت یا سامان غیر تجارت کا مالک ہو یا ان میں سے کسی ایک کی قیمت بھر کے روپیہ کا مالک ہو اور مملوکہ چیزیں حاجت اصلیہ سے زائد ہوں۔

سوال:۔مالک نصاب پر اپنے نام سے زندگی میں صرف ایک مرتبہ قربانی کرنا واجب ہے یا ہر سال؟

جواب:۔اگر ہر سال مالک نصاب ہے تو ہر سال اپنے نام سے قربانی واجب ہے اگر دوسرے کی طرف سے بھی کرنا چاہتا ہے تو اس کے لئے دوسری قربانی کا انتظام کرے۔

سوال:۔قربانی کرنے کا طریقہ کیا ہے؟

جواب:۔قربانی کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ جانور کو بائیں پہلو پر اس طرح لٹائیں کہ منہ قبلہ کی طرف ہو اور اپنا دایاں پاؤں اسکے پہلو پر رکھ کر تیز چھری لیکر یہ دعا پڑھے۔

اِنِّیْ وَجَّھْتُ وَجْھِیَ لِلَّذِیْ فَطَرَ السَّمٰوٰاتِ وَلْاَرْضِ حَنِیْفاً وَّ مَا اَنَا مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ اِنَّ صَلَاتِیْ وَ نُسُکِیْ وَ مَحْیَایَ وَمَمَاتِیْ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَ بِذٰلِکَ اُمِرْتُ وَ اَنَا مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ اَللّٰھُمَّ مِنْکَ وَلَکَ بِسْمِ اللّٰہِ اَللّٰہُ اَکْبَرْ پڑھ کر ذبح کریں پھر یہ دعا پڑھیں اَللّٰھُمَّ تَقَبَّلْ مِنِّیْ کَمَا تَقَبَّلْتَ مِنْ خَلِیْلِکَ اِبْرَاھِیْمَ عَلَیْہِ الصَّلَاۃُ وَالسَّلَامُ وَ حَبِیْبِکَ مُحَمَّدٍ صلی اللہ علیہ وسلم

اگر دوسرے کیطرف سے قربانی کرے تو منی کی بجائے من کہہ کر اس کا نام لے۔

سوال:۔صاحب نصاب اگر کسی وجہ سے اپنے نام کی قربانی نہ کر سکا اور قربانی کے دن گذر گئے تو اس کیلئے کیا حکم ہے؟

جواب:۔ایک بکری کی قیمت اس پر صدقہ کرنا واجب ہے۔ (بہار شریعت)

سوال:۔کیا قربانی کے چمڑے کو اپنے کام میں لایا جاسکتا ہے؟

جواب:۔قربانی کے چمڑے کو باقی رکھتے ہوئے اپنے کام میں لاسکتا ہے۔مثلاً مصلے بنائے یا مشکیزہ وغیرہ، مگر بہتر یہ ہے کہ صدقہ کردے، مسجد یا دینی مدرسہ کو دے دے۔یا کسی غریب کو۔ (بہار شریعت)

سوال:۔کیا مسجد کیلئے قربانی کا چمڑا دینا جائز ہے؟

جواب:۔ہاں مسجد کیلئے قربانی کا چمڑہ دینا جائز ہے۔اور بیچ کر اس کی قیمت دینا بھی جائز ہے لیکن اگر چمڑے کو اپنے خرچ میں لانے کی نیت سے بیچا تو اب اس کی قیمت کو مسجد میں دینا جائز نہیں۔ (کفایہ)

عقیقہ کا بیان

سوال:۔عقیقہ کسے کہتے ہیں؟

جواب:۔بچہ پیدا ہونے کے شکریہ میں جانور ذبح کیا جاتا ہے اسے عقیقہ کہتے ہیں۔

سوال:۔کن جانوروں کو عقیقہ میں ذبح کیا جاتا ہے؟

جواب:۔جن جانوروں کو قربانی میں ذبح کیا جاتا ہے انہی جانوروں کو عقیقہ میں ذبح کیا جاتا ہے۔ (بہار شریعت)

سوال:۔لڑکا اور لڑکی کے عقیقہ میں کیسا جانور مناسب ہے؟

جواب:۔لڑکا کے عقیقہ میں دو بکرے اور لڑکی کے عقیقہ میں ایک بکری ذبح کرنا مناسب ہے

اور لڑکا کے عقیقہ میں بکریاں اور لڑکی میں بکرا کیا جب بھی حرج نہیں، اور استطاعت نہ ہوتو لڑکا میں ایک بکرا بھی ذبح کر سکتے ہیں اور عقیقہ میں بڑا جانور ذبح کیا جائے تو لڑکا کیلئے سات حصے میں سے دو حصے اور لڑکی کیلئے ایک حصہ کافی ہے۔

سوال:۔ عوام میں مشہور ہے کہ بچہ کے ماں باپ، دادا، دادی، اور نانا نانی عقیقہ کا گوشت نہ کھائیں کیا یہ صحیح ہے؟

جواب:۔ غلط ہے۔ ماں باپ، دادا دادی، نانا نانی وغیرہ سب کھا سکتے ہیں۔

سوال:۔ لڑکا کے عقیقہ کی دعا کیا ہے؟

جواب:۔ لڑکا کے عقیقہ کی دعا یہ ہے۔ اَللّٰھُمَّ ھٰذِہٖ عَقِیْقَةُ ابْنِیْ فُلَان'' (فلاں کی جگہ بیٹے کا نام لے۔ اگر دوسرے کے بیٹے کا عقیقہ کرے تو ابنی فلاں کی جگہ لڑکا اور اس کے باپ کا نام لے) دَمُھَا بِدَمِہٖ وَلَحْمُھَا بِلَحْمِہٖ وَ شَحْمُھَا بِشَحْمِہٖ وَ عَظْمُھَا بِعَظْمِہٖ وَجَلْدُھَا بِجِلْدِہٖ وَ شَعْرُھَا بِشَعْرِہٖ اَللّٰھُمَّ اجْعَلْھَا فِدَآءً لَابْنِیْ فُلَان (اس جگہ بھی فلاں کی بجائے بیٹے کا نام لے اور اگر دوسرے کے لڑکے کا عقیقہ کرے تو ل کے بعد اس کا اور اس کے باپ کا نام لے) مِنَ النَّارِ وَ تَقَبَّلْھَا مِنْہُ کَمَا تَقَبَّلْتَھَا مِنْ نَبِیِّكَ الْمُصْطَفٰی وَحَبِیْبِكَ الْمُجْتَبٰی عَلَیْهِ التَّحِیَّةُ وَالثَّنَاءُ اِنَّ صَلَاتِیْ وَ نُسُکِیْ وَ مَحْیَایَ وَ مَمَاتِیْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ لَا شَرِیْكَ لَهٗ وَبِذٰلِكَ اُمِرْتُ وَاَنَا مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ اَللّٰھُمَّ مِنْكَ وَلَكَ بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُ اَکْبَرُ کہہ کر ذبح کرے۔

سوال:۔ لڑکی کے عقیقہ کی دعا کیا ہے؟

جواب:۔ لڑکی کے عقیقہ کی دعا یہ ہے۔ اَللّٰھُمَّ ھٰذِہٖ عَقِیْقَةُ بِنْتِیْ فُلَان'' (فلاں کی جگہ بیٹی کا نام لے۔ اگر دوسرے کی بیٹی کا عقیقہ کرے تو بِنْتِیْ فُلَان کی جگہ لڑکی اور اس کے باپ کا نام لے) دَمُھَا بِدَمِھَا وَلَحْمُھَا بِلَحْمِھَا وَ شَحْمُھَا بِشَحْمِھَا وَ عَظْمُھَا

بِعَظْمِہَا وَجِلْدُھَا بِجِلْدِہَا وَ شَعْرُھَا بِشَعْرِہَا اَللّٰھُمَّ اجْعَلْھَافِدَآءً لاِبْنَتِیْ فُلاَن (اس جگہ بھی فلاں کی بجائے بیٹی کا نام لے اور اگر دوسرے کی لڑکی کا عقیقہ کرے تو ل کے بعد اس کا اور اس کے باپ کا نام لے) مِنَ النَّارِ وَ تَقَبَّلْھَامِنِّیْ کَمَاتَقَبَّلْتَھَا مِنْ نَبِیِّکَ الْمُصْطَفٰی وَحَبِیْبِکَ الْمُجْتَبٰی عَلَیْہِ التَّحِیَّۃُ وَالثَّنَاءُ اِنَّ صَلَاتِیْ وَ نُسُکِیْ وَ مَحْیَایَ وَ مَمَاتِیْ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَبِذٰلِکَ اُمِرْتُ وَاَنَا مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ اَللّٰھُمَّ مِنْکَ وَلَکَ بِسْمِ اللّٰہِ اَللّٰہُ اَکْبَرْ کہہ کر ذبح کرے۔

سوال:۔ اگر یہ دعا نہ پڑھے تو عقیقہ ہوگا یا نہیں؟

جواب:۔ اگر یہ دعا نہ پڑھے تو عقیقہ کی نیت سے بِسْمِ اللّٰہِ اَللّٰہُ اَکْبَرْ کہہ کر ذبح کر دے تو بھی عقیقہ ہو جائے گا۔ (بہار شریعت)

نماز جنازہ کا بیان

سوال:۔ نماز جنازہ فرض ہے یا واجب؟

جواب:۔ نماز جنازہ فرض کفایہ ہے یعنی اگر ایک شخص نے پڑھ لی تو سب بری الذمہ ہوگئے اور اگر خبر ہو جانے کے بعد کسی نے نہ پڑھی تو سب گناہ گار ہوئے۔

سوال:۔ جنازہ میں کتنی چیزیں فرض ہیں؟

جواب:۔ دو چیزیں فرض ہیں۔ چار بار اللہ اکبر کہنا، قیام کرنا یعنی کھڑا ہونا۔

سوال:۔ نماز جنازہ میں کتنی چیزیں سنت ہیں؟

جواب:۔ نماز جنازہ میں تین چیزیں سنت مؤکدہ ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی ثناء، حضور ﷺ پر درود اور میت کیلئے دعا۔ (بہار شریعت)

سوال:۔ نماز جنازہ پڑھنے کا طریقہ کیا ہے؟

جواب:۔ پہلے نیت کرے "نیت کی میں نے نماز جنازہ کی چار تکبیروں کے ساتھ اللہ تعالیٰ

کیلئے دعا اس میت کیلئے (مقتدی اتنا اور کہے، پیچھے اس امام کے) منہ میرا طرف کعبہ شریف کے۔ پھر دونوں کانوں تک دونوں ہاتھ اٹھا کر اللہ اکبر کہتا ہوا ہاتھ واپس لائے اور ناف کے نیچے باندھ لے۔ پھر ثناء پڑھے۔ سُبْحٰنَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالٰى جَدُّكَ وَلَا اِلٰهَ غَيْرُكَ پھر بغیر ہاتھ اٹھائے اللہ اکبر کہے اور درود ابراہیمی پڑھے جو پنج وقتی نماز میں پڑھے جاتے ہیں۔ پھر بغیر ہاتھ اٹھائے اللہ اکبر کہے اور بالغ کا جنازہ ہو تو یہ دعا پڑھے اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِحَيِّنَا وَ مَيِّتِنَا وَ شَاهِدِنَا وَغَائِبِنَا وَ صَغِيْرِنَا وَ كَبِيْرِنَا وَ ذَكَرِنَا وَ اُنْثَانَا اَللّٰهُمَّ مَنْ اَحْيَيْتَهٗ مِنَّا فَاَحْيِهٖ عَلَى الْاِسْلَامِ وَمَنْ تَوَفَّيْتَهٗ مِنَّا فَتَوَفَّهٗ عَلَى الْاِيْمَانِ اسکے بعد چوتھی تکبیر کہے پھر کوئی دعا پڑھے ہاتھ کھول کر سلام پھیر دے۔ اور اگر نابالغ بچے کا جنازہ ہو تو یہ دعا پڑھی جائے۔ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ لَنَا فَرَطًاوَّ اجْعَلْهُ لَنَا اَجْرًاوَّذُخْرًاوَّ اجْعَلْهُ لَنَا شَافِعًاوَّ مُشَفَّعًا....... اور اگر نابالغ لڑکی کا جنازہ ہو تو یہ دعا پڑھے۔ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهَا لَنَا فَرَطًاوَّ اجْعَلْهَا لَنَا اَجْرًاوَّذُخْرًاوَّ اجْعَلْهَا لَنَا شَافِعَةًوَّ مُشَفَّعَةً

سوال:۔ عصر یا فجر کی نماز کے بعد جنازہ پڑھنا کیسا ہے؟

جواب:۔ جائز ہے۔ اور یہ جو عوام میں مشہور ہے کہ نہیں جائز غلط ہے۔

سوال:۔ کیا سورج نکلنے، ڈوبنے اور زوال کے وقت نماز جنازہ پڑھنا مکروہ ہے؟

جواب:۔ جنازہ اگر انہی وقتوں میں لایا گیا تو نماز انہی وقتوں میں پڑھیں کوئی کراہت نہیں۔ کراہت اس صورت میں ہے کہ پہلے سے تیار موجود ہے اور تاخیر کی یہاں تک کہ وقت کراہت آ گیا۔ (بہار شریعت)

زکوۃ کا بیان

سوال:۔ زکوۃ فرض ہے یا واجب؟

جواب:۔ زکوۃ فرض ہے۔اس کی فرضیت کا منکر کافر اور نہ ادا کرنے والا فاسق اور ادائیگی میں تاخیر کرنے والا گناہ گار مردود الشہادۃ ہے۔

سوال:۔ زکوۃ فرض ہونے کی شرطیں کیا ہیں؟

جواب:۔ چند شرطیں ہیں۔ مسلمان عاقل بالغ ہونا، مال بقدر نصاب کے پورے طور پر ملکیت میں ہونا، نصاب کا حاجت اصلیہ اور دین سے فارغ ہونا، مال تجارت یا سونا چاندی ہونا اور مال پر پورا سال گذر جانا۔

سوال:۔ سونا چاندی کا نصاب کیا ہے؟

جواب:۔ سونے کا نصاب ساڑھے سات تولہ ہے جس میں چالیسواں حصہ یعنی سوا دو ماشہ زکوۃ فرض ہے۔ اور چاندی کا نصاب ساڑھے باون تولہ ہے جس میں ایک تولہ تین ماشہ چھ رتی زکوۃ فرض ہے۔ سونا چاندی کے بجائے بازار کے بھاؤ سے ان کی قیمت لگا کر روپیہ وغیرہ دینا بھی جائز ہے۔ (بہار شریعت)

سوال:۔ کیا سونا چاندی کے زیورات میں بھی زکوۃ فرض ہے؟

جواب:۔ ہاں سونا چاندی کے زیورات میں بھی زکوۃ واجب ہوتی ہے۔

سوال:۔ تجارتی مال کا نصاب کیا ہے؟

جواب:۔ تجارتی مال کی قیمت لگائی جائے پھر اس سے سونا چاندی کا نصاب پورا ہوا تو اس کے حساب سے زکوۃ نکالی جائے۔

سوال:۔ کم سے کم کتنے روپے ہوں کہ جن پر زکوۃ واجب ہوتی ہے؟

جواب:۔ اگر سونا چاندی نہ ہو اور نہ مال تجارت ہو تو کم سے کم اپنے روپے ہوں کہ بازار

سے ساڑھے باون تولے چاندی یا ساڑھے سات تولے سونا خرید ا جا سکے تو ان روپوں کی زکوۃ واجب ہوتی ہے۔

سوال:۔اگر کسی کے پاس سونا ساڑھے سات تولہ سے کم ہے اور چاندی بھی ساڑھے باون تولہ سے کم ہے اور نہ مال تجارت ہے نہ روپیہ تو اس پر زکوۃ فرض ہے یا نہیں؟

جواب:۔چاندی کی قیمت کا سونا فرض کرنے سے اگر سونے کا نصاب پورا ہو جائے یا سونے کی قیمت کی چاندی فرض کرنے سے چاندی کا نصاب پورا ہو جائے تو اس پر زکوۃ فرض ہے ورنہ نہیں۔ (بہار شریعت)

سوال:۔حاجت اصلیہ کسے کہتے ہیں؟

جواب:۔زندگی بسر کرنے کیلئے جس چیز کی ضرورت ہوتی ہے جیسے جاڑے گرمیوں میں پہننے کیلئے کپڑے، خانہ داری کے سامان، پیشہ وروں کے اوزار اور سواری کیلئے سائیکل وغیرہ یہ سب حاجت اصلیہ میں سے ہیں ان میں زکوۃ واجب نہیں۔ (شامی وغیرہ)

سوال:۔نصاب کا دین سے خارج ہونے کا کیا مطلب ہے؟

جواب:۔اس کا مطلب یہ ہے مالک نصاب پر دین نہ ہو یا دین ہو تو اتنا کہ اگر دین ادا کر دے تو نصاب باقی نہ رہے تو اس صورت میں زکوۃ واجب نہیں۔

(عالمگیری وغیرہ)

سوال:۔مال پر پورا سال گذر جانے کا کیا مطلب ہے؟

جواب:۔اس کا مطلب یہ ہے کہ حاجت اصلیہ سے جس تاریخ کو پورا نصاب بچ گیا اس تاریخ سے نصاب کا سال شروع ہو گیا پھر آئندہ اگر اسی تاریخ کو پورا نصاب پایا گیا تو زکوۃ دینا واجب ہے۔اگر درمیان سال میں نصاب کی کمی ہو گئی تو یہ کمی کچھ اثر نہ کرے گی۔

(بہار شریعت)

عشر کا بیان

سوال:۔ کن چیزوں کی پیداوار میں عشر واجب ہے؟

جواب:۔ گیہوں، جو، جوار، باجرہ، دھان، اور ہر قسم کے غلے اور السی، کسم، اخروٹ، بادام اور ہر قسم کے میوے، روئی، پھول، گنا، خربوزہ، تربوز، کھیرا، ککڑی، بینگن اور ہر قسم کی ترکاری سب میں عشر واجب ہے تھوڑا پیدا ہو یا زیادہ۔

(بہار شریعت)

سوال:۔ کن صورتوں میں دسواں حصہ اور کن صورتوں میں بیسواں حصہ واجب ہوتا ہے؟

جواب:۔ جو پیداوار بارش یا زمین کی نمی سے ہو اس میں دسواں حصہ واجب ہوتا ہے۔ اور جو پیداوار چرسے، ڈول، پمپنگ مشین یا ٹیوب ویل وغیرہ کے پانی سے ہو یا خریدے ہوئے پانی سے ہو اس میں بیسواں حصہ واجب ہوتا ہے۔

(درمختار)

سوال:۔ کیا کھیتی کے اخراجات ہل، بیل اور کام کرنے والوں کی مزدوری نکال کر دسواں بیسواں واجب ہوتا ہے؟

جواب:۔ نہیں بلکہ پوری پیداوار کا دسواں بیسواں واجب ہے۔

سوال:۔ گورنمنٹ کو جو مال گزاری دی جاتی ہے وہ عشر کی رقم سے مبرا کی جائے گی یا نہیں؟

جواب:۔ وہ رقم عشر سے مجرا نہیں کی جائے گی۔

(فتاوی رضویہ۔ بہار شریعت)

سوال:۔ زمین اگر بٹائی پر دی تو عشر کس پر واجب ہے؟

جواب:۔ زمین اگر بٹائی پر دی تو عشر دونوں پر واجب ہے۔

(ردالمختار)

زکوۃ کا مال کن لوگوں پر صرف کیا جائے؟

سوال:۔ زکوۃ اور عشر کا مال کن لوگوں کو دیا جاتا ہے؟

جواب:۔ جن لوگوں کو زکوۃ دی جاتی ہے ان میں سے چند یہ ہیں۔

(۱) فقیر یعنی وہ شخص کہ جس کے پاس کچھ مال ہے لیکن نصاب بھر نہیں۔ (۲) مسکین یعنی وہ شخص جس کے پاس کھانے کیلئے غلہ اور بدن چھپانے کیلئے کپڑا بھی نہ ہو۔ (۳) قرض دار یعنی وہ شخص کہ جس کے ذمہ قرض ہو اور اس کے پاس قرض سے فاضل کوئی مال بقدر نصاب نہ ہو (۴) مسافر جس کے پاس سفر کی حالت میں مال نہ رہا ہو اسے بقدر ضرورت زکوۃ دینا جائز ہے۔

(درمختار، ردالمختار، عالمگیری، بہار شریعت)

سوال:۔ کن لوگوں کو زکوۃ دینا جائز نہیں؟

جواب:۔ جن لوگوں کو زکوۃ دینا جائز نہیں ان میں سے چند یہ ہیں۔ (۱) مال دار یعنی وہ شخص جو مالک نصاب ہو۔ (۲) بنی ہاشم یعنی حضرت علی، حضرت جعفر، حضرت عقیل اور حضرت عباس و حارث بن عبدالمطلب کی اولاد کو زکوۃ دینا جائز نہیں۔ (۳) اپنی اصل اور فرع یعنی ماں باپ، دادا دادی، نانا نانی وغیرہ اور بیٹا بیٹی پوتا پوتی نواسا نواسی کو زکوۃ دینا جائز نہیں۔ (۴) عورت اپنے شوہر کو اور شوہر اپنی بیوی کو اگرچہ طلاق دے دی ہو تاوقتیکہ عدت میں ہو زکوۃ نہیں دے سکتا۔ (۵) مالدار مرد کے نابالغ بچے کو زکوۃ نہیں دے سکتا اور مالدار کی بالغ اولاد کو جب کہ مالک نصاب نہ ہو دے سکتا ہے۔ (۶) وہابی یا کسی دوسرے مرتد اور بد مذہب اور کافر کو زکوۃ دینا جائز نہیں۔ (درمختار، ردالمختار، عالمگیری)

سوال:۔ سید کو زکوۃ دینا جائز ہے یا نہیں؟

جواب:۔ سید کو زکوۃ دینا جائز نہیں اس لئے کہ وہ بھی بنی ہاشم میں سے ہیں۔

سوال:۔زکوۃ کا پیسہ مسجد میں لگانا جائز ہے یا نہیں؟

جواب:۔زکوہ کا مال مسجد میں لگانا، مدرسہ تعمیر کرنا، یا اس سے میت کو کفن دینا یا کنواں وغیرہ بنوانا جائز نہیں۔یعنی اگر ان چیزوں میں زکوۃ کا مال خرچ کرے گا تو زکوۃ ادا نہ ہوگی۔

(بہارشریعت)

سوال:۔کسی غریب کے ذمہ روپیہ باقی ہے تو اسے معاف کر دینے سے زکوۃ ادا ہوگی یا نہیں؟

جواب:۔معاف کر دینے سے زکوۃ ادا نہ ہوگی۔ہاں اگر اس کے ہاتھ میں زکوۃ کا مال دے کر لے لے تو ادا ہو جائے گی۔ (درمختار۔بہارشریعت)

سوال:۔کچھ لوگ اپنے آپ کو خاندانی فقیر کہتے ہیں ان کو زکوۃ اور غلہ کا عشر دینا جائز ہے یا نہیں؟

جواب:۔اگر وہ لوگ صاحب نصاب ہوں تو انہیں زکوۃ اور عشر دینا جائز نہیں۔

سوال:۔کن لوگوں کو زکوۃ دینا افضل ہے؟

جواب:۔زکوۃ اور صدقات میں افضل یہ ہے کہ پہلے اپنے بھائیوں بہنوں کو دے پھر ان کی اولاد کو پھر چچا اور پھوپھیوں کو پھر ان کی اولاد کو پھر ماموں اور خالہ کو پھر ان کی اولاد کو پھر دوسرے رشتہ داروں کو پھر پڑوسیوں کو پھر اپنے پیشہ والوں کو پھر اپنے شہر یا گاؤں کے رہنے والوں کو اور ایسے طالب علم کو بھی زکوۃ دینا افضل ہے کہ جو علم دین حاصل کر رہا ہو بشرطیکہ یہ لوگ صاحب نصاب نہ ہوں۔ (بہارشریعت)

صدقہ ء فطر کا بیان

سوال:۔صدقہ ء فطر دینا کس پر واجب ہوتا ہے؟

جواب:۔ہر مالک نصاب پر اپنی طرف سے اور اپنی ہر نابالغ اولاد کی طرف سے ایک ایک صدقہ ءفطر دینا عیدالفطر کے دن واجب ہوتا ہے۔

سوال:۔ صدقہ ءفطر کی مقدار کیا ہے؟

جواب:۔ صدقہ ءفطر کی مقدار یہ ہے کہ گیہوں یا اس کا آٹا آدھا صاع دیں اور کھجور منقی یا جو یا اس کا آٹا ایک صاع دیں اور اگر ان چاروں کے علاوہ کوئی دوسری چیز دینا چاہیں مثلاً چاول، باجرہ، یا کوئی غلہ یا کپڑا وغیرہ کوئی سامان دینا چاہیں تو قیمت کا لحاظ کرنا ہوگا۔ یعنی اس چیز کا آدھا صاع گیہوں یا ایک صاع جو کی قیمت کا ہونا ضروری ہے۔ (درمختار، بہار شریعت)

سوال:۔ صاع کتنی مقدار کا ہوتا ہے؟

جواب:۔ اعلیٰ درجہ کی تحقیق اور احتیاط یہ ہے کہ صاع کا وزن تین سو اکیاون روپیہ بھر ہوتا ہے اور آدھا صاع ایک سو پچھتر روپے اٹھنی بھر اوپر۔

(فتاوی رضویہ، بہار شریعت)

سوال:۔ نئے وزن سے صاع کتنے کا ہوتا ہے؟

جواب:۔ نئے وزن سے ایک صاع چار کلو اور تقریباً ۹۴ گرام کا ہوتا ہے۔ اور آدھا صاع دو کلو تقریباً ۴۷ گرام ہوتا ہے۔

سوال:۔ اگر گیہوں یا جو دینے کی بجائے ان کی قیمت دی جائے تو کیا حکم ہے؟

جواب:۔ گیہوں یا جو دینے کی بجائے ان کی قیمت دینا افضل ہے۔

سوال:۔ صدقہ ءفطر کن لوگوں کو دینا جائز ہے؟

جواب:۔ جن لوگوں کو زکوۃ دینا جائز ہے ان کو صدقہ ءفطر دینا بھی جائز ہے اور جن لوگوں کو زکوٰۃ دینا جائز نہیں ان کو صدقہ فطر دینا بھی جائز نہیں۔ (درمختار وغیرہ)

روزہ کا بیان

سوال:۔ روزہ کسے کہتے ہیں؟

جواب:۔ صبح صادق سے غروب آفتاب تک نیت کے ساتھ کھانے پینے اور جماع سے رکنے کا نام روزہ ہے۔

سوال:۔رمضان شریف کے روزے کن لوگوں پر فرض ہیں؟

جواب:۔رمضان شریف کے روزے ہر مسلمان عاقل مرد اور عورت پر فرض ہیں۔ان کی فرضیت کا انکار کرنے والا کافر اور بلا عذر چھوڑنے والا سخت گناہ گار اور فاسق مردود الشہادۃ ہے۔اور؛بچہ کی عمر جب دس سال کی ہو جائے اور اس میں روزہ رکھنے کی طاقت ہو تو اسے روزہ رکھوایا جائے اور نہ رکھے تو مار کر رکھوائیں۔

(بہار شریعت)

سوال:۔کن صورتوں میں رزہ نہ رکھنے کی اجازت ہے؟

جواب:۔جن صورتوں میں روزہ نہ رکھنے کی اجازت ہے ان میں سے بعض یہ ہیں۔(۱) سفر یعنی تین دن کی راہ کے ارادہ سے باہر نکلنا لیکن اگر سفر میں مشقت نہ ہو تو روزہ رکھنا افضل ہے۔(۲،۳) حاملہ اور دودھ پلانے والی عورت کو اپنی جان یا بچہ کا صحیح اندیشہ ہو تو اس حالت میں روزہ نہ رکھنے کی اجازت ہے۔(۴) مرض یعنی مریض کو مرض بڑھ جانے یا دیر سے اچھا ہونے یا تندرست کو بیمار ہو جانے کا غالب گمان ہو تو اس دن روزہ نہ رکھنا جائز ہے۔(۵) شیخ فانی یعنی وہ بوڑھا کہ نہ اب روزہ رکھ سکتا ہے اور نہ آئندہ اس میں اتنی طاقت آنے کی امید ہے کہ رکھ سکے گا تو اسے روزہ نہ رکھنے کی اجازت ہے۔اور حیض اور نفاس کی حالتوں میں روزہ رکھنا جائز نہیں۔ (درمختار، بہار شریعت)

سوال:۔کیا مذکورہ بالا لوگوں کو بعد میں روزہ کی قضا کرنا فرض ہے؟

جواب:۔ہاں عذر ختم ہو جانے کے بعد سب لوگوں کو روزہ کی قضا کرنا فرض ہے اور شیخ فانی اگر جاڑوں میں قضا رکھ سکتا ہے تو رکھے ورنہ ہر روزہ کے بدلے صدقہ ءفطر کی مقدار مسکین کو دے دے۔ (درمختار۔بہار شریعت)

سوال:۔جن لوگوں کو روزہ نہ رکھنے کی اجازت ہے کیا وہ کسی چیز کو اعلانیہ کھا پی سکتے ہیں؟

جواب:۔نہیں۔انہیں بھی کسی چیز کو اعلانیہ کھانے پینے کی اجازت نہیں۔

سوال:۔ جو شخص بلا عذر شرعی رمضان میں کھلے عام کھائے پیئے تو اس کیلئے کیا حکم ہے؟

جواب:۔ ایسے شخص کے بارے میں بادشاہ اسلام کو حکم ہے کہ اسے قتل کر دے اور جہاں بادشاہ اسلام نہ ہو سب مسلمان اس کا بائیکاٹ کریں۔

سوال:۔ رمضان کے روزہ کی نیت کس طرح کی جاتی ہے؟

جواب:۔ نیت دل کے ارادہ کا نام ہے مگر زبان سے کہہ لینا مستحب ہے۔ اگر رات میں نیت کرے تو یوں کہے۔

نَوَيۡتُ اَنۡ اَصُوۡمَ غَدًا لِلّٰهِ تَعَالىٰ مِنۡ فَرۡضِ رَمَضَانَ

اور دن میں نیت کرے تو یوں کہے۔

نَوَيۡتُ اَنۡ اَصُوۡمَ هٰذَا الۡيَوۡمِ لِلّٰهِ تَعَالىٰ مِنۡ فَرۡضِ رَمَضَانَ

سوال:۔ روزہ افطار کرنے کے وقت کون سی دعا پڑھی جاتی ہے؟

جواب:۔ یہ دعا پڑھی جاتی ہے۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّىۡ لَكَ صُمۡتُ وَ بِكَ اٰمَنۡتُ وَ عَلَيۡكَ تَوَكَّلۡتُ وَ عَلٰى رِزۡقِكَ اَفۡطَرۡتُ فَاغۡفِرۡلِىۡ مَا قَدَّمۡتُ وَمَآ اَخَّرۡتُ.

روزہ توڑنے اور نہ توڑنے والی چیزوں کا بیان

سوال:۔ کن چیزوں سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے؟

جواب:۔ کھانے پینے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے جبکہ روزہ دار ہونا یاد ہے اور حقہ، بیڑی، سگریٹ وغیرہ پینے اور پان یا صرف تمباکو کھانے سے بھی بشرط یاد روزہ جاتا رہے گا۔ کلی کرنے میں بلا قصد پانی حلق سے اتر گیا یا ناک میں پانی چڑھایا اور دماغ تک چڑھ گیا۔ یا کان میں تیل ٹپکایا یا ناک میں دوائی ڈالی اگر روزہ دار ہونا یاد ہے تو روزہ ٹوٹ گیا ورنہ نہیں، قصداً منہ بھر تے کی اور روزہ دار ہونا یاد ہے تو روزہ جاتا رہا اور منہ بھر نہ ہو تو نہیں۔ اور اگر بلا

اختیار قے ہو اور منہ بھر نہ ہو تو روزہ نہ گیا اور اگر منہ بھر ہو تو لوٹانے کی صورت میں جاتا رہا ورنہ نہیں۔ (بہار شریعت)

سوال:۔ کن چیزوں سے روزہ نہیں ٹوٹتا؟

جواب:۔ بھول کر کھانے پینے سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔ تیل یا سرمہ ڈالنے اور مکھی، دھواں یا آٹے کا غبار حلق میں جانے سے روزہ نہیں جاتا کلی کی پانی بالکل الٹ دیا صرف کچھ تری منہ میں باقی رہ گئی تھی تھوک کے ساتھ اسے نگل گیا یا کان میں پانی چلا گیا۔ یا کھنکار منہ میں آیا اور کھا گیا اگرچہ کتنا ہو روزہ نہ جائے گا۔ احتلام ہوا یا غیبت کی تو روزہ نہ گیا اگرچہ غیبت سخت گناہ کبیرہ ہے۔ اور جنابت کی حالت میں صبح کی بلکہ اگرچہ سارے دن جنب رہا روزہ نہ گیا۔ مگر اتنی دیر تک قصداً غسل نہ کرنا کہ نماز قضا ہو جائے گناہ اور حرام ہے۔

(بہار شریعت)

روزہ کے مکروہات

سوال:۔ کن چیزوں سے روزہ مکروہ ہو جاتا ہے؟

جواب:۔ جھوٹ، غیبت، چغلی کھانے، گالی دینے، بیہودہ بات کرنے اور کسی کو تکلیف دینے سے روزہ مکروہ ہو جاتا ہے۔ (بہار شریعت)

سوال:۔ کیا روزہ دار کو کلی کیلئے منہ بھر پانی لینا مکروہ ہے؟

جواب:۔ ہاں روزہ دار کو کلی کرنے کیلئے منہ بھر پانی لینا مکروہ ہے۔

سوال:۔ کیا روزہ کی حالت میں خوشبو سونگھنا، تیل مالش کرنا، اور سرمہ لگانا مکروہ ہے؟

جواب:۔ نہیں۔ روزہ کی حالت میں خوشبو سونگھنا، تیل مالش کرنا، اور سرمہ لگانا مکروہ نہیں ہے مگر مردوں کو زینت کیلئے سرمہ لگانا ہمیشہ مکروہ ہے اور روزہ کی حالت میں بدرجہ اولیٰ مکروہ ہے۔ (بہار شریعت)

سوال:۔ کیا روزہ میں مسواک کرنا مکروہ ہے؟

جواب:۔نہیں روزہ میں مسواک کرنا مکروہ نہیں جیسے اور دنوں میں مسواک کرنا سنت ہے ویسے ہی روزہ میں بھی مسنون ہے۔چاہے مسواک خشک ہو یاتر اور زوال سے پہلے کرے یا بعد میں کسی وقت مکروہ نہیں۔

(بہارشریعت وغیرہ)

نکاح کا بیان

سوال:۔نکاح کرنا کیسا ہے؟

جواب:۔جو شخص نان ونفقہ کی قدرت رکھتا ہو اگر اسے یقین ہو کہ نکاح نہیں کرے گا تو گناہ میں مبتلا ہو جائے گا تو ایسے شخص کو نکاح کرنا فرض ہے۔اور اگر گناہ کا یقین نہیں بلکہ صرف اندیشہ ہے تو نکاح کرنا واجب ہے اور شہوت کا بہت زیادہ غلبہ نہ ہو تو نکاح کرنا سنت مؤکدہ ہے۔اور اگر اس بات کا اندیشہ ہو نکاح کرے گا تو نان نفقہ نہ دے سکے گا یا نکاح کے بعد جو فرائض متعلقہ ہیں انہیں پورا نہ کر سکے گا نکاح کرنا مکروہ ہے۔اور اگر ان باتوں کا اندیشہ ہی نہیں بلکہ یقین ہو تو نکاح کرنا حرام ہے۔ (درمختار، بہارشریعت)

سوال:۔کن عورتوں سے نکاح کرنا حرام ہے؟

جواب:۔ماں، بیٹی، بہن، پھوپھی، خالہ، بھتیجی، بھانجی، دودھ پلانے والی ماں، دودھ شریک بہن، ساس، مدخولہ بیوی کی بیٹی، نسبی بیٹا کی بیوی، دو بہنوں کو اکٹھا کرنا، شوہر والی عورت، کافرہ اصلیہ اور مرتدہ، وہابیہ، ان سب سے نکاح کرنا حرام ہے۔.....اس مسئلہ کی مزید وضاحت بہارشریعت وغیرہ سے معلوم کریں۔

سوال:۔اگر لڑکا لڑکی نابالغ ہوں تو نکاح کیسے ہوگا؟

جواب:۔اگر لڑکا لڑکی نابالغ ہوں تو ان کے ولی کی اجازت سے ہوگا۔

سوال:۔ولی ہونے کا حق کس کو ہے؟

جواب:۔اگر عورت مجنون ہے اور بیٹے والی ہے تو اس کے بیٹے کو ولی ہونے کا حق ہے پھر اس کے پوتے وغیرہ کو۔اگر یہ نہ ہوں یا جس کا نکاح ہے وہ نابالغ ہو تو باپ ولی ہوگا۔اگر یہ نہ ہو تو دادا پھر پردادا وغیرہ، پھر حقیقی بھائی، پھر سوتیلا بھائی، پھر حقیقی بھائی کا بیٹا، پھر سوتیلے بھائی کا بیٹا، پھر حقیقی چچا، پھر سوتیلا چچا، پھر حقیقی چچا کا بیٹا، پھر سوتیلے چچا کا بیٹا، پھر باپ کے حقیقی چچا کا بیٹا پھر سوتیلے چچا کا بیٹا۔خلاصہ یہ کہ اس خاندان میں سب سے زیادہ قریب کا رشتہ دار جو مرد ہو وہی ولی ہوگا۔اور اگر یہ سب نہ ہوں تو ماں ولی ہے، پھر دادی پھر نانی، پھر بیٹی پھر پوتی وغیرہ پھر نانا۔ (عالمگیری، درمختار، بہار شریعت)

نکاح پڑھانے کا طریقہ

سوال:۔نکاح پڑھانے کا طریقہ کیا ہے؟

جواب:۔نکاح پڑھانے کا بہتر طریقہ یہ ہے کہ دلہن اگر بالغ ہو تو نکاح پڑھانے والا دلہن سے ورنہ اس کے ولی کی اجازت لے کر مجلس نکاح میں آئے۔دولہا کو پانچوں کلمے یا کلمہ طیبہ اور ایمان مجمل و مفصل پڑھائے پھر کھڑے ہو کر خطبہ نکاح پڑھے اور بیٹھ کر پڑھنا بھی جائز ہے۔پھر دولہا کی طرف مخاطب ہو کر یوں کہے کہ میں نے بحیثیت وکیل فلاں بنت فلاں، (مثلاً ہندہ بنت زینب) کو اتنے مہر کے بدلے آپ کے نکاح میں دیا۔کیا آپ نے قبول کیا؟ جب دولہا قبول کر لے تو نکاح پڑھانے والا دولہا دلہن کے درمیان الفت اور محبت کی دعا کرے۔

خطبۂ نکاح

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ نَحْمَدُہٗ وَنَسْتَعِیْنُہٗ وَنَسْتَغْفِرُہٗ وَ
نُؤْمِنُ بِہٖ وَنَتَوَکَّلُ عَلَیْہِ وَنَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شُرُوْرِ
اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَیِّئَاتِ اَعْمَالِنَا مَنْ یَّھْدِہِ اللّٰہُ
فَلَا مُضِلَّ لَہٗ وَمَنْ یُّضْلِلْہُ فَلَا ھَادِیَ لَہٗ ط وَنَشْھَدُ
اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ ط وَنَشْھَدُ
اَنَّ سَیِّدَنَا مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ ط اَعُوْذُ بِاللّٰہِ
مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ
الرَّحِیْمِ ط یٰٓاَیُّھَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّکُمُ الَّذِیْ
خَلَقَکُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَۃٍ وَّخَلَقَ مِنْھَا زَوْجَھَا
وَبَثَّ مِنْھُمَا رِجَالًا کَثِیْرًا وَّنِسَآءً ط وَاتَّقُوا اللّٰہَ
الَّذِیْ تَسَآءَلُوْنَ بِہٖ وَالْاَرْحَامَ ط اِنَّ اللّٰہَ کَانَ
عَلَیْکُمْ رَقِیْبًا ط یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰہَ
حَقَّ تُقَاتِہٖ وَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ ط

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَقُوْلُوْا قَوْلًا سَدِيْدًا
يُّصْلِحْ لَكُمْ اَعْمَالَكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ
وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِيْمًا ؕ
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النِّكَاحُ
مِنْ سُنَّتِيْ فَمَنْ رَغِبَ عَنْ سُنَّتِيْ فَلَيْسَ
مِنِّيْ ط صَدَقَ اللّٰهُ وَصَدَقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَسْلِيْمًا كَثِيْرًا ؕ

طلاق کا بیان

سوال:۔طلاق کسے کہتے ہیں؟

جواب:۔عورت نکاح سے شوہر کی پابند ہوجاتی ہے اس پابندی کے اٹھانے کو طلاق کہتے ہیں۔

سوال:۔طلاق دینا کیسا ہے؟

جواب:۔طلاق دینا جائز ہے لیکن بغیر وجہ شرعی ممنوع ہے اور وجہ شرعی ہو تو طلاق دینا مباح ہے بلکہ اگر عورت شوہر کو یا دوسروں کو تکلیف دیتی ہو یا نماز نہ پڑھتی ہو تو طلاق دینا مستحب ہے اور اگر شوہر نامرد ہو یا اس پر کسی نے جادو کردیا ہو کہ ہمبستری نہیں کرپاتا اور اس کے ازالہ کی بھی کوئی صورت نظر نہیں آتی تو ان صورتوں میں طلاق دینا واجب ہے اگر طلاق نہیں دے گا تو گناہ گار ہوگا۔ (درمختار بہار شریعت)

سوال:۔طلاق دینے کا بہترین طریقہ کیا ہے؟

جواب:۔طلاق دینے کا بہترین طریقہ یہ ہے کہ جس طہر میں ہمبستری نہ کی ہو اس میں ایک طلاق رجعی دے اور عورت کے قریب نہ جائے یہاں تک کہ عدت گذر جائے لیکن اگر طلاق رجعی کی صورت میں رجعت سے عورت کو ضرر پہنچنے کا اندیشہ ہو تو وہ ایک طلاق بائن حاصل کرے اور اگر عورت مدخولہ ہو یعنی شوہر اس سے ہمبستری کرچکا ہو تو تین طلاق نہ دے کہ اس صورت میں بغیر حلالہ دوبارہ نکاح نہ ہوگا اور اگر شوہر نے اس سے ہمبستری نہیں کی ہے تو اسے تین طلاق دی یا طلاق مغلظہ دی کہ اس صورت میں وہ بھی بغیر حلالہ طلاق دینے والے کیلئے حلال نہ ہوگی۔

عدت کا بیان

سوال:۔عدت کتنے دن کی ہوتی ہے؟

جواب :۔ بیوہ عورت اگر حاملہ ہوتو اس کی عدت بچہ پیدا ہونا ہے۔اور بیوہ اگر حاملہ نہ ہوتو اس کی عدت چار مہینہ دس دن ہے۔اور طلاق والی عورت اگر حاملہ ہوتو اس کی عدت بھی بچہ جننا ہے۔اور طلاق والی عورت اگر آئسہ یعنی پچپن سالہ یا نابالغہ ہوتو اس کی عدت تین ماہ ہے اور طلاق والی عورت اگر حاملہ، نابالغہ یا پچپن سالہ نہ ہو یعنی حیض والی ہوتو اس کی عدت تین حیض ہے خواہ یہ تین حیض تین ماہ یا تین سال یا اس سے زیادہ میں آئیں۔

نوٹ :۔(۱) طلاق والی غیر مدخولہ عورت یعنی جس سے شوہر نے ہمبستری نہیں کی ہے اور اس سے تنہائی بھی نہیں ہوئی ہے تو ایسی عورت کیلئے کوئی عدت نہیں۔(۲) عوام میں جو یہ مشہور ہے کہ طلاق والی عورت کی عدت تین مہینہ تیرہ دن ہے تو یہ بالکل غلط اور بے بنیاد ہے۔جس کی شریعت میں کوئی اصل نہیں۔

کھانے کا بیان

کھانا کھانے سے پہلے اور بعد میں دونوں ہاتھ گٹوں تک دھوئے صرف ایک ہاتھ یا فقط انگلیاں نہ دھوئے کہ سنت ادا نہ ہوئی۔کھانے سے پہلے ہاتھ دھو کر پونچھنا منع ہے اور کھانے کے بعد ہاتھ دھو کر پونچھ لیں کہ کھانے کا اثر باقی نہ رہے۔بسم اللہ پڑھ کر کھانا شروع کریں۔اگر شروع میں بسم اللہ پڑھنا بھول جائے تو جب یاد آئے یہ دعا پڑھے بسم اللہ فی اولہ و اخرہ ۔روٹی پر کوئی چیز نہ رکھی جائے اور ہاتھ کو روٹی سے نہ پونچھیں، ننگے سر کھانا ادب کے خلاف ہے۔کھانے کے وقت بایاں پاؤں بچھا دے اور داہنا کھڑا رکھے یا سرین پر بیٹھے اور دونوں گھٹنے کھڑے رکھے کھانے کے وقت باتیں کرتا رہے۔ بالکل چپ رہنا مجوسیوں کا طریقہ ہے مگر بیہودہ باتیں نہ کہے بلکہ اچھی باتیں کہے، کھانے کے بعد انگلیاں چاٹ لے اور برتن کو بھی انگلیوں سے پونچھ کر چاٹ لے۔کھانے کی ابتدا نمک سے کی جائے اور ختم بھی اسی پر کریں کہ اس سے بہت سی بیماریاں دفع ہوجاتی

ہیں۔کھانے کے بعد یہ دعا پڑھے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَکَفَانَا وَجَعَلْنَا مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ۔

پینے کا بیان

پانی بسم اللہ پڑھ کر داہنے ہاتھ سے پیئے۔بائیں ہاتھ سے پینا شیطان کا کام ہے اور تین سانس میں پیئے، ہر مرتبہ منہ سے ہٹا کر سانس لے۔پہلی اور دوسری مرتبہ ایک ایک گھونٹ پیۓ اور تیسری سانس میں جتنا چاہے پی سکتا ہے، کھڑے ہو کر ہرگز نہ پیۓ۔حدیث شریف میں ہے کہ جو شخص بھول کر ایسا کر گزرے وہ قے کر دے۔اور پانی کو چوس کر پیۓ غٹ غٹ بڑے گھونٹ نہ پیۓ۔جب پی چکے تو الحمد اللہ کہے، پینے کے بعد گلاس وغیرہ کا بچا ہوا پانی پھینکنا اسراف وگناہ ہے۔صراحی میں منہ لگا کر پینا منع ہے، اسی طرح لوٹے کی ٹونٹی سے بھی پینا منع ہے مگر جبکہ دیکھ لیا ہو کہ ان میں کوئی چیز نہیں ہے تو حرج نہیں۔

لباس کا بیان

اتنا لباس ضرور پہنیں کہ جس سے ستر عورت ہو جائے، عورتیں بہت باریک اور چست کپڑا ہرگز نہ پہنیں کہ جس سے بدن کے اعضاء ظاہر ہوں کہ عورتوں کو ایسا کپڑا پہننا حرام ہے اور مرد بھی پاجامہ یا تہبند اتنا ہلکا نہ پہنیں کہ جس سے بدن کی رنگت جھلکے اور ستر عورت نہ ہو کہ مردوں کو بھی ایسا پاجامہ تہبند پہننا حرام ہے اور دھوتی نہ پہنیں کہ دھوتی پہننا ہندوؤں کا طریقہ ہے اور اس سے ستر عورت بھی نہیں ہوتا کہ چلنے میں ران کا پچھلا حصہ کھل جاتا ہے۔مسلمانوں کو اس سے بچنا ضروری ہے اور نیکر جانگھیا ہرگز نہ پہنیں کہ حرام ہے لیکن تہبند وغیرہ کے نیچے پہنے تو حرج نہیں۔

زینت کا بیان

مردوں کا سونے کی انگوٹھی پہننا حرام ہے اور چاندی کی صرف ایک انگوٹھی ایک

نگ والی جو وزن میں ساڑھے چار ماشہ سے کم ہو پہن سکتے ہیں۔اور کئی انگوٹھیاں یا ایک انگوٹھی کئی نگ والی یا چھلے نہیں پہن سکتے کہ ناجائز ہے اور عورتیں سونا چاندی کی ہر قسم کی انگوٹھیاں اور چھلے پہن سکتی ہیں لیکن دوسری دھاتوں کی انگوٹھیاں مثلاً تانبا، پیتل، لوہا اور جست وغیرہ تو یہ مرد و عورت دونوں کیلئے حرام ہے۔لڑکیوں کو سونے چاندی کے زیور پہنانا جائز ہے اور لڑکوں کو حرام ہے۔پہنانے والے گناہ گار ہونگے۔اسی طرح لڑکیوں کے ہاتھ پاؤں مین مہندی لگانا جائز ہے اور لڑکوں کے ہاتھ پاؤں میں زینت کیلئے مہندی لگانا ناجائز ہے۔

سونے کا بیان

سونے سے پہلے سورۂ اخلاص تین بار اور قل اعوذبرب الفلق، قل اعوذبرب الناس اور سورہ فاتحہ ایک ایک بار پڑھنا مسنون ہے۔اس سے سونے والا بلاؤں سے محفوظ ہو جاتا ہے اور یہ دعا پڑھنا بھی مسنون ہے اَللّٰھُمَّ بِاسْمِكَ اَمُوْ تُ وَ اَحْیٰی اور مستحب ہے کہ باوضو سوئے کچھ دیر داہنی کروٹ پرداہنے ہاتھ کو رخسار کے نیچے رکھ کر قبلہ رو سوئے پھر اس کے بعد بائیں کروٹ پر۔پیٹ کے بل نہ لیٹے۔حدیث شریف میں ہے کہ اس طرح لیٹنے کو اللہ تعالیٰ پسند نہیں فرماتا۔اور پاؤں پر پاؤں رکھنا منع ہے جبکہ چت لیٹا ہو اور یہ اس صورت میں ہے جبکہ تہبند پہنے ہو اور ایک پاؤں کھڑا ہو کہ اس طرح بے ستری کا اندیشہ ہے۔اور ایسی چھت پر سونا منع ہے کہ جس پر گرنے سے کوئی روک نہ ہو اور لڑکا جب دس سال کا ہو جائے تو اپنی ماں یا بہن وغیرہ کے ساتھ نہ سلایا جائے بلکہ اس عمر کا لڑکا اتنے بڑے لڑکوں یا مردوں کے ساتھ بھی نہ سوئے اور دن کے ابتدائی حصہ میں سونا یا مغرب و عشاء کے درمیان سونا مکروہ ہے۔اور ہمارے ملک میں اتر کی جانب پاؤں پھیلا کر سونا بلاشبہ جائز ہے۔اسے ناجائز سمجھنا غلطی ہے۔اور جب سو کر اٹھے تو یہ دعا پڑھے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَحْیَا نَا بَعْدَ مَا اَمَاتَنَا وَ اِلَیْهِ النُّشُوْرِ

فاتحہ کا آسان طریقہ

پہلے تین یا پانچ یا سات بار درود شریف پڑھے پھر کم سے کم چاروں قل، سورہٗ فاتحہ اور الم سے مفلحون تک پڑھے پھر آخر میں تین یا پانچ یا سات بار درود شریف پڑھے اور بارگاہ الٰہی میں ہاتھ اٹھا کر یوں دعا کرے۔

یا اللہ! ہم نے جو کچھ درود پڑھا ہے اور قرآن مجید کی آیتیں تلاوت کی ہیں ان کا ثواب (اگر کھانا یا شیرینی ہو تو اتنا اور کہے کہ اس کھانا اور شیرینی کا ثواب) میری جانب سے حضور سرور کائنات ﷺ کو نذر پہنچا دے پھر ان کے وسیلے سے جملہ انبیائے کرام علیہم السلام وصحابہ کرام اور تما اولیا وعلماء کو عطا فرما (پھر اگر کسی خاص بزرگ کو ایصال ثواب کرنا ہو تو ان کا خصوصیت سے نام لے مثلاً یوں کہے کہ) خصوصاً غوث پاک رضی اللہ عنہ یا خواجہ اجمیری رضی اللہ عنہ کو نذر پہنچا دے اور من جملہ مؤمنین ومؤمنات کی ارواح کو ثواب عطا فرما اور کسی عام آدمی کو ایصال ثواب کرنا ہو تو اس کا ذکر خصوصیت سے کرے مثلاً یوں کہے کہ خصوصاً میرے والدین دادا دادی یا نانا نانی کی روح کو ثواب پہنچا دے اور پھر جملہ مؤمنین مؤمنات کی ارواح کو ثواب پہنچا دے۔

امین یا رب العلمین برحمتك یا ارحم الراحمین

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان اور نہایت رحم والا (ہے)

ایمانِ مفصّل

اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ

میں اللہ پر اور اس کے فرشتوں پر اور اس کی کتابوں پر اور اس

وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَالْقَدْرِ خَيْرِهٖ وَشَرِّهٖ مِنَ

کے رسولوں پر اور قیامت کے دن پر اور اچھی اور بری تقدیر کے خالق اللہ اور

اللّٰهِ تَعَالٰى وَالْبَعْثِ بَعْدَ الْمَوْتِ ۝

موت کے بعد اٹھائے جانے پر ایمان لایا۔

ایمانِ مجمل

اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ كَمَا هُوَ بِاَسْمَآئِهٖ وَصِفَاتِهٖ

میں اللہ پر جیسا کہ وہ اپنے اسماء یعنی نام اور اپنی صفات کے

وَقَبِلْتُ جَمِيْعَ اَحْكَامِهٖ اِقْرَارٌۢ بِاللِّسَانِ

ساتھ ہے ایمان لایا اور میں نے اس کے تمام احکام زبان سے اقرار

وَتَصْدِيْقٌۢ بِالْقَلْبِ ط

کرتے ہوئے اور دل سے تصدیق کرتے ہوئے قبول کیے

اوّل کلمہ طیّب

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ ط

اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں محمدؐ (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) اللہ کے رسول ہیں۔

دوئم کلمہ شہادت

اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ

میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں وہ اکیلا

لَہٗ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ ط

ہے اس کا کوئی شریک نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ بیشک محمدؐ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے بندے اور رسول ہیں

سوم کلمہ تمجید

سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَآ اِلٰہَ اِلَّا

اللہ پاک ہے اور سب تعریف اللہ کے لیے ہے اور اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں

اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ ط وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا

اور اللہ بہت بڑا ہے۔ گناہوں سے بچنے کی طاقت اور نیکی کی توفیق مگر اللہ

بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ ط

کی طرف سے جو بہت بلند اور عظمت والا ہے۔

چہارم کلمہ توحید

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ

اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں

الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِيْ وَيُمِيْتُ وَهُوَ

اسی کے لیے بادشاہت اور اسی کے لیے تعریف ہے وہی زندہ کرتا ہے

حَيٌّ لَّا يَمُوْتُ اَبَدًا اَبَدًا ط ذُو الْجَلَالِ

وہی مارتا ہے اور وہ زندہ ہے اس کو ہرگز موت نہیں وہ ہمیشہ رہے گا

وَالْاِكْرَامِ ط بِيَدِهِ الْخَيْرُ ط وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ط

بڑے جلال اور بزرگی والا ہے اس کے ہاتھ میں نیکی ہے اور وہ تمام اشیاء پر قادر ہے۔

پنجم کلمہ استغفار

اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ رَبِّيْ مِنْ كُلِّ ذَنْبٍ اَذْنَبْتُهٗ

میں اللہ سے معافی مانگتا ہوں جو میرا رب ہے ہر گناہ سے جو میں نے

عَمَدًا اَوْ خَطَاءً سِرًّا اَوْ عَلَانِيَةً وَّاَتُوْبُ اِلَيْهِ

جان بوجھ کر کیا یا بھول کر کیا یا چھپ کر کیا یا ظاہرًا کیا اور میں اسکی بارگاہ میں

مِنَ الذَّنْبِ الَّذِيْ اَعْلَمُ وَمِنَ الذَّنْبِ لَا اَعْلَمُ

توبہ کرتا ہوں اس کے حضور میں اس گناہ سے جو مجھے معلوم ہے اس گناہ سے جو مجھے معلوم نہیں

اِنَّكَ اَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ وَسَتَّارُ الْعُيُوْبِ وَغَفَّارُ

بیشک آپکی باتیں مجھے خوب معلوم ہیں اور تو ہی بڑا عیبوں کا ڈھکنے والا اور گناہوں سے بہت معافی بخشنے والا

الذُّنُوْبِ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ ط

اور گناہوں سے بچنے کی طاقت اور نیک کام کرنے کی قوت اللہ ہی کی طرف سے ہے جو عالیشان اور عظمت والا ہے

ششم کلمہ ردِّ کفر

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ اَنْ اُشْرِكَ بِكَ

اے اللہ بے شک میں تیری پناہ مانگتا ہوں اس سے کہ میں جانتے ہوئے کسی شے

شَیْئًا وَّ اَنَا اَعْلَمُ بِهٖ وَاَسْتَغْفِرُكَ لِمَا لَآ اَعْلَمُ

کو تیرا شریک بناؤں اور بخشش مانگتا ہوں تجھ سے اور اس کی جس کو میں نہیں جانتا اور

بِهٖ تُبْتُ عَنْهُ وَتَبَرَّأْتُ مِنَ الْكُفْرِ وَالشِّرْكِ

میں نے اس سے توبہ کی اور میں بیزار ہوا کفر سے اور شرک سے

وَالْكِذْبِ وَالْغِیْبَةِ وَالْبِدْعَةِ وَالنَّمِیْمَةِ وَالْفَوَاحِشِ

اور جھوٹ سے اور غیبت سے اور بدعت سے اور چغلی سے اور بے حیائیوں سے

وَالْبُهْتَانِ وَالْمَعَاصِیْ كُلِّهَا وَاَسْلَمْتُ وَاَقُوْلُ

اور بہتان سے اور تمام گناہوں سے اور میں کہتا ہوں کہ اللہ کے سوا

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ط

کوئی معبود نہیں اور محمدؐ (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) اللہ کے رسول ہیں۔

درود شریف اور مفید دعائیں

(۱) صَلَّى اللّٰهُ عَلَى النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ وَاٰلِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةً وَّ سَلَامًا عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ

اس درود شریف کو بعد نماز جمعہ دست بستہ مدینہ کی طرف متوجہ ہوکر سو بار پڑھے تو دین ودنیا کی بے شمار نعمتوں سے سرفراز ہو۔

(۲) پہلے داہنا قدم رکھ کر مسجد میں داخل ہو اور یہ دعا پڑھے

اَللّٰهُمَّ افْتَحْ لِيْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ

(۳) پہلے بایاں قدم مسجد سے نکالے اور یہ دعا پڑھے

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ وَ رَحْمَتِكَ

(۴) چاند دیکھ کر یہ دعا پڑھے!

اَللّٰهُمَّ اَهِلَّهٗ عَلَيْنَا بِالْاَمْنِ وَ الْاِيْمَانِ وَالسَّلَامَةِ وَالسَّلَامِ رَبِّيْ وَ رَبُّكَ اللّٰهُ يَا هِلَالُ

(۵) کشتی پر سوار ہوتے وقت یہ دعا پڑھیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ مَجْرٖهَا وَ مُرْسٰهَا اِنَّ رَبِّيْ لَغَفُوْرٌ الرَّحِيْمُ

(۶) موٹر، ٹرین، اور رکشہ وغیرہ میں سوار ہوتے وقت یہ دعا پڑھیں

سُبْحَانَ الَّذِيْ سَخَّرَلَنَا هٰذَا وَمَا كُنَّالَهٗ مُقْرِنِيْنَ.

(۷) جب برا خواب دیکھے اور بیدار ہو جائے تو تین بار تعوذ یعنی

اَعُوْذُبِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ

پڑھے اور تین بار بائیں طرف تھوکے پھر سونا چاہے تو کروٹ بدل کر سوئے۔